PAGES MISSING WITHIN THE BOOK ONLY

معرکۂ فرانس

جرمنوں کی صف آرائیاں۔ مورچوں اور خندقوں کا قیام
پترولی دستوں کی کارروائیاں۔ جرمن جاسوسوں کی شرارتیں
حسین لڑکیوں سے چھیڑ چھاڑ حسن عشق کی کرشمہ سازیاں
ہجر و وصال وغیرہ

مترجمہ منشی ظہور احمد صاحب وحشتی سب ایڈیٹر اخبار ہمدم لکھنؤ

حسب فرمائش مہادیو پرشاد تاجر کتب لکھنؤ

باہتمام بابو کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ
نول کشور پریس لکھنؤ میں چھپا

[illegible] ۱۹۱۹ء ۱۰۰۰ جلد — قیمت ۸/

بسم اللہ الرحمن الرحیم



۱۹۱۸ء

ہمارے یہاں کی فہرست
مفت طلب فرمائیے

مہادیو پرشاد
تاجر کتب لکھنؤ

معرکۂ فرانس

پہلا باب

شام [illegible] براڈ فورڈ کے گھنٹہ گھر نے ساڑھے تین بجائے تھے جبکہ شام اپنے مکان واقع ڈکسن اسٹریٹ سے تجارتی تحصیل کی طرف روانہ ہوا۔ شام کا یہ ارادہ نہ تھا کہ وہ تجارتی تحصیل میں زیادہ دیر تک ٹھہرے گا۔ کیونکہ اور تجاویز اس کے دماغ میں تھیں۔ تاہم کوئی طاقت تھی کہ اسے اس طرف لیے جاتی تھی۔ سینٹ جارج ہال [illegible] نوجوانوں سے جو سڑک پر [illegible] ہوئے تھے ہنسی مذاق کر تیزی کے ساتھ میدان میں آگے روانہ ہوا اور چند منٹ میں [illegible] کے دروازے پر پہنچ گیا۔

موسم نہایت خوشگوار تھا اور یہ تعجب کی بات ہے کہ قصبے کے اندرونی حصہ میں اس وقت ہوا صاف اور تازہ تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آج اتوار کا دن تھا۔ اور ملیں تمام بند تھیں گرمی کا موسم ہو خواہ سردی کا۔ براڈ فورڈ کی فضا ہمیشہ دھوئیں سے بھری رہتی ہے کیونکہ اس صنعتی قصبے میں ہر وقت صدہا ملوں کی چمنیوں سے دھوئیں کے بادل اٹھتے رہتے ہیں

شام پہنچا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک شوخ چشم آتشیں رخسار دوشیزہ نے جس کا سن ۲۴ برس کے قریب ہوگا۔ باہر نکل کر کہا "تم نے بہت دیر کی، شام"

ٹام: "واقعی! شاید دیر تو نہیں ہوئی؟"

دوشیزہ: "میرا خیال تھا کہ اب تم نہ آؤ گے۔ میں چند نوجوانوں کو جانتی ہوں کہ اگر ان سے میں نے وہ باتیں کہی ہوتیں جو تم سے گزشتہ جمعہ کی شب میں کہی تھیں تو یقیناً وہ تمہاری طرح اتنی تاخیر کے مرتکب نہ ہوتے۔"

یہ کہہ کر شوخ و شنگ دوشیزہ نے ٹام کو ترچھی نگاہوں سے دیکھا۔

ٹام: "میں اس سے پہلے گھر سے روانہ نہ ہو سکا۔"

ٹام نے یہ جملہ کسی قدر سرد مہری کے ساتھ کہا اور دوشیزہ کی طرف اس محبت بھری نگاہ سے دیکھا بھی نہیں جس کی وہ متوقع تھی۔

دوشیزہ: "خیر جو کچھ بھی ہوا۔ اب میں ساڑھے تین بجے تک آزاد ہوں۔ میں نہیں کہہ سکتی کہ والد اور والدہ مجھے تمہارے ساتھ چہل قدمی کرتے ہوئے باہر دیکھ کر کیا کہیں گے لیکن مجھے اس کی پروا نہیں۔ کہو ٹام، تمہیں میری یہ نئی پوشاک پسند ہے؟"

ٹام نے اس کی طرف پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ اس میں شک نہیں کہ اپنی جگہ پر اس میں خاص دلربائی موجود تھی اور اس کے انداز و ادا کو خدوخال کے ساتھ صحیح تناسب تھا۔

دوشیزہ: "آدھ گھنٹہ پہلے جم اسکاٹ یہاں موجود تھے۔ انہوں نے بہت طرح سمجھا لیا تھا کہ میں ان کے ساتھ چلوں، لیکن میں نے انکار کر دیا۔"

یہ الفاظ سن کر ٹام کے چہرے پر بے چینی کے آثار محسوس ہونے لگے اور اسے یاد آیا کہ وہ کس بے شکستہ دلی سے روانہ ہوا تھا۔ اور اسے افسوس ہو رہا تھا کہ وہ کیوں کر [illegible] آیا۔ حالانکہ حسین دوشیزہ نے اپنے دوسرے مشتاقوں کی بہ نسبت اس کے ساتھ زیادہ مہربانی کا برتاؤ کیا تھا۔

ٹام: "میں آج تمہارے ساتھ زیادہ دور تک نہیں چل سکتا۔"

ٹام کی آنکھیں زمین پر جمی ہوئی تھیں۔ اس نے اتنا اور اضافہ کیا "کیونکہ میرا وقت گھرا ہوا ہے۔"

دوشیزہ۔" وقت گھرا ہوا ہے؟ آخر کس سے ملاقات کرنی ہے؟"

ٹام۔" کسی خاص شخص سے نہیں۔"

دوشیزہ۔" کیا تم اب تک الیس لسٹر پر فریفتہ ہو؟ میں تو سمجھتی تھی کہ سنڈے اسکول کا کام تم چھوڑ چکے ہو۔"

ٹام۔" ہاں اب میں سنڈے اسکول نہیں جاتا۔"

دوشیزہ۔" اچھا تو، اس تم الیس لسٹر سے ملنے جا رہے ہو۔ اور اسی وجہ سے تم میرے ساتھ ہوا خوری کو نہیں جا سکتے۔"

اس وقت حسین دوشیزہ کے چہرہ سے رشک و عتاب کے جذبات نمایاں تھے۔ تاہم وہ ٹام کی نہایت مشتاق تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ اگر اس کا بس چلے تو وہ اسے ہرگز نہ جانے دے۔

ٹام۔" میں صرف آج تمہارے ساتھ نہیں چل سکتا۔ اچھا اب میں جاتا ہوں۔"

اب دوشیزہ نہایت ناراض معلوم ہوتی تھی لیکن اس نے اپنے جذبات کو دبا کر کہا۔

دوشیزہ۔" ٹام، دیکھو الیس لسٹر کا خیال چھوڑ دو۔ میں حد سے زیادہ تمہاری مشتاق ہوں۔"

ٹام۔" ایلین، کیا واقعی تم میری مشتاق ہو؟"

ایلین۔" اب میں کچھ اور نہیں کہنا چاہتی۔ میں تو سمجھتی تھی کہ سکاٹ پارک کی گلگشت کے بعد تم میرے ساتھ چائے پیو گے۔ یہ میں نہیں کہہ سکتی کہ میرے والد کیا خیال کرینگے۔ والد تو آج صبح کہتے تھے کہ اب تم سمجھدار ہو گئے ہو۔ تمہارے حرفتی انعام حاصل کرنے کا بھی ذکر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر تم کوئی ذاتی کارخانہ قایم کرو تو چند روز میں مالدار ہو سکتے ہو۔"

ٹام۔ (اشتیاقانہ)" سچ مچ وہ ایسا کہتے تھے۔"

ایلین۔" ہاں، مگر آج ہی صبح کو یہ باتیں ہوئیں۔"

ٹام۔ (افسردگی سے) "مگر میرے پاس سرمایہ کہاں۔"

ایلین۔" لیکن میرے والد کے پاس تو روپیہ ہے، اگر وہ کسی نوجوان کو پسند کریں اور (مسکرا کر) میں اس کی سفارش کردوں تو یقیناً وہ اس کی مدد کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح ایک چھوٹی سی مل کھولنی دشوار نہیں ہے۔ مگر مصیبت تو یہ ہے کہ تم الیس لسٹر کے خیال میں ڈوبے ہو۔

اب ٹاؤن ہال کی گھڑی نے سوا چار بجائے۔ اور شام نے اپنے دل میں کہا کہ اوہو میں نے ایلین سے باتیں کرنے کے لئے جتنا وقت تجویز کیا تھا۔ اس سے زیادہ صرف ہو گیا۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کہا "اچھا اب میں جاتا ہوں"

پھر ایلین کی آنکھ سے قہر کے شعلے نکلنے لگے لیکن اس نے اپنے خفگی کو ضبط کر کے کہا

ایلین "جاتے ہو، لیکن شام کو تو آؤ گے نا؟ کہو شام، ہم ٹوکسن بھی یہیں جا رہے ہیں گے۔ اگر تم نہ آئے" اور انہوں نے محبت سے ہوا خوری کو چلنے کے لئے کہا تو میں کچھ عذر نہ کروں گی۔"

اس میں شک نہیں کہ ایلین کی جنسی دلفریبیوں نے شام کے دل پر قبضہ کر لیا تھا۔ اور وہ اس کی اس گفتگو سے متاثر ہو کر کچھ دیر اور ٹھہر گیا لیکن جب ٹاؤن ہال کی گھڑی نے ایک آواز بلند کی تو وہ بیتابانہ اٹھ کھڑا ہوا۔

ایلین۔ (کچھ دور شام کے ساتھ چل کر) امید ہے کہ ایسا ہی پیارا وقت ہم کو پھر میسر آئے گا۔ مگر دیکھو، شام کو آنا ضرور۔

ایلین نے شام کو اس انداز سے دیکھا کہ وہ بسمل ہو گیا۔

اس کے بعد شام رخصت ہوا اور نیول روڈ پر تیز تیز چلنے لگا۔ لیکن ایلین کی تیز تیز نگاہیں خوشگوار تبسم، محبت آمیز الفاظ اس کے حافظہ میں تھے اور وہ خوب جانتا تھا کہ حسین دوشیزہ کا دل مجھ پر آ گیا ہے۔ تھوڑی دیر تک یہ باتیں اس کے دماغ میں رہیں، پھر وہ گہرے خیالات میں ڈوب گیا۔

حرفتی حلقوں میں شام کے بہت سے احباب اور واقف کار تھے۔ اس کے والدین پارچہ باف تھے۔ اس کی ماں نے تو مل کو جانا چھوڑ دیا تھا۔ لیکن باپ اب تک جاتا تھا۔ اور تیس شلنگ فی ہفتہ پیدا کرتا تھا۔ شام کا گھر قصبہ کے اونچے گھروں میں شمار ہوتا تھا۔ اور نہ خوش حال سمجھا جاتا تھا۔ اور اسی لئے لوگوں کو تعجب ہوتا تھا کہ شام ایسا ہونہار کیوں ہے۔ وہ کوئی غیر معمولی ذہین و ہوشیار تو نہ تھا لیکن اتنی ذہانت اور تیزی اس میں ضرور پائی جاتی تھی جو لنکاشائر کے رہنے والوں کا خاص حصہ ہے۔ علاوہ بریں اس کا دل بہت حوصلہ مند تھا اور وہ چاہتا تھا کہ کسی طرح اپنے آپ کو ایک پارچہ باف سے زیادہ باعزت ثابت کرے۔ اور اسی مقصد سے حرفتی

درسگاہ میں چند کلاسوں تک تعلیم حاصل کی تھی۔ اور چند انعامات بھی حاصل کئے تھے۔ جن کا ذکر ایمن نے اپنی گفتگو میں کیا تھا۔ وہ اپنے آپ میں ایک فورمین بننے کی صلاحیت پیدا کر رہا تھا اور ملوں کے کاروبار سے بھی اُسے گونہ واقفیت حاصل تھی۔ اسے امید تھی کہ ایکدن اپنی فلاح و بہبود کے لئے کوئی عمدہ شاہراہ اختیار کر سکے گا۔ اور اگر تقدیر نے یاوری کی تو چند سال میں تو ایک ذاتی کارخانہ بھی کھول سکے گا۔ برن فورڈ کے بہت سے کارخانہ دار چند سال پہلے بالکل مفلس تھے لیکن روئی کی تجارت کے فروغ پاتے ہی وہ دولتمند ہو گئے۔

گزشتہ چند ماہ سے ٹام کے دوستوں کو اس کے متعلق کوئی اچھی رائے قائم کرنے کا موقع نہیں ملا۔ بھاری تفصیل ہیں اس کی آمد و رفت بڑی کثرت سے تھی اور اس نے سنڈے اسکول کی حاضری بھی چھوڑ دی تھی۔

برن فورڈ میں یہ بات بہت معیوب سمجھی جاتی تھی۔ کیونکہ تمام معزز نوجوان کسی نہ کسی سنڈے اسکول میں ضرور شریک ہوتے تھے۔

ٹام جس وقت ٹاؤن ہال کے قریب پہنچا تو اس کا چہرہ کسی قدر متغیر ہو گیا۔ اس کی آنکھوں سے طمانیت جھلکنے لگی۔ اور اس نے بڑی دلچسپی کے ساتھ یہ بات محسوس کی کہ شاندار عمارت کا بیرونی صحن بالکل خالی ہے۔ اس نے اپنے دل سے کہا "جو کچھ بھی ہو، میں ٹھیک وقت پر آیا ہوں ۔ " غالباً ان لوگوں نے ابھی آخری مقدس ترانہ کو ختم کیا ہے"۔

چند منٹ کے بعد صدیا آدمی سڑک پر نظر آئے اور ٹام کی نگاہیں جس شخص کو ڈھونڈھ رہی تھیں اس کے انتظار میں زیادہ زحمت نہیں اٹھانی پڑی بیس برس کی ایک نوجوان دوشیزہ سامنے آرہی تھی اور پہلی نظر میں یہ معلوم کر لینا دشوار نہ تھا کہ اس کے ہمراہ اور جس قدر لڑکیاں تھیں ان سب میں وہ اچھی تھی۔ اس کا چہرہ دلفریب، آنکھیں بڑی اور چمکدار تھیں۔ اس کا لباس ستھرا اور ملازمانہ حیثیت تھا۔ اگرچہ ایمن کی طرح اس میں فلیتہ کاری اور تصنع سے کام نہیں کام نہیں لیا گیا تھا۔

ایک لڑکی :- "آلیس، وہ دیکھو ٹام تمہارا انتظار کر رہا ہے"۔

یہ الفاظ سن کر آلیس نے تجسس کی نگاہ اٹھائی۔ اور ٹام کو دیکھکر جو سرخی اس کے رخسارو

پر یکایک مڑ گئی وہ اس کے دل کی افسانہ گوئی کر رہی تھی۔

دوسری لڑکی :- "ایلس تمہاری جگہ اگر میں ہوتی تو ٹام کے چہرہ پر میری نگاہیں جمی ہوتیں۔ مگر نہیں، اب اس نے سنڈے اسکول کی حاضری ترک کر دی ہے۔ اس کے علاوہ گزشتہ اتوار کی رات کو میں نے اُسے ایمن کے ساتھ بھی دیکھا تھا۔ اور تم جانتی ہو کہ ایمن تمہاری وضع کی عورت نہیں ہے۔"

ایلس نے اس بات کا جواب نہیں دیا لیکن اس کے لبوں کو جنبش ہو کر رہ گئی معلوم ہوتا تھا کہ اس نے اس کے دل پر نشتر کا کام کیا ہے۔

ٹام کھڑا ہوا سگرٹ کے مزے اڑا رہا تھا۔ وہ آیا تو تھا ایلس سے ملنے کے لئے لیکن اتنی لڑکیوں کے حلقوں میں یہ جرأت مشکل تھی۔ کہ وہ اس سے ملاقات کر سکے۔

ایک لڑکی :- (ٹام سے مخاطب ہو کر) کہو ٹام، ایمن کیسی ہے؟"

ٹام نے کوئی جواب نہیں دیا کیونکہ اس کے آنے واس جاتے رہے۔

دوسری لڑکی :- "ٹام، اگر میں ایلس ہوتی تو اتنا ضرور کہتی کہ اس کے ساتھ رہنا تمہارے لئے ناموزوں ہے۔"

تیسری :- "اور سچ پوچھو تو ایمن ان کے ساتھ ہنسی کر رہی ہے۔ اس کا دل نہ معلوم کہاں کہاں اٹکا ہے۔ وہ تو ان کی طرف نگاہ بھی نہ اٹھاتی اگر بل بوچر کا نوجوان زمیندار اس سے بے پروا نہ ہو جاتا۔"

ٹام :- "ایمی لیسن، بس بس رہنے دو، میں ایسا بے وقوف نہیں ہوں۔ اور تم سے زیادہ اپنی عزت کرتا ہوں۔"

قرار داد کے مطابق لڑکیاں متفرق ہو گئیں۔ اور ٹام نے دیکھا کہ وہ لیورپول روڈ پر چل رہا ہے۔ اور ایلس سسٹر تنہا اس کی بغل میں ہے۔ چند منٹ تک دونوں میں سے ایک نے بھی بات نہ کی۔ ٹام حیران تھا کہ کیا کہوں، اور ایلس کسی گہرے سوچ میں تھی۔ آخر اس نے پوچھا "کیا آج گرجا میں تم نوجوانوں کے درجے میں تھے؟"

ٹام :- "نہیں"

"کیوں؟" آلیس نے تیز نگاہوں کے ساتھ سوال کیا۔ ٹام نے جواب دیا: "یہ باتیں کچھ کچھ بچپن ہی میں زیب دیتی ہیں۔ جب جوان ہو گئے تو پھر دل کچھ اور چاہتا ہے۔"

آلیس — "مگر ٹام، وہ لوگ جو تم سے زیادہ عقلمند ہیں اور تم سے اچھی حالت میں ہیں گرجا کا جانا ترک نہیں کرتے۔"

ٹام آلیس کے پہلو بہ پہلو چل رہا تھا لیکن اس کے چہرے سے کبیدگی کے آثار نمایاں تھے ٹام اور آلیس سال بھر سے ایک ساتھ ہواخوری کو نکلا کرتے ہیں اور دونوں کے احباب کو اس رفاقت سے نہایت تعجب ہے کہ کیونکہ آلیس ٹام سے نہ صرف زیادہ تعلیم یافتہ تھی بلکہ اس کی معاشرت اور میل جول بھی اعلےٰ طبقے میں تھا۔ آلیس کا باپ اگرچہ ابتدا میں ایک پارچہ باف تھا لیکن جلد جلد ترقی کر کے ایک چھوٹا سا کارخانہ دار بن گیا تھا۔ ایک حد تک اسے دولتمند بھی کہا جا سکتا ہے۔ لوگوں کے خیالات اس کی نسبت بہت اچھے تھے۔ آلیس اس کی اکلوتی بیٹی تھی۔ اس نے کبھی اپنی بیٹی کو کارخانے میں نہیں جانے دیا تھا۔ بلکہ ایک عمدہ اسکول میں اس کی تعلیم کا بندوبست کیا تھا۔ چنانچہ ۱۶ برس کی عمر تک وہ اسکول میں پڑھتی رہی۔ اس کے وہ زیادہ تر گھر میں اپنی ماں کے ساتھ رہنے لگی اور خانگی امور میں اسے مدد دیا کرتی تھی۔ تاہم اس کے مطالعہ کا سلسلہ جاری تھا۔ موسیقی سے اسے خداداد مناسبت تھی۔ اور اس کی آواز نہایت شیریں تھی۔ اس کی پیانو نوازی سارے قصبہ میں مشہور تھی۔ اور مسرت کی تقریبوں پر اس سے پیانو بجانے کی فرمائش ضرور کی جاتی تھی۔ آلیس نہایت ذہین تھی۔ اور عمدہ کتابوں سے اسے بڑی دلچسپی تھی علاوہ بریں اس نے کچھ دنوں فرینچ اور جرمن زبان بھی پڑھی تھی۔ بڑے بڑے مکانوں کے گھروں میں وہ اکثر مہمان کی حیثیت سے مدعو کی جاتی تھی۔ یہی اسباب تھے جن کی بنا پر اہل قصبہ اس کو ٹام کے ہمراہ ہواخوری کرتے ہوئے دیکھ کر متعجب ہوتے تھے۔ اگرچہ ٹام بھی ایک ہونہار نوجوان سمجھا جاتا تھا لیکن نہ اس قدر کہ اسے آلیس کے لئے موزوں کہا جا سکے۔

جو کچھ بھی ہو۔ آلیس سے اور ٹام سے بڑی محبت تھی اور اگرچہ اس کے والدین کو یہ بات ناگوار تھی۔ لیکن اس نے ٹام کو بارہا موقع دیا کہ وہ چہل قدمی کرتے ہوئے اسے گھر تک پہونچا آئے۔

آلیس: "اب تمہارا کیا ارادہ ہے؟ ٹام!"

ٹام: "میرا کیا ارادہ؟ میرا کچھ ارادہ نہیں، آلیس، اس سے تمہارا کیا مطلب ہے؟"

آلیس: "میرا مطلب یہ ہے کہ تم کو انتخاب کر لینا چاہئے۔"

ٹام: "انتخاب؟ کیسا انتخاب؟"

آلیس: "میں آج تم سے اسی لئے ملی ہوں کہ میرے تمہارے درمیان معاملات طے ہو جائیں میں نابینا ہوں، نہ مجھے ثقل سماعت ہے۔ گزشتہ چند ماہ سے تم میں بہت تغیر ہو گیا ہے اور اب تمہیں اپنے انتخاب کا فیصلہ کرنا پڑیگا۔"

ٹام اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے لیکن اس نے عارفانہ تجاہل کیا۔

ٹام: "آلیس، تمہیں کیا ہوا ہے؟ آخر تمہارا مطلب کیا ہے؟"

آلیس: "ٹام، تم کو معلوم ہے کہ ۱۲ ماہ قبل تم نے مجھ سے کیا کہا تھا۔ تم کو یہ بھی معلوم ہے کہ جب میرے والدین نے مجھ کو تمہارے ہمراہ دیکھا تو کیا کہا۔ مجھے اب لوگوں کی باتیں سننا گوارا نہیں مگر جب میں جانتی ہوں کہ ان کی بہت سے طعنے صحیح ہیں۔ مجھے تم سے بڑی محبت ہے اور میں اس سے انکار نہیں کر سکتی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو میں تمہارے ساتھ جہل قدمی نہ کیا کرتی لیکن قسمت یہ کہتی ہے مجھے یہاں کہ اب تمہیں اپنے انتخاب کا فیصلہ کر لینا چاہئے۔ اور آج ہی یا تم مجھ سے ترک تعلق کر لو یا تھارن ہیل کا جانا چھوڑ دو۔ اور بس اسی قدر میرا مطلب ہے۔"

ٹام۔ (ناخوشگوار قہقہہ کے ساتھ) "یہ کہو نا کہ تمہیں ایلن سے پرخاش ہے۔"

آلیس: "نہیں ٹام مجھے صرف تمہاری بدنامی کا خیال ہے۔ اور خوف ہے کہ اس سے تم پر برا اثر پڑیگا۔"

ٹام: "برا اثر؟ کیا برا اثر؟"

آلیس: "تھارن ہیل کے جانے سے تمہیں بہت نقصان پہنچا ہے۔ اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ تم نے اپنی تعلیم چھوڑ دی۔ . . . خیر اور زیادہ میں کچھ نہیں کہنا چاہتی تاہم تم میرا مطلب تو سمجھ گئے ہو گے۔ اور اب تمہیں چاہئے کہ دو باتوں میں سے ایک بات اختیار کرو۔"

اب تک ٹام کی حالت غیر فیصلہ کن تھی، اور وہ آلیس کو چاہتا تھا اور اس قدر چاہتا تھا کہ الفاظ اس کے اظہار سے قاصر تھے۔ اسے یقین تھا کہ آلیس سے بہتر کوئی لڑکی دنیا میں نہیں، اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ گزشتہ چند ماہ کا طریق عمل اس کے لئے ذرا بھی مفید نہیں ثابت ہوا لیکن یہاں ایک پہلو بھی تھا، وہ صرف ایک پارچہ باف تھا۔ اور اس لحاظ سے واٹرمین کی دوستی پر اُسے فخر تھا کیونکہ واٹرمین کے تعلقات بڑے بڑے کارخانہ داروں سے تھے لیکن یہاں آلیس کو چھوڑنے کا سوال تھا۔ اور یہ بات اس کے لئے نہایت شاق تھی۔ وہ انہیں خیالات میں تھا کہ اس نے زور سے ہنسنے کی آواز اپنے قریب سنی اور آگے بڑھ کر اس نے دیکھا کہ ایلین جم ڈکسن کے ساتھ چہل قدمی کر رہی ہے۔ ایلین کو دیکھ کر آلیس کا رنگ زرد پڑ گیا۔ اور خون خشک ہو گیا۔ مگر ایلین ایسی تنگدل نہ تھی۔ وہ تو ہنسی دل لگی کو پسند کرتی تھی اور گرجا کے اصول کی پابند نہ تھی۔ تھارن قصیل کے زمیندار کی لڑکی نے ٹام سے آنکھ ملا کر "آج شام کو تو ٹام ضرور تم سے ملاقات ہوگی" یہ کہہ کر ایلین ایک طرف چلی گئی۔

آلیس "اچھا ٹام، انتخاب کا تو فیصلہ ہو گیا"

ٹام ایک لمحہ تک تو آلیس کو دیکھتا رہا اور پھر اس کی نگاہ اس جگہ جا پڑی جہاں ایلین کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے ایلین کے ساتھ جم ڈکسن کو دیکھا تو آتش حسد سینے میں بھڑکنے لگی۔ اس کے دل میں دو متضاد خیال تھے یعنی وہ ایلین کو حاصل کرے یا ایک راہبانہ زندگی اختیار کرے۔ مگر آلیس نے اس کے متفکرانہ چہرہ و دلی جذبات کا اندازہ کر کے "اچھا ٹام، خدا حافظ . . . . تمہیں جس کو انتخاب کرنا تھا اسے انتخاب کر چکے" اور یہ کہہ کر وہ چل دی۔ ٹام چند لمحہ تک اس کو جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اس وقت اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا تھا کہ کیا کرے۔ ایک طاقت تھی جو اس سے کہہ رہی تھی کہ دوڑ کر آلیس کے پاس پہنچ جاؤ۔ اور وہ جس بات کا وعدہ لینا چاہتی ہے اس بات کا وعدہ کر لو اور اس طریق معاشرت کو چھوڑ دو جو بالکل غیر مفید بلکہ مضرت رساں ہے۔ اسے خوب معلوم تھا کہ وہ کیا چاہتی ہے اور نہایت دشوار تھا کہ وہ اسے یکلخت چھوڑ دے وہ اس سے محبت کرتا تھا۔ وہ انہی خیالات میں تھا کہ اس نے محسوس کیا کہ کسی نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھا "اچھا اب میرے ساتھ چل کر جائیے ہو" یہ ایلین تھی۔ جس کی آنکھیں اس وقت چمک رہی تھیں۔ اور اس نے ٹام کی وجہ سے

جم ڈکسن کو رخصت کر دیا تھا۔ ٹام ایلن کے ساتھ روانہ ہوا۔

آج شام کو جب ٹام ڈکسن اسٹریٹ میں پہنچا تو اس کے پاؤں لڑکھڑا رہے تھے اور اس کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔ جب وہ مکان میں داخل ہوا تو اس کی ماں نے کہا۔

"ٹام، کیا معاملہ ہے۔"

ٹام۔ "کچھ نہیں۔"

ٹام کی ماں۔ "میں جانتی ہوں تم نے آج پھر شراب پی ہے۔"

ٹام۔ "اچھا پی ہے تو پھر؟"

ٹام کی ماں۔ "میں جانتی ہوں۔ تم آج تھارن فیلس گئے تھے اور ایلن کے پاس اتنا وقت بسر کیا۔ آلیس سسٹر کی بھی کچھ خبر ہے۔"

ٹام۔ "وہ مجھے ایک راہب بنانا چاہتی ہے۔ اور یہ میرے امکان میں نہیں۔"

ٹام کی ماں۔ "ٹام، تم اس سے زیادہ بے وقوف ہو۔ جتنا کہ میں اب تک تم کو سمجھتی رہی ہوں۔"



دوسرا باب

باب ماسبق کے واقعات جون ۱۹۱۴ء کے پہلے اتوار کو پیش آئے تھے۔ بہلن فورڈ جو لنکا شائر کے جنوبی اضلاع میں نہایت مشہور مقام ہے تجارت سے مالا مال تھا۔ ملوں میں ہمیشہ مقررہ تعداد سے زیادہ کام ہوا کرتا تھا۔ اور کثرت سے روپیہ پیدا ہوتا تھا۔ گزشتہ چند سال کے عرصہ میں غریب آدمی دولتمند ہوگئے تھے اور کاریگروں کو مالکان مل کی اس سرسبزی میں کچھ نہ کچھ حصہ ملا تھا۔ ان واقعات کا ثبوت قصبہ کی عام زندگی میں مل رہا تھا۔ لوگوں کی سرمایہ پس انداز میں برابر اضافہ ہو رہا تھا اور سب کو اس کا یقین تھا کہ آمدنی روز بروز روبہ ترقی رہے گی۔ اور کام میں کبھی کمی نہ ہوگی۔

دوشنبہ کے دن ٹام حسب معمول کام پر گیا لیکن اسے معلوم ہوتا تھا کہ اس کی زندگی میں ایک نیا عنصر پیدا ہوا ہے۔ ایک طرف تو اسے محسوس ہوتا تھا کہ اب وہ بالکل آزاد ہے اور دوسری طرف اسے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اسے کوئی بڑی قربانی کرنی پڑی ہے۔ تاہم اسے اس بات کی چنداں پروا نہ تھی۔ جب تک ایلین سے اس کے تعلقات رہے اسے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے اسے رسیوں میں جکڑ دیا ہے مگر اب وہ آزاد تھا۔ اور ایک ایسی لڑکی سے آزاد ہوجانے پر خوش تھا کہ جب وہ شراب کا ایک گلاس پیتا یا کسی تفریح میں شرکت کرنا چاہتا تھا تو وہ اسے سرزنش کرتی۔

اس میں شک نہیں کہ ٹام بالطبع نیک تھا اور اس کی فطرت میں نیکی تھی لیکن چند زبردست اثرات اس کے دل و دماغ پر چھائے ہوئے تھے۔ اگر ایلین رونما نہ ہوتی تو ایلس سسٹر کا اثر اس پر اتنا گہرا پڑ چکا تھا کہ وہ صداقت کے ساتھ اپنی پہلی طرز معاشرت پر قائم رہتا اور سوشل حیثیت سے نمایاں ترقی کر جاتا۔ وہ نہایت ذہین تھا۔ اور اس میں وہ ادراکی قوتیں موجود تھیں جن کو لنکا شائر میں پسند کیا جاتا ہے۔ مگر ان سب باتوں پر یہ ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ وہ ایک محدود رتبہ اور ایک پست گھرانے کا ممبر تھا۔ قصبہ کی دہقانی زندگی کا اس پر خاص اثر تھا اور اس کی خانگی حالات

اسے اس منزل تک پہنچنے میں کوئی مدد نہیں دے سکتے تھے۔ جو آلیس مسٹر کے پیش نظا
جب کارخانہ میں تھا تو ایک نوجوان نے کہا۔

نوجوان "ٹام، کیا تم نے آلیس سے تعلق منقطع کر لیا؟"

ٹام "ہاں۔ وہ جانتی ہے کہ میں ایک ولی بنوں اور یہ میرے لئے ناممکن ہے؟"

نوجوان "ہاں تم کیونکر ولی بن سکتے ہو۔ جبکہ ایمن کے ساتھ تمہاری نشست برخاست ہے؟"

ٹام "خیر ہوگا؟"

نوجوان "جم بارکن مجھ سے کہتا تھا کہ کل رات کو تم نے تھارن فصیل میں چار شلنگ خرچ کئے؟"

ٹام "بے شک خرچ کئے۔ مگر تم کو واسطہ؟"

نوجوان "مجھے تو کچھ واسطہ نہیں۔ مگر تم کو بے وقوف ضرور سمجھتا ہوں۔ آلیس سنڈ جیسی حسینہ اگر مجھ پر فریفتہ ہوتی تو میں کبھی ایمن کا نام نہ لیتا۔ ٹام یاد رکھو، ایمن تم کو ایک ذلیل زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیگی اور تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ سب رفتہ رفتہ برباد کر دیگی؟"

ٹام "خیر۔ میں جانوں میرا کام جانے؟"

نوجوان "مگر ہے تو یہ بے وقوفی؟"

اس گفتگو نے ٹام کو بہت بے چین کیا لیکن یہ اتنی موثر نہ تھی کہ ٹام کو اس راستہ سے ہٹا دیتی جس پر وہ چل رہا تھا۔ اور گذشتہ چند ماہ سے اس نے نہ صرف گرجا کا جانا چھوڑ دیا تھا۔ بلکہ عاشق پرستی بھی اختیار کی تھی۔ ٹام اکثر شام کا وقت تھارن فصیل میں بسر کیا کرتا تھا۔ اور جیسا کہ لازمی تھا اس کی تعلیم بالکل بند ہو گئی تھی۔ علاوہ بریں اس کی طبیعت میں بڑا تغیر پیدا ہو گیا تھا۔ وہ اکثر مخمور رہنے لگا۔ اور شب کو جب تھارن فصیل سے اس کی واپسی ہوتی تھی تو اس کے پاؤں لڑکھڑاتے ہوتے تھے۔

اسی اثنا میں اقوامی آسمان پر تاریک بادل گھر آئے۔ اور شہزادہ آسٹریا کے قتل کی خبریں ہر طرف مشتہر ہوگئیں۔ آسٹریا نے سرویا کو تھرمانی الٹی میٹم دیا۔ اور سر ایڈورڈ گرے نے اس کے متعلق جو تقریر کی وہ لوگوں نے پڑھی اور اس پر سنجیدگی کے ساتھ اپنی اپنی رائے ظاہر

کرنے لگے۔ کیونکہ لنکا شائر انگلستان کا کوئی ایسا حصہ نہیں جہاں لنکا شائر طرح کاریگروں کا طبقہ پالیٹشن ہے اور سن رسیدہ لوگ تو بعض زبردست پالیشین ہیں کہ وہ نہ صرف انگلستان بلکہ بین الاقوامی معاملات پر بھی رائے زنی کرتے ہیں۔

ایک کارخانہ دار۔ "میں تمہیں بتاؤں جرمنوں کا ارادہ جنگ کرنے کا ہے۔ وہ اس کا سالہا سال سے بندوبست کر رہے تھے۔ اور اب وہ اپنی تیاریوں سے کام لینا چاہتے ہیں"۔

دوسرا۔ "جو کچھ بھی ہو (سنکر) مگر ہمیں اس جنگ سے کچھ نہ کچھ فایدہ ہی پہنچ رہیگا"۔

پہلا۔ "ہمیں فایدہ پہنچ رہیگا۔ وہ کیونکر؟"

دوسرا۔ "ارے تم نہیں سمجھے، اگر جرمن روس و فرانس کے برخلاف آسٹریا کے شریک ہوئے تو ہم باسانی جرمن تجارت پر قابض ہو جائینگے"۔

پہلا۔ "بے شک، بے شک"۔

دوسرا۔ "دیکھتے نہیں، جرمنوں نے مانچسٹر کو کیسا پامال کر رکھا ہے۔ انہوں نے دائیں بائیں ہر طرف ہماری تجارت کو دبا لیا ہے۔ بریڈ فورڈ میں بھی پاؤں جمانا چاہتے ہیں۔ میں تو اب ان سے بیزار ہو گیا ہوں تیس برس پہلے کبھی کوئی جرمن دیکھنے میں بھی نہیں آتا تھا۔ اور وہ ہر شاخ میں گھسے ہیں۔ اگر میرا بس چلتا تو ان سب کو ملک سے نکال باہر کرتا۔ یہ ذرا کاروباری عزت نہیں رکھتے اور طریق معاملات سے بالکل ناواقف ہیں"۔

پہلا۔ "سچ کہتے ہو"۔

دوسرا۔ "دیکھو نا، سالہا سال سے وہ تجارتی معاملات سیکھنے کے بہانے اپنے آدمیوں کو ہمارے ہاں بھیجتے ہیں۔ اور یہ مردود جیسے ہی ہمارے رازوں اور گاہکوں کے ناموں سے واقف ہوئے کہ اپنے ملک کو چل دیئے اور پھر وہاں پہنچ کر وہ ان معلومات سے فایدہ اٹھاتے ہیں"۔

پہلا۔ "بے شک، اور ہم اول درجے کے بے وقوف ہیں کہ ان کو اپنے دفتروں میں آنے کی اجازت دیتے ہیں"۔

اب ہم کو یہاں ان باتوں کا اعادہ کرنا مقصود نہیں جو قریب قریب ہر شخص جانتا ہے اور جولائی سنہ ۱۹۱۴ء سے مشتہر ہو رہی ہیں۔ نہ جنگ کی تاریخ لکھنی مقصود ہے کہ جزئیات کا احاطہ

منظوری ہو۔ ہم سب جانتے ہیں۔ کہ جرمنی کے دل میں کیا ہے۔ کس حیلے، کس دغا بازی اور کس ہنگامہ کے ساتھ اس کو اپنا مقصد پورا کرنا چاہئے۔ خدا جانے اس نے کیونکر خیال کیا کہ انگلستان روس و فرانس کو پامال ہو جانے دیگا۔ اور انگلی بھی نہ اٹھائے گا۔ شاید وہ یہ سمجھتا تھا کہ انگریز بالکل اندھے ہیں اور اپنے نفع کے لئے غیر جانبدار رہینگے۔

اول اول ٹام کے دل پر جنگ کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ کیونکہ ایک تو اس طرح کے عام معاملات پر بہت کم متوجہ ہوتا تھا۔ اور دوسرے یہ کہ اس کے دل و دماغ کو ایمن کے خیالات سے فرصت نہ تھی اب تک وہ اس طریق عمل سے باز نہ آسکا تھا جس پر ہر شخص نکتہ چینی کر رہا تھا۔ رفتہ رفتہ تھارن فیلس میں بھی جنگ پر چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ اجرت کے بڑھنے۔ اسٹرائک کے اندیشے اور شراب کی قیمت کے اضافے نے ان لوگوں کو جنگ کی طرف متوجہ کر دیا۔ اور ہر شخص اٹھتے بیٹھتے جنگ کے متعلق اظہار خیالات کرنے لگا۔ ابتدائے اگست میں جب برانفورڈ میں یہ خبریں پہنچیں کہ اس آشوب عالمگیر میں انگلستان بھی حصہ لینا چاہتا ہے۔ تو ٹام کو گہری دلچسپی پیدا ہوئی۔ انیک پادل (ایمن کے والد) نے کہا "میں تمہیں بتاؤں، جرمنوں نے ایک اتنا بڑا نوالہ منہ میں رکھا ہے جس کا چبانا دشوار ہو رہا ہے۔ خیر میں انہیں ۶ ہفتے کی مہلت دیتا ہوں، یہ ناممکن ہے کہ ایک طرف تو وہ روس سے مقابلہ کریں اور دوسری طرف فرانس اور انگلستان پر حملہ آور ہوں علاوہ بریں باشندگان جرمنی جنگ کے خلاف ہیں اور تم دیکھنا کہ چھ ہفتے کے عرصہ میں یہ گھٹنے ٹیکے ہوئے رحم کی درخواست کرتے ہونگے۔"

جنگ کے ابتدائی مہینے میں اسی طرح کے احساسات عام طور پر قصبہ میں پائے جاتے تھے اور جب روز بروز بلجیئم کی شاندار مدافعت اور لیج میں جرمن پیشقدمی کی روک تھام کی خبریں مشتہر ہوئیں تو لوگوں کے خیالات میں کسی قدر تغیر رونما ہوا۔ مگر انہوں نے کہا "ٹھہرو، ذرا ہمارے نوجوانوں کو میدان جنگ تک پہنچنے دو پھر وہ ان ملعونوں سے سمجھ لینگے۔"

اس وقت لوگوں میں روس کی شمار میں نہ آنے والی فوج کے چرچے ہو رہے تھے اور ان کی نسبت خیال تھا کہ آیندہ اکتوبر تک وہ برلن میں ہونگے۔ فرانس کی فوجوں کے متعلق نہایت اعتماد کے ساتھ لاف زنی کی جاتی تھی۔ اور برطانیہ کے بے پناہ بیڑے پر اظہار فخر و تعلی کیا

جاتا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ پہلے پہل جب جنگ کی خبریں موصول ہوئیں تو کارخانہ دار گھبرا گئے لیکن روز بروز ان کو یقین آتا گیا کہ ان کی تجارت تباہ نہ ہو سکے گی۔ بلکہ آمدنی کے نئے نئے راستے کھل جائینگے اور ان کو پہلے سے زیادہ فارغ البالی حاصل ہو جائیگی۔ علاوہ بریں انگلستان اپنی ذمہ داری محسوس کر کے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ لارڈ کچنر کی دعوت پر تقریباً ۵ لاکھ آدمیوں نے چند روز ہی کے عرصہ میں لبیک کہا تھا۔ لوگ ایک دوسرے سے بطور اظہار تعجب کہتے تھے "خیال تو کرو، ایک ہفتہ میں ۵ لاکھ آدمی" ٹام کو فوج میں داخل ہونے کا کبھی خیال نہ آیا۔ ایک سپاہی ہونے کا تخیل اس کے لئے بالکل ایک نئی بات تھی جن سپاہیوں سے اس کو واقفیت تھی وہ عموماً ادنےٰ درجے کے لوگ تھے۔ اور اجتماعی حیثیت سے وہ ان کو اپنے آپ سے بہت کمتر سمجھتا تھا یہی وجہ تھی کہ اس نے کبھی کسی سپاہی سے دوستانہ تعلقات پیدا نہیں کئے۔ جب وہ اپنے ہم سن نوجوانوں کو اپنا نام درج فہرست کراتے ہوئے دیکھتا تھا۔ تو بے اختیار قہقہے لگاتا تھا "جاؤ بھائی اگر تمہاری یہی خواہش ہے لیکن یہ میرا مطمح نظر نہیں ہے" اس میں شک نہیں کہ جنگ کے ابتدائی تین مہینوں میں جنگ کے متعلق خوفناک روایتیں انگلستان میں موصول ہوتی تھیں اور بلجیم کے نازک حالات سے لوگ متاثر ہوئے تھے۔ اور افواہیں اڑ رہی تھیں کہ جرمن پیرس سے قریب ہو رہے ہیں لیکن لنکا شائر کے تجار اس سے کچھ زیادہ متاثر نہ تھے اور بعد کو جب خوفناک واقعات پیش آنے والے تھے ان لوگوں کو گمان بھی نہ تھا لیکن اس میں شک نہیں کہ ہزارہا نوجوان اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے آمادہ ہو گئے تھے تعلیم یافتہ نوجوانوں نے کمیشن حاصل کئے تھے اور مقامی بارکوں میں مصروف کار تھے لیکن ہنوز ان کی تعداد جتنی کہ ممکن تھی اتنی نہ تھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اب تک ان کے ملک کو کوئی شدید ضرورت نہیں پیش آئی تھی۔

ایک دن شام کو ٹام کو واٹرمین سے گفتگو کا اتفاق ہوا۔ واٹرمین چند روز سے برن فورڈ سے گیا ہوا تھا۔

واٹرمین :۔ ٹام، تم نے اپنا نام رنگروٹوں کی فہرست میں نہیں لکھایا؟"

ٹام :۔ نہیں، میں نام درج کرانے کے لئے پابند نہیں ہوں جرمنوں کی سرکوبی کے لئے کافی لوگ گئے ہوئے ہیں۔ کیا تم ایسا خیال نہیں کرتے ہو؟"

واٹرمین کی آنکھوں میں خاص چمک پیدا ہوئی۔"

واٹرمین "ہاں ٹھیک ہے۔ مجھے تو لوگوں نے کمیشن دیا ہے۔ میں فوجی تعلیم و تربیت حاصل کر چکا ہوں نا؟"

ٹام "مگر ہم تو جرمنوں کو آن کی آن میں کچل ڈالینگے۔ کیوں یہی بات ہے نا؟ تم تو عرصہ تک جرمنی میں رہے ہو۔ اور وہاں اسکولوں اور مدرسوں میں تم نے تعلیم پائی ہے۔ اس لئے تم تو اس سے خوب واقف ہو گے۔"

واٹرمین نے قہقہہ لگایا۔

واٹرمین "ہم انگریز بالکل بے وقوف ہیں۔"

ٹام "کیوں؟"

واٹرمین "میں اپنا فرض ادا کرنا چاہتا ہوں، اور بحیثیت ایک انگریز کے مجھے ایسا کرنا چاہئے۔ لیکن ہم کبھی جرمنوں کو پامال نہیں کر سکتے۔"

ٹام "آخر یہ کیوں کر؟ لاکھوں کی تعداد میں روسی فوج ہے۔ فرانسیسی فوج ہے۔ ہمارا شاندار بحری بیڑہ ہے۔"

واٹرمین "یہ سب کچھ صحیح ہے لیکن تم کو نہیں معلوم کہ جرمن کیسے بلائے بے درمان ہیں۔ ان کا حال تو مجھے معلوم ہے۔ جرمنی میں ہر شخص سپاہی ہے۔ ذرا برلن پر نظر ڈالو۔ یہاں ہزاروں آدمی ایسے ہیں کہ زمانۂ جنگ میں ان کا عدم وجود برابر ہے۔ اگر یہ ایک جرمن قصبہ ہوتا تو تم دیکھتے کہ یہاں کا ہر باشندہ ایک سپاہی ہوتا۔ علاوہ بریں یہ بات بھی ملحوظ رکھنی چاہئے کہ علم میں جرمن ہم سے کتنے بڑھے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس توپوں اور سامان حرب کا کتنا ذخیرہ موجود ہے۔ وہ فنون سپہ گری کے کیسے ماہر ہیں۔ اس کے مقابلہ میں انگریز صرف نقال ہیں۔ آخر دیکھو کہ وہ اب تک کیا کچھ کر چکے ہیں۔ سارا بلجیم ان کے قبضہ میں آ چکا ہے۔ اور کچھ حصہ فرانس کا بھی۔"

ٹام۔ (بے اختیارانہ) اچھا تو اس سے تمہارا یہ مطلب ہے کہ وہ ہم کو پامال کر ڈالینگے لیکن کیسے کر؟ کیا ہمارا بیڑہ، ہمارا ... ..."

وارڈمین نے شام کے اس فقرہ کے پورا ہونے کی راہ نہیں دیکھی۔ اور سڑک کو عبور کر کے نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

انہی دنوں میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا جس نے لوگوں کو اپنی طرف خصوصیت کے ساتھ متوجہ کیا۔ ایک جرمن نوجوان چند سال سے برن فورڈ میں مقیم تھا۔ اور یہاں اس نے تجارتی کاروبار میں کافی دولت پیدا کر لی تھی۔ اب اس نوجوان کو اس کے ملک میں طلب کیا گیا تھا۔ لیکن قصبہ میں اس نے ایسی ہر دلعزیزی پیدا کر لی تھی کہ باوجود جنگ لوگ اس سے بدستور تعلقات رکھتے تھے۔ اور اس کے جرمنی جانے پر لوگوں نے اسے ایک وداعی ڈنر دیا۔ اس ڈنر کا انتظام قصبہ کے سب سے بڑے ہوٹل بل بیئر میں کیا گیا جب خورد و نوش سے فراغت ہوئی تو چیرمین نے جام صحت تجویز کیا۔ اور کہا کہ اگرچہ مسٹر سویزر کو انگریز قوم کے برخلاف جنگ کرنے کے لئے طلب کیا گیا ہے لیکن ذاتی طور پر ہم لوگوں کو ان سے کوئی مخالفت نہیں ہوئی ہے ہم ان کو ایک نیک خوش مزاج اور ایماندار کاروباری آدمی سمجھتے ہیں۔ جب تک مسٹر سویزر برن فورڈ میں رہے ہمارے ان کے درمیان تعلقات اور باہم آمدورفت کا سلسلہ قایم رہا۔ اور اب اگرچہ جنگ کا آغاز ہو چکا ہے تاہم ان کو ہم اپنا دوست سمجھتے ہیں ہم کو امید ہے کہ جنگ جلد ختم ہو جائیگی اور مسٹر سویزر پھر برن فورڈ میں واپس تشریف لائینگے۔ اور ہم پھر ان کی ویسے ہی عزت کرینگے۔ جیسی اب کرتے ہیں مسٹر سویزر کے جام صحت پر نہ دل سے چیرز دیئے گئے اور سب لوگ اچھے جذبات کے ساتھ مسٹر سویزر کے جواب کا انتظار کر رہے تھے۔

جب مسٹر سویزر جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو نعرہ ہائے مسرت بلند کئے گئے مسٹر سویزر کا جواب نہایت عمدہ انگریزی زبان میں تھا۔ انہوں نے اپنے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور جو الفاظ ان کی نسبت استعمال کئے گئے ان پر اظہار امتنان کیا۔

اس کے بعد" برن فورڈ میں اپنی دوبارہ واپسی کے متعلق مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ مجھے اس کی بہت کم امید ہے۔ اور اگر میں حاضر بھی ہوا تو اس وقت تک بڑا انقلاب رونما ہو چکے گا۔ اس وقت انگلستان پر قیصر کی حکومت ہوگی۔ جرمن عنقریب تمہارے ملک کو پامال کیا چاہتا ہے۔ اور اب ولہلم دوم تمہارا بادشاہ ہوگا۔

چند سکنڈ کے لئے حاضرین اس قدر حیرت زدہ ہوئے کہ ہال میں قبرستان کی طرح سناٹا پیدا ہو گیا
یہ سماں دیکھ کر نوجوان جرمن مسکرا دیا۔

اس کے بعد ایک انگریز جو قریب ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پاس آیا اور کہنے لگا "کیا واقعی
تمہارا یہی خیال ہے؟"

اس سوال کا جواب ملا " ہاں بے شک، میرا یہی خیال ہے "

انگریز نے اس کے بعد کوئی لفظ کہے بغیر جرمن کے ایک طمانچہ رسید کیا اور کہا " یہ تمہارے لئے
اور تمہارے قیصر کے لئے " طمانچہ اس زور سے مارا گیا تھا کہ نوجوان جرمن کا منہ ٹوٹ گیا اُسے
فوراً اسپتال پہنچا دیا گیا۔ جہاں وہ کئی ماہ رہا اور پھر اُسے جرمنی جانا نصیب نہیں ہوا۔"

اس واقعہ کے دوسرے دن ہال فورڈ میں اندازہ سے زیادہ برہمی کے آثار پائے جاتے
تھے۔ صدہا ملوں میں ہزارہا کاریگر اس افسانہ کو دوہرا رہے تھے۔ پبلک مقامات پر اس پر مباحثے
ہو رہے تھے۔ اور رفتہ رفتہ وہ سارے ضلع میں مشتہر ہو گئی۔ اور اس سے نہ صرف جرمن
کیرکٹر کا اندازہ کیا گیا۔ بلکہ بڑے بڑے نتائج نکالے گئے۔ علاوہ بریں بلجیئم کے واقعات نے
لوگوں کو اور بھی ابھارا اور ہر شخص اپنی جگہ پر یہ خیال کرنے لگا کہ اب جنگ اس کی اپنی ہے۔

ان سب باتوں کا اثر ٹام پر بھی پڑا۔ اگرچہ اب تک اس کو صحیح واقعات کی خبر نہ تھی۔ اس
وقت صدہا نوجوان اپنا نام درج فہرست کرا رہے تھے۔ لیکن ٹام کو مطلق احساس نہ تھا ستمبر اکتوبر
اور نومبر بھی گزر گیا۔ لیکن اب تک ٹام نے اپنے ملک کے مطالبہ پر لبیک نہیں کہا۔ اسے اپنے
احباب کے اس مقولہ سے اتفاق تھا کہ جنگ انگلستان کو پامال نہیں کر سکتی لیکن اس کے خیال میں
اب تک یہ بات نہیں آئی تھی۔ کہ جنگ سے اس پر بھی کچھ اثر پڑ سکتا ہے یا نہیں۔

ٹام " میں تو کافی مزدوری کر لیتا ہوں۔ اور اگر میں نے مستقل مزاجی سے کام لیا تو اس سے زیادہ
کمانے لگونگا " جو لوگ جرمنوں کے مقابلہ پر جانا چاہتے ہیں۔ انہیں جانے دو۔ مجھے ضرورت نہیں
کہ میدان جنگ پہنچکر اپنے آپ کو قتل کرا دوں "

یہ جملے اس نے ایمین سے کہے۔ جبکہ وہ اس کے پاس پرائیویٹ نشستگاہ میں بیٹھا ہوا تھا۔
ایمین " ٹام، تمہارا خیال بالکل صحیح ہے۔ تم سا حسین جوان اس قابل نہیں کہ اسے جرمنوں سے

قتل کرا دیا جائے۔ علاوہ بریں رنگروٹوں کی کچھ کمی تو ہے نہیں کہ خواہ مخواہ تم کو بھرتی کیا جائے بس انہیں کو بے وقوف بنے دو جن کو اپنی بے وقوفی کا احساس نہیں۔"

اگرچہ ٹام کا ضمیر ضرور ہدایت کرتا تھا کہ اسے جنگ کے متعلق اپنا فرض ادا کرنا چاہئے لیکن کچھ اپنی فطری خود غرضی اور کچھ ایلین کے بہکانے سے وہ اپنے ضمیر کی ہدایت پر عمل نہ کر سکا۔ اودھر میں بیٹھا رہا۔

اب موسم سرما نے دنیا کو کرۂ زمہریر بنا دیا تھا میدان جنگ سے خبریں آرہی تھیں کہ سپاہی کمر کمر تک برف میں دھنس گئے ہیں۔ زخمی سپاہی اپنے وطن کو واپس آئے تھے ان واقعات کی تصدیق کر رہے تھے اور جرمنوں کی غیر معمولی طاقت کا حال بیان کرتے تھے۔ اور اخبارات بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے تھے۔

ان سب باتوں نے ٹام کو نہایت خائف کر رکھا تھا جس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ سیر و سیاحت کی روح اس میں بالکل نہ تھی۔ ایک شخص نے جس کے تین بیٹے میدان جنگ کو جا چکے تھے ٹام سے کہا۔

شخص نے کہا "ٹام، تم ایک بزدل کی طرح اپنے گھر میں بیٹھے رہو گے؟"

ٹام:۔ "میں ایک بزدل نہیں ہوں۔"

شخص:۔ "ایسا نہیں ہے تو پھر تم اپنا فرض کیوں نہیں انجام دیتے؟"

ٹام:۔ "میں اپنی ذاتی رائے کا حق رکھتا ہوں۔ اچھا، ادھر دیکھو، میں اتنا بے وقوف نہیں ہوں کہ وہاں جا کر اپنے آپ کو قتل کراؤں۔ جس قدر لوگ میدان جنگ گئے ہوئے ہیں۔ وہ جرمنوں کی پامالی کے لئے کافی ہیں۔"

ایلیجا:۔ "مگر یہی تو ایک بزدل کا جواب ہے۔ اگر ہر شخص یہی کہتا جو تم کہتے ہو تو ملک ہمارے ہاتھ سے کب کا نکل چکا ہوتا اور یہ جرمن شیطان ہم پر حکمرانی کرتے ہوتے۔"

ٹام نے سہم کر کہا:۔ "اس کا خوف نہ کرو۔" لیکن ٹام کا دل بے چینی محسوس کرنے لگا۔

ایلیجا:۔ "کیا تم ایک انگریز نہیں ہو۔ اور کیا تم کو اپنے قدیم وطن کی پروا نہیں ہے؟"

ٹام:۔ "میں یہ کچھ نہیں جانتا جرمن ہم سے ویسا ہی دور ہیں جیسا ہم ان سے۔"

اسی اثنا میں صورت معاملات زیادہ واضح ہونے لگی اور واقعات نہایت صراحت کے

ساتھ مختلف اطراف ملک میں پھیلنے لگے۔ اور یہ محسوس ہونے لگا کہ جرمن ایسے نہیں ہیں جن کو آسانی کے ساتھ مار کر بھگا دیا جائے۔ روس جیسی وسیع سلطنت جس کے متعلق اتنا کچھ کہا جاتا ہے ان کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکی۔ فرانس اور انگلستان اپنی متحدہ کوششوں سے ان لائنوں سے ان کو نہ ہٹا سکے جن پر وہ ایک بار قابض ہو گئے۔ لوگ صورت معاملہ کو سمجھانے کی کوشش کرتے تھے لیکن یہ خوفناک منطق جرمن کی توڑ باقی رہ جاتی تھی۔ وہ ملک جس کے تحفظ کا ہم نے حلف اٹھایا دشمن کے ہاتھوں میں تھا۔ فرانس کا حرفتی حصہ ملک غنیم کے فولادی پنجے میں جا چکا تھا۔ روس بالکل بے بس ہو رہا تھا "

پہلے خیال کیا جاتا تھا کہ بڑے دن تک جنگ کا خاتمہ ہو جائے گا لیکن یہ خیال بھی دلوں سے محو گیا۔ اور کیبنٹ کے ایک ممبر نے مانچسٹر پہنچکر اپنی تقریر میں کہا کہ دشمن کو بھگانے کے لئے تین سال کی مدت درکار ہے۔ بیش از بیش آدمیوں کی استدعا کی گئی۔ اور اخبارات میں شد و مد سے بھرتی کے ولولہ انگیز مضامین کی بھرمار ہونے لگی۔

جب بڑا دن قریب آیا تو ٹام کی بے چینی بڑھنے لگی۔ اگرچہ اس پر این کے اثرات بہت قوی تھے تاہم وہ بھرتی کے دو جلسوں میں شریک ہوا لیکن ان جلسوں کا بھی اس کے دل پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا۔ وہ اپنے دل میں کہتا تھا کہ میں اپنا نام کیوں درج فہرست کراؤں جب لیسے ایسے لوگ گھر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ کارخانہ داروں کے لڑکے ہیں۔ پہلے ان کو ایک پرائیویٹ کی حیثیت سے نام لکھوانے دو پھر میں بھی اس مسئلہ پر غور کرونگا۔

جب نیا سال شروع ہوا تو حرفتی مدرسہ کے شاندار ہال میں بھرتی کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ اس کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ ایک فوجی جو کارزار بلجیئم میں موجود تھا۔ اور جس نے اپنی آنکھوں سے تمام واقعات کا مشاہدہ کیا ہے اس جلسہ میں تقریر کرے گا۔ پہلے تو این نے ہر ممکن طریقہ سے ٹام کو اس جلسہ کی شرکت سے روکنا چاہا اور وہ بآسانی اس کوشش میں کامیاب ہو جاتی اگر اُسی دن شب کو وہ ایک ناچ کی محفل میں مدعو نہ ہوتی۔ چونکہ ٹام رقص سے بے بہرہ تھا۔ اس لئے اس کے ہمراہ نہیں جا سکتا تھا۔ اور اس وجہ سے اس کو بھرتی کے جلسہ میں شریک ہونے کا موقع مل گیا ؎

اس جلسہ کی شرکت نے ٹام کی زندگی میں ایک صدی کا اضافہ کر دیا۔ رفتہ رفتہ مقرر نے حاضرین کی توجہ پر پورا تسلط حاصل کر لیا۔ اور جب اس نے جرمن مظالم کی حقائق کا انکشاف شروع کیا۔ تو لوگ اپنے دلوں میں بے تابی محسوس کرنے لگے۔ اس نے اپنی آنکھ سے جو کچھ دیکھا تھا وہ بیان کیا اور قصابی بلکہ قصابی سے بڑھ کر سفاکی کی صدہا مثالیں حاضرین کے روبرو پیش کیں۔ اس نے کہا کہ صرف انگلستان کا تاناہد نظر نہیں ہے۔ بلکہ خود انسانیت کی بنیاد متزلزل کی جا رہی ہے۔ ٹام نے جب یہ سنا کہ کس طرح جرمن آگے بڑھ رہے ہیں۔ شہروں اور قصبوں کو تباہ کر رہے ہیں۔ اور عورتوں کی عصمتوں کا خون کرنے پر آمادہ ہیں۔ تو وہ بے اختیار چیخ اٹھا۔ "قسم خدا کی میں ان باتوں کو نہیں دیکھ سکتا"

یہ الفاظ مقرر کے کانوں تک پہنچ گئے اور اس نے ان کا اعادہ کر کے کہا "ہاں اگر نوجوانان انگلستان پیچھے رہینگے۔ اپنے ملک سے محبت نہ کرینگے۔ اور اپنی عورتوں کی ناموس و حرمت کی انہیں پروا نہ ہوگی۔ اگر وہ اپنے فرائض پر اپنی آرام و عیش و راحت کو ترجیح دینگے۔ اگر وہ انگریزوں کی طرح جنگ کرنے کی بجائے۔ بائیسکوپ اور تھیٹروں کے نظارہ میں مصروف ہوا چاہینگے تو یہ اور اس سے زیادہ شرمناک واقعات رونما ہونگے۔ انگلستان جس سے ہم محبت کرتے ہیں اور جس کے ہم مالک ہیں ہمیشہ کے لئے ہمارے ہاتھ سے جاتا رہیگا۔ آزادی رخصت ہو جائیگی ہم زنجیروں میں جکڑے ہوئے نظر آئینگے۔ اور ہماری عورتیں شیطانی انسانوں کی عیش و تفریح کا ذریعہ ہونگی۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر ہر شخص کو غور کرنا چاہئے۔ اگر جنگ فتح کرنا ہے۔ اگر انگلستان کی عظمت کو باقی رکھنا ہے۔ وہ انگلستان جو

"بہادروں اور آزادوں کا وطن"

"اور آزادی کی سرزمین ہے"

تو ہم کو اپنا فرض ادا کرنا چاہئے" اس موقع پر تالیوں کا شور بلند ہوا اور ٹام بے سمجھے سمجھے بغیر کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ تالیوں اور نعرہ ہائے جوش میں سب کے ساتھ شریک ہوا۔ مقرر نے پھر اپنی تقریر شروع کی "لیکن اگر ہم پامال کر دیئے گئے اور جرمنوں نے ہماری لائن کو توڑ دیا اور انگلستان میں داخل ہو گئے۔ تو پھر اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔؟ اور اس کا ذمہ وار کون ہوگا؟

سنو نوجوانو، اس وقت ہزاروں بلکہ لاکھوں ہمارے نوجوان خندقوں میں ہیں لڑ رہے ہیں مصیبت اٹھا رہے ہیں۔ اور مر رہے ہیں۔ مگر کس لئے؟ انگلستان کی عزت کے لئے، اس کی خواتین کی حفاظت کے لئے۔ اور خود تم تمہارے لئے؛ جبکہ تم اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے اپنے سگار سلگا رہے ہو۔ تفریح گاہوں میں جاتے ہو۔ اور بیر شراب کا لطف اٹھاتے ہو لیکن کیا تمہیں اس کا احساس نہیں کہ تمہارے یہ افعال بزدلانہ ہیں؟ اس کے بعد مقرر نے جوش اور بے صبری میں اپنی آخری اپیل پیش کی۔ "نوجوانو، تم کیا کرنا چاہتے ہو؟ ہم کو جبری بھرتی کی آرزو نہیں ہے ہم کو آزاد مردوں کی ضرورت ہے۔ جو خوشی خوشی آئیں، اور دلی مسرت و رضامندی کے ساتھ بادشاہ، ملک اور خدا کا فرض بجا لائیں۔ اب کون ہے سب سے پہلے آنے والا۔۔۔۔۔؟"

مقرر پلیٹ فارم پر ٹھہر کر ان لوگوں کی طرف منتظر نگاہوں سے دیکھنے لگا جن کے انفاس کی آمد و شد بھی اس وقت مفقود تھی۔ آخر اس نے طویل خاموشی کے بعد کہا "کیا تم اس وقت کا انتظار کر رہے ہو جب تم کو مجبور کر دیا جائے؟"

"نہیں، خدا کی قسم نہیں" یہ الفاظ ٹام نے کہے۔ اور اس نے تیزی کے ساتھ پلیٹ فارم پر جا کر اپنا نام پیش کیا۔

لو ٹام ایک سپاہی بن گیا۔

رات کو جب ٹام نے گھر آکر اپنی ماں سے یہ واقعہ بیان کیا تو وہ چلا اٹھی "ٹام خدا کیلئے ایسی باتیں نہ کرو۔"

ٹام "اب تو جو ہونا تھا ہو چکا۔"

ٹام کی ماں "تو گویا تم ایک سپاہی ہو کر جا رہے ہو"

ٹام "ہاں"

مسز مرتھا پولارڈ چند منٹ تک خاموش ٹام کو دیکھتی رہی معلوم ہوتا تھا کہ اس وقت اسے اظہار خیالات کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔

*

تیسرا باب

اس کے بعد ٹام تھامس تعیس پہنچا۔ لیکن معلوم ہوا کہ ایلین باہر گئی ہوئی ہے۔ اور ۱۱ بجے سے پہلے واپس نہ آئے گی۔ چنانچہ اس نے ادہر ادہر گھوم پھر کر اتنا وقت گزارا اور دوبارہ جب واپس آیا تو بھی ایلین موجود نہ تھی۔ آخر بارہ بجے وہ آئی۔

ایلین: "کہو ٹام، کوئی نئی بات"

ٹام: "میں فوج میں شامل ہو گیا"

ایلین: "تم تو ٹام، ایسے بے وقوف تھے نہیں"

ٹام: "ہاں مگر بے اختیارانہ یہ کام کر گزرا"

ایلین نے نہایت قہر آلود نگاہوں سے ٹام کو دیکھا اور پھر کہا۔

ایلین: "اگر تم ایسا کر چکے ہو، تو اب مجھ سے کیا کہنے آئے ہو۔ اور مجھ سے کیا مطلب ہے؟"

ٹام: "میں کل چلا جاؤں گا۔ ریکروٹنگ افسر نے مجھ سے کہا ہے کہ میں کل صبح دس بجے ٹاؤن ہال میں حاضری دوں"

ایلین: "تم کہاں جاؤ گے؟"

ٹام: "یہ خبر نہیں"

ایلین: "اچھا تو اب تم کیا چاہتے ہو؟"

ٹام: "میں خیال کرتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ میرا خیال یہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ایلین، ادہر دیکھو ۔ ۔ ۔ ہاں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ جب تک میں باہر رہوں تم اپنے وعدہ پر قایم رہو۔ کہو ایلین، منظور ہے نا؟"

ایلین: "میں نے کبھی سپاہیوں کو پسند نہیں کیا۔ علاوہ بریں ۔ ۔ ۔"

ٹام: "علاوہ بریں کیا؟ ایلین، ادہر دیکھو، میں نے تمہارے لئے آئیس ..."

"اگر تم اس موقع پر موجود ہوتیں تو تمہیں یقین آجاتا کہ اس سے بڑھ کر کوئی بات میرے امکان میں نہیں۔"

ایلین "تمہیں امید ہے کہ تم کمیشن حاصل کر سکو گے یا ایک افسر بن سکو گے؟"

ٹام "میں نے کبھی اس بات کا خیال نہ کیا۔"

ایلین "چند لمحوں کے پس و پیش کے بعد) خیر میں اپنے وعدہ پر قائم رہوں گی۔ اچھا، ٹام شب بخیر اب مجھکو اندر جانا چاہیے۔"

دوسرے دن صبح کو جب ٹام ٹاؤن ہال جا رہا تھا راستہ میں آلیس سسٹر سے ملاقات ہوئی پہلے تو وہ بے پروائی کے ساتھ گزر جانا چاہتا تھا لیکن جب اس نے آلیس کی نگاہوں کو خصوصیت کے ساتھ متوجہ پایا تو وہ ٹھہر گیا۔ آلیس نے ٹام کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

آلیس "میں نے کل شب کو تمہاری بابت ایک خوشگوار خبر سنی۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ تمہارا اصل نمبر رہا۔ مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ تمہاری پیشقدمی نے بیسیوں کو آگے بڑھا دیا۔"

ٹام "تم نے سنا ہوگا۔ مجھے تو کچھ خبر نہیں۔"

آلیس "مجھے یقین ہے کہ تم ایک اعلیٰ درجے کے سپاہی ثابت ہوگے۔ سب کو تم پر فخر ہے ہم ہمیشہ تمہیں یاد کرتے رہینگے۔ اور تمہارے لئے دعائیں مانگتے رہینگے۔"

ٹام "(قہقہہ لگا کر) میرا خیال تو یہ تھا۔ کہ آلیس تم میرے متعلق سب کچھ فراموش کر چکی ہو۔"

آلیس "تم نے کیوں کر یہ خیال کیا۔"

ٹام "میں نے سنا ہے کہ ایک نوجوان تم پر فریفتہ ہوا ہے۔ کہو آلیس، کیا تم اُس سے شادی کرنے والی ہو؟"

ٹام نے پھر ایک قہقہہ لگایا لیکن آلیس نے اس کا خیال نہیں کیا اور سنجیدگی کے ساتھ کہا۔ "اچھا ٹام خدا حافظ۔ امید ہے کہ تم خیر و عافیت کے ساتھ رہو گے۔"

یہ کہکر آلیس ٹام سے رخصت ہوئی اور اس کا دل نہایت اندوہگین ہو رہا تھا۔

ٹام "ویل ہارتھ لنکاشائر" میں شامل ہوگیا۔ اس [illegible] پر ہم ٹام ایلین کا نام نہیں بتانا چاہتے جس [illegible] افسانہ ہے وہ پہچان لیا جائے گا۔ ٹام کا دستہ لنکاشائر کے بڑے قصبہ میں

کشمیرا لایا گیا - جو برلن فورٹ سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر تھا یہاں پہنچ کر اس کو سپہ گری کی تعلیم دی گئی۔ [illegible] اس کے لئے اجنبی اور تکلیف دہ تھی اور اسے کچھ خبر نہ تھی کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ [illegible] کے وقت جو الفاظ کہے جاتے تھے ان کا مطلب سمجھنے سے وہ بالکل قاصر تھا۔ لیکن [illegible] ذہین تھا۔ اس نے بہت جلد اپنے کام کو سنبھال لیا۔ اور صرف چند ہفتے کی مدت [illegible] کافی تربیت حاصل کر لی۔ تین ماہ کے خاتمہ پر اس کا قد و قامت [illegible] ہو گیا اور سینہ [illegible] ہو گیا۔ اب وہ اپنا کام اچھی طرح انجام دینے لگا تھا۔ نوجوان افسر یا تحت [illegible] تھا کہ کمپنی کو تربیت دے۔ بارہا ٹام کا دیگر سپاہیوں سے ممتاز ہونا محسوس کیا تھا جب [illegible] ختم ہوا۔ اور فصل بہار کی آمد آمد شروع ہوئی۔ ٹام بآسانی بغیر کسی قسم کے تکان کے بیس بیس میل کا روزانہ کوچ کر لیتا تھا۔ اس کو اچھا کھانا دیا جاتا تھا۔ اچھے مکان میں رکھا گیا تھا۔ اور اچھے کپڑے دیئے گئے تھے۔ اس کی جیب میں اگرچہ فاضل روپیہ نہ تھا لیکن اس کی ضرورتوں کو بالکل کافی تھا۔

اور بعض لحاظ سے یہی بہتر تھا کہ اس کے پاس ضرورت سے زیادہ روپیہ نہ تھا۔ کیونکہ ابھی تک ٹام کے مزاج پر تھارن بقلیل کے اثرات غالب تھے۔ اور ہم کو نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ کئی بار ٹام شراب نوشی کے جرم میں فوجی سزا پانے سے بال بال بچ گیا۔ یہ حسن اتفاق تھا کہ جن لوگوں کے ساتھ اس کو تربیت دی گئی تھی وہ نہایت عمدہ چال چلن کے نوجوان تھے لیکن ان لوگوں کے علاوہ ایک بڑی تعداد ایسے سپاہیوں کی بھی تھی کہ جن کا چال چلن اچھا نہ تھا۔ تاہم ٹام کے کئی بار اس رسوائی سے کہ وہ اپنے افسر کے روبرو پیش ہو مے نوشی کی علت میں سزایاب ہو بچ جانے سے اس کے چال چلن پر مفید اثر نہیں پڑا۔ اور وہ وفادارانہ اور شریفانہ جذبات جو مقرر کی تقریر سے اس کے دل میں پیدا ہوئے اور جنہوں نے اس کو فوج میں بھرتی ہونے کے لئے برانگیختہ کیا تھا رفتہ رفتہ معدوم ہونے لگے۔ اور ان سب پر مستزاد یہ کہ اس کی صحبت میں جو ناتعلیم یافتہ اور کندہ ناتراش سپاہی تھے وہ ہر وقت اس کو ایک ادنیٰ اور پست زندگی کی طرف توجہ دلاتے رہتے تھے۔ ایک بڑی عمارت میں سپاہیوں کی نماز گزاری کا انتظام تھا۔ اور ہر اتوار کی [illegible]

سپاہی مجتمع ہوتے تھے۔ ٹام کو موسیقی سے فطرتاً تو دلچسپی تھی۔ اور اس لئے کبھی کبھی وہ عبادت گاہ کے جلسوں میں شریک ہو جاتا تھا لیکن مذہبی حیثیت سے اس نے کبھی دلچسپی نہیں ظاہر کی اور نہ پادری صاحب کی نصیحتوں کا اس پر کچھ اثر پڑا۔ علاوہ بریں قصبہ میں بہت سے گرجا تھے۔ اور ان میں سپاہی عموماً شریک ہوتے تھے۔ لیکن ٹام نے کبھی توجہ نہیں کی۔

ٹام کی کمپنی میں ایک نوجوان شخص تھا۔ جو نہایت اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتا۔ اور سپاہیوں کی عام سطح سے بہت بلند تھا۔ وہ بالکل نوجوان تھا۔ اور ایک بڑے شخص کا فرزند تھا جس نے پہلے اسے ایک اچھے مدرسہ میں تعلیم دلوائی تھی۔ اور اس کے بعد حرفتی کاروبار سیکھنے کے لئے لنکا شائر روانہ کیا تھا۔ اس کا نام رابرٹ ہیرورڈ تھا۔ اور اگرچہ وہ ایسے خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ جو ان سوسائٹیوں سے جن میں ٹام کی رسائی تھی زیادہ بلند تھا۔ تاہم وہ ٹام کو پسند کرتا تھا۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ ٹام کی پست زندگی اور ادنیٰ درجہ کی حرکات دیکھ کر اسے رنج پہنچا ہے۔ اس نے ٹام سے کہا۔

ہیرورڈ "تم جانتے ہو ٹام کہ تم اپنی زندگی کیسے برباد کر رہے ہو۔ افسوس تم کو ایک کام کا آدمی بننا چاہئے لیکن یہ کیونکر ممکن ہے۔ جب کہ تم ان لوگوں میں مخلوط ہو رہے ہو"۔

ٹام "لیکن یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں ان لوگوں سے نہ ملوں"

ہیرورڈ "کیوں نہیں ہو سکتا ہے۔ جب وہ تمہارے ہمرتبہ نہیں ہیں۔ جو دماغ تمہارے پاس ہے۔ وہ ان کے پاس نہیں۔ جس قدر تم تعلیم یافتہ ہو وہ نہیں ہیں۔ جو صلاحیت تم میں ہے۔ وہ ان میں نہیں پائی جاتی۔

ٹام "ایک مہینہ میں تو میدان جنگ پر چلا جاؤں گا۔ پھر یہ محدود زمانہ آرام و تفریح میں بسر کروں تو کیا حرج ہے"

ہیرورڈ "اس کا یہ مطلب ہے کہ تم اپنے آپ کو بے وقوف ثابت کرنا چاہتے ہو۔ میں نے سنا ہے کہ چند سال پہلے تم تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ اور بہت ہونہار تھے۔ مگر افسوس کہ اس وقت تم کو ہر شخص میخوار کی حیثیت سے جانتا ہے۔

ٹام "آپ جو چاہیں وہ فرمائیں آپ کو زیبا ہے۔ کیونکہ آپ مجھ سے بلند عہدہ رکھتے ہیں۔

ہنری وڈ " نہیں نہیں۔ میں تمہاری طرح ایک سپاہی ہوں "

ٹام " مگر عنقریب آپ کو کمیشن تو ملنے لگیگا۔ لیکن مجھے اس کی کوئی توقع نہیں۔ کیونکہ میں آپ کی طرح عالی خاندان نہیں ہوں۔ علاوہ بریں کر ہی کیا سکتا ہوں۔ جب دن بھر کام کرنے کے بعد فرصت ہے تو سینما تھیٹر اور پبلک ہاؤسوں کے سوا کون ایسا مقام ہے جہاں آدمی جائے "

ہنری وڈ " نہیں نہیں یہاں مذہبی درسگاہ بھی ہے "

ٹام " (قہقہہ لگاکر) مذہبی درسگاہ! وہ میرے لئے نہیں ہے۔ میں ان چند بے وقوں سے واقف ہوں۔ جو وہاں جاتے ہیں "

ہنری وڈ " ان کو تم کیونکر بے وقوف کہتے ہو "

ٹام " کیونکہ وہ ایسے کام کرتے ہیں۔ ان لغو افسانوں کو سننا بے وقوفی نہیں تو اور کیا ہے "

ہنری وڈ " مگر ان کے چال چلن میں تو کوئی عیب نہیں نکال سکتے "

ٹام " جو کچھ بھی ہو لیکن میں فوج میں ایک مذہبی پیشوا بننے نہیں آیا ہوں۔ میں تو صرف بدمعاش جرمنوں سے جنگ کرنے آیا ہوں۔ اور میرے اس مقصد کو مذہب سے کوئی علاقہ نہیں ہے "

ہنری وڈ " یہ بڑی اچھی بات ہے کہ تم ایک عمدہ مقصد کے لئے جنگ کرنی چاہتے ہو یقین رکھنا چاہئے کہ گرجا میں جانے والے نوجوان ایسے بے وقوف نہیں ہیں۔ جیسا تم خیال کرتے ہو۔ بعض تو ان میں سے ایسے ہیں۔ جن پر ساری فوج کو ناز ہے "

ٹام " اب مجھے ان مذہبی لغویات سے دلچسپی نہیں۔ میں جب برلن فورڈ میں تھا۔ تو ان کرشموں کو بہت کچھ دیکھ چکا ہوں "

ہنری وڈ " افسوس کہ تم اپنے راستہ کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔ خیر اگر تم شام کا وقت کسی تھیٹر یا سینما ہاؤس میں یا کسی سادہ لوح لڑکی کی صحبت میں بسر کرتے ہو تو کوئی ہرج نہیں۔ میں تو روز شام کو گرجا کی درسگاہ میں جاتا ہوں "

ٹام۔ (متحیرانہ) اوہو، تم وہاں جاتے ہو؟

ہنری وڈ فوج میں نہایت ہر دلعزیز تھا۔ اور ہر شخص اسے اچھا سمجھتا تھا۔ فوجی قواعد

ہیں وہ لاثانی اور دور دراز فاصلہ کے کوچ میں نہایت جفاکش سمجھا جاتا تھا۔ اور ہر شخص کے ساتھ ہمدردمندانہ برتاؤ رکھتا تھا۔ علاوہ اعلیٰ تعلیم اور خاندانی افضلیت نے اسے اور بھی ممتاز کر دیا تھا۔ یہ بھی افواہ تھی کہ اس نے کمیشن لینے سے انکار کر دیا تھا۔ ٹام بھی اسے اچھا سمجھتا تھا۔ اور اس لئے اسے حیرت ہوئی کہ ایسے اچھے آدمی بھی اتنے بے وقوف ہیں کہ گرجا کی درسگاہ میں شریک ہوتے ہیں۔

ہنرور۔" ہاں میں جاتا ہوں"

ٹام:" وہاں جا کر کیا سنتے ہو"

ہنرور:" ہم وہاں مقدس فرائض کی ادائیگی میں مصروف ہوتے ہیں۔ ان لوگوں سے بات چیت کرتے ہیں۔ جو نیک ہیں۔ علاوہ بریں میں وہاں جا کر فرانسیسی بول چال بھی سیکھتا ہوں"

ٹام:" فرانسیسی بول چال کیا مطلب؟ یعنی فرانسیسی زبان سیکھتے ہو"

ہنرور:" ہاں وہاں ایک فرانسیسی آتا ہے۔ جو مفت تعلیم دیتا ہے۔ اس کے نام پر لاہنس بھی کسی کے دل سے نہیں نکلتے۔ وہ فرانسیسی کا پورا عالم ہے۔ اور اس سے مجھے بے انتہا فائدہ پہنچا ہے۔

ٹام:"تم تو پہلے اسکول میں فرانسیسی پڑھ چکے ہو گے۔ اس لئے تمہارے پڑھانے میں آسانی ہوتی ہوگی۔ مجھے پڑھانے کے لئے کاہے کو وہ تیار ہوگا"

ہنرور:" اتنے بے وقوف نہ بنو، اُس کے پاس کم از کم ایک درجن طلبہ روزانہ شب کو جاتے ہیں چند ہفتے پہلے ان کو فرانسیسی زبان کا ایک لفظ بھی معلوم نہ تھا اور اب ان کو خاصی واقفیت ہو گئی ہے۔ درسگاہ کے کمرے ہر رات کو کھلتے ہیں۔ وہاں ہر قسم کا مہذب کھیل ہوتا ہے۔ اخبارات ہوتے ہیں اور وہاں بیٹھ کر تم آسانی کے ساتھ خطوط وغیرہ لکھ سکتے ہو۔

ٹام:" خدا کی قسم مجھکو یہ بات معلوم نہ تھی"

ہنرور:" اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تم اپنی مٹی خراب کر رہے ہو جس وقت لوگ اپنی علمی اور دماغی قابلیتوں کو ترقی دینے کی فکر میں ہوتے ہیں۔ تم پبلک ہاؤسوں کے احاطوں میں پھرتے ہوتے ہو اچھا" شب بخیر

یہ کہکر نہر وز ٹام کو تنہا چھوڑ کر چل دیا۔ ٹام بالکل تنہا رہ گیا۔ اس وقت اس کو رنج بھی تھا اور غصہ بھی تھا۔ وہ اس طریق معاشرت کو پسند نہیں کرتا تھا جس کی نسبت نہر وز نے تقریر کی تاہم وہ اس بات کو محسوس کر رہا تھا کہ پہلے کی بہ نسبت اس وقت اس میں خود داری کا جذبہ بہت کم تھا۔ وہ پہروں انہیں خیالات میں غلطاں و پیچاں رہا اور آخر کار اُس نے جو فیصلہ کیا وہ یہ تھا کہ میں فوج میں بھی شامل ہوں میرا مقصد تو صرف اس قدر ہے کہ جرمنوں سے مقابلہ کروں۔ ایلین کی یاد اب تک اُس کے دل میں باقی تھی مگر ساتھ الس سٹر کو بھی وہ نہیں بھولا تھا اور وہ الفاظ بھی اب تک اُس کے حافظہ میں تھے جو الس سٹر نے اُس سے کہے تھے ان گہرے تخیلات کا نتیجہ یہ ہوا کہ گذشتہ زمانہ کے واقعات یاد کرکے ایک چوٹ اُس کے دل پر لگی اور ایک آہ بے اختیار اُس کے منہ سے نکل گئی

"ٹام، کیا کر رہے ہو"

ٹام۔ "تم ہو ایلک"

ایلک میک نیل "بلیک واچ" نامی بٹالین کا ایک سپاہی تھا جو اسی قصبہ میں ٹھہری ہوئی تھی اور ٹام سے اس کا دوستانہ ہو گیا تھا

ٹام "کہو تمہاری محبوبہ کا کیا نام ہے؟"

ایلک "اُس کا نام مارگریٹ ہے۔ آؤ ٹام میرے ساتھ چلو تاکہ میں اُس سے تمہاری ملاقات کراؤں"

ٹام۔ "نہیں میں نہیں جاؤں گا۔

ایلک۔ ضرور چلو، مارگریٹ سے ملاقات کرو اور گلاس وسکی کا پیو"

ایلک کے اصرار سے ٹام اُس کے ساتھ ہولیا۔

ٹام "تمہاری محبوبہ کیا کام کرتی ہے؟"

ایلک۔ "جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ خادمہ ہے"

ٹام اس وقت بالکل بے ارادہ چل رہا تھا۔ یہ خیال کہ وہ کسی دوشیزہ سے ملاقات کرے جو نکلن
[illegible]

کہ اسے کہاں جانا چاہیئے۔ لیکن کچھ دور چلنے کے بعد وہ ٹھہر گیا اور اُس نے ایلک سے کہا۔

ٹام :۔ ایلک، بس میں واپس جانا چاہتا ہوں۔"

ایلک :۔ نہیں نہیں، بس اب ہم آ گئے۔"

ٹام :۔ "نہیں اب میں جاؤنگا۔ نہروز نے اگر مجھے بیوقوف کہا تو سچ کہا۔"

ایلک :۔ "کیوں، نہروز نے تمہیں بے وقوف کیوں کہا۔"

ٹام :۔ "اس نے سچ کہا، اس لیئے کہ میں فضول وقت ضائع کرتا پھرتا ہوں۔ افسوس کسی زمانہ میں میں بھی مذہبی لائن میں تھا۔ میں نے تعلیم بھی حاصل کی تھی۔ برن فورڈ میں میں بھی ایک معشوقہ رکھتا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے میں ایک پبلک ہاؤس کے مالک کی بیٹی پر فریفتہ ہو گیا اور بہت سی خراب عادتیں مجھ میں پیدا ہو گئیں۔"

ایلک :۔ "تو کیا اب تم نے مذہب کو چھوڑ دیا؟"

ٹام :۔ "ہاں۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ انسان کو لذتوں سے باز رکھتا ہے۔

ایلک :۔ "تم یقین کرو ٹام میری ماں ایک زاہدہ اور میرے باپ بہت بڑے پرہیزگار ہیں مجھکو مذہبی تعلیم دی گئی اور بالکل پادریوں کی طرح میری تربیت کی گئی لیکن جب میں ہوشیار ہوا میری طبیعت ان باتوں سے تنفر کرنے لگی۔ اسی اثنا میں کرنیل انگرسول کے لکچروں میں مجھے شریک ہونے کا اتفاق ہوا اور اس سے میرے قلب پر بہت بڑا اثر پڑا اور میں مذہب کو ایک مجموعۂ خرافات سمجھنے لگا۔

ٹام :۔ "مگر میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا دعویٰ بے دلیل ہے۔"

ایلک :۔ "ہرگز نہیں میں جو کچھ کہتا ہوں بالکل صحیح ہے۔"

ٹام :۔ "بالکل غلط اور سراسر بے وقوفی پر مبنی ہے۔ خیر ہوگا۔ اچھا "شب بخیر" اب میں جاتا ہوں"

ایلک میک نیل ٹام کو بہت روکتا رہا لیکن اُس نے ایک نہ سُنی اور واپس ہو گیا۔ دوسرے دن ٹام نے پھر شراب پی اور ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اب کے وہ سزا سے نہ بچ سکا سزا پانے سے ٹام پر بہت اثر پڑا۔ آخر یہ وہی ٹام تھا جس نے حرفتی درسگاہ سے انعام حاصل کیئے تھے۔ جو نہایت ہونہار سمجھا جاتا تھا اب تین ماہ کی تربیت کے بعد اُسے افسر کے روبرو پیش کیا

گیا ہے کہ اُس نے اپنے طریق عمل سے کمپنی کو رسوا کیا ہے۔

کرنیل جو ایک پرانا سپاہی تھا پہلی نظر میں پہچان گیا کہ ٹام مین نیکی کی صلاحیت موجود ہے اُس نے کہا۔

کرنیل "تم کیا عذر رکھتے ہو؟ بظاہر تم تعلیم یافتہ نظر آتے ہو اور اس لیے تم کو نہایت روشن خیال اور مہذب ہونا چاہیئے مگر افسوس کہ تم نے اپنے آپ کو ایک درندہ ثابت کیا ہے۔"

یہ الفاظ ٹام کو نشتر کی طرح محسوس ہوئے اُس نے اپنے دل میں کہا اف وہ مجھکو ایک درندہ سمجھا گیا۔ ٹام پولارڈ۔ افسوس اب یہ تیری حالت ہے۔ تاہم اُس نے منھ پھیلائے ہوئے کہا

ٹام "حضور دن بھر محنت مشقت کرنے کے بعد جب آدمی کو فرصت ملے تو آخر دل بہلانے کے لیے کہاں جائے؟"

کرنیل "اگر تم جانا چاہتے ہو تو ینگ ملنس کرسچین ایسوسی ایشن ہال میں جاؤ وہاں جاؤ گے تو وہ لوگ تمہیں ایسی باتیں سکھائیں گے جو تمہارے لیے نہایت مفید ہونگی۔"

اس کے بعد ٹام کو سزا دیگئی۔ سزا کے بعد ٹام نے محسوس کیا کہ معزز طبقہ کے سپاہی اسے حقیر سمجھنے لگے ہیں اور اگرچہ انھوں نے قطعاً اسے بائیکاٹ نہیں کر دیا ہے تاہم وہ اُس سے ملنے اور اختلاط بڑھانے سے احتراز کرتے ہیں۔ اس کے لیے مسرت کی صرف اتنی ہی بات تھی کہ ہنرو کا طریق عمل دوسروں سے مختلف تھا۔ اُس نے اپنے تعلقات حسب دستور قائم رکھے تھے اُس نے ٹام سے کہا۔

ہنسر وڈ "ٹام، میں تم سے کہہ چکا کہ تم نہایت بے وقوف ہو اگر تم نے اس راہ کو نہ چھوڑا تو ایک دن نتیجہ یہ ہوگا کہ تم کو لاتیں مار کر نکال دیا جائیگا۔"

"لاتیں مار کر نکال دیا جائیگا" اس فقرے نے ٹام کا دل پاش پاش کر دیا۔ اُس کے تو وہم و خیال میں بھی یہ بات نہ تھی۔

ہنسر وڈ "دیکھو ٹام اب بھی کچھ نہیں گیا ہے تم میں ایک اچھا آدمی بننے کی صلاحیت موجود ہے"

ٹام "میں ایک دقیانوسی خیال کا پادری بننے کے بجائے اسے کہیں زیادہ پسند کرتا ہوں کہ لاتیں مار کر فوج سے نکال دیا جاؤں۔"

ہنر وز:۔ "اور تم کیا مجھے اسی طرح کا ایک آدمی خیال کرتے ہو؟"
ہاں ایک لمحہ کیا ہوا ولی:۔
ٹام:۔ "لیکن ٹام نے جب دیکھا کہ ہنر وز تنہا اُس کے ساتھ دوستانہ تعلقات کا نباہنے والا ہے تو اسے اپنے الفاظ سے افسوس ہوا
ہنروز:۔ "خیر ٹام اب تم میرے ساتھ ایسوسی ایشن ہال چلو"
ٹام:۔ "بجا ہے، اور یہ بھی کہو کہ خرافات کا وعظ سنو"
ہنروز:۔ "میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمھیں وعظ نہیں سننا پڑیگا اگر تم ناپسند کرتے ہو۔ اچھا آؤ"
ٹام:۔ "اگر ایسا ہے تو چلو"
چند منٹ میں دونوں آدمی ایک بڑے ہال میں پہنچ گئے جہاں تقریبًا چھ سات سو سپاہی بجمع تھے۔ انگلستان میں لنکا شائر کی طرح شاید ہی کوئی ایسی جگہ ہو جہاں موسیقی کا اتنا رواج ہو ٹام تو یہ اہتمام دیکھکر مبہوت رہگیا جن ترانوں سے وہ واقف تھا اور بہت پسند کرتا تھا وہ ملبا ہو رہے تھے یہ وہی گیت تھے جن کو اُس نے الیس سٹر کی سیرلی آواز میں سنا تھا۔ لہجہ بالکل لنکا شائر کا تھا جو اسے نہایت مرغوب ہو رہا تھا"
ٹام:۔ "معلوم ہوتا ہے کہ آج کوئی خاص موقع ہے؟"
ہنروز:۔ "نہیں تو ایسے جلسے قریبًا ہر روز ہوا کرتے ہیں اور ضلع میں جتنے ماہرین موسیقی ہیں وہ آیا کرتے ہیں"
ٹام:۔ "کیوں"
ہنروز:۔ "ہم سپاہیوں کا دل بہلانے کے لئے۔ لیکن اب ہمیں یہاں سے سرکنا چاہیئے"
ٹام:۔ "کیوں"
ہنروز:۔ "ایک آدمی وعظ کہنے کے لئے آرہا ہے اور چونکہ تم اس امر پر معترض ہو اس لئے ہم کو اٹھنا چاہیئے"
ٹام:۔ "یہ معلوم کرکے اٹھ کھڑا ہوا لیکن اسے شبہ تھا کہ کیا واقعی وہ وعظ کا سننا ناپسند کرتا ہے"
ہنروز:۔ "علاوہ بریں ابھی میں نے تم کو اس جگہ کی پوری سیر نہیں کرائی ہے اب میں تمھیں ان

کمرون مین سے چلتا ہون جو لکھنے پڑھنے کے لئے مخصوص ہین اور ان مختلف قسم کے کھیلون کا انتظام کیا گیا ہے ان سے بہ قریب ہی فرینچ کلاس ہین اور مین چاہتا ہون کہ تم ان کو بھی دیکھو۔"

آج رات کو ۱۱ بجے جب ٹام اپنی فرودگاہ کو واپس ہوا تو اُس نے اپنے دل مین کہا کہ واقعی مین اب تک سخت نادانی مین مبتلا تھا۔ ایسوسی ایشن کے کمرے تو واقعی گھر کی سی کیفیت رکھتے ہین وہان تو کوئی شخص بھی روپے کا تلاشی نہین ہوتا۔ یہان جانا کسی دوسری جگہ وقت ضایع کرنے سے لاکھ درجہ بہتر ہے۔

جب ٹام بستر پر گیا تو اُس نے اپنے جی مین کہا یہ مذہبی جھگڑے تو ایک نوجوان کے لئے فضول ہین۔ لیکن دیگر حیثیتون سے آج کی شام ایک قیمتی شام تھی۔ مجھے یقین ہے کہ اس طرح مین فرینچ ضرور سیکھ لونگا۔ ہان کیسے

جی سوئیس	مین ہون
واؤس ایٹس	تم ہو
ناوس سامس	ہم ہین
ائی سانت	وہ ہین

اوہ یہ تو بہت آسان ہین۔ مین اسے جلد حاصل کر لون گا۔ اور جب مین فرانس پہنچون گا تو اس کی زبان بہت آسانی سے بول سکون گا۔ وہ انھین خیالات مین تھا کہ ایلک میک نیل نے پکارا۔

ایلک: "ٹام آج تم اب تک کہان رہے۔ مین تمام ہلکب ہاؤس جہان جہان تم سے ملنے کی امید تھی تمھین ڈھونڈھ پھرا لیکن تم کہین نہ ملے۔"

ٹام: "ہان، مین ینگ منس کرسچین ایسوسی ایشن کو گیا تھا۔"

ایلک: "ٹام ایک شخص جو تمھاری طرح عقلی دلائل کے بغیر کسی بات کو ماننا بے وقوفی سمجھتا ہونگا مذہب کی طرف مائل نہ ہوگا۔"

ٹام: "نہین، نہین، مین مذہب کی طرف مائل نہین ہوا ہون۔ بلکہ وہان اور بھی دلچسپیان ہین اور علاوہ برین مین نے فرنچ زبان سیکھنی شروع کی ہے۔"

ایلک: "اچھا مین سمجھ گیا۔ مذہب کی خشکی کو دوسری تفریحون سے رفع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ٹام "نہین، مذہب سے مجھے کوئی سروکار نہین ہین تو گانا سننے کا شائق ہون اور گاتا سنتا ہون اور لکھنے پڑھنے کے کمرون مین گیا ہون"

ایلک "اچھا ذرا تفصیل سے بیان کرو"

ٹام "سنو۔ یہ سنڈے اسکول کی طرح نہین ہے یہان کثرت سے ماہرین موسیقی جمع ہوتے ہین وہ گاتے ہین اور پیانو بجاتے ہین۔ اور اس طرح وہ ہر رات کو سپاہیون کی تفریح طبع کا سامان بہم پہنچاتے ہین۔ کچھ کمرے ایسے ہین جہان جاکر ہم لکھ پڑھ سکتے ہین یا دوسرے دلچسپ کھیلون مین مشغول ہو سکتے ہین۔ ایک عمدہ لائبریری بھی ہے اور اُس سے تم کوئی کتاب لیکر پڑھ سکتے ہو۔ لوگون نے سپاہیون کے لئے عمدہ عمدہ کتابین بھیجی ہین۔ پھر ایک مدرسہ بھی ہے جہان تم فرنچ سیکھ سکتے ہو۔

ایلک "اور وہان کوئی ایسی جگہ بھی ہے جہان وسکی بھی مل سکتی ہو"

ٹام "وسکی وغیرہ وہان کچھ نہین مل سکتی۔ ہان ریفریشمنٹ روم البتہ ہین جہان تم کو چائے اور کافی اور میوہ وغیرہ مل سکتا ہے"

ایلک "اور مفت؟"

ٹام "مفت تو نہین مگر نہایت ارزان۔ جہان تک مجھے معلوم ہے وہان ہر چیز لاگت پر فروخت ہوتی ہے اور اس سے ہر دوکان سے زیادہ ارزان ملتی ہے۔

ایلک "تو کیا اب شام کی تفریح جس کی تمہین عادت ہے تم نے چھوڑ دی۔

ٹام "ہان جب سے مین نے ایسوسی ایشن کو جانا شروع کیا ہے ایسا اتفاق نہین ہوا لیکن ایسوسی ایشن کسی کو ایسی تفریحون سے منع نہین کرتی۔ لیکن سزا پانے کے بعد اب مجھکو حوصلہ نہین کہ ایسے فضول مقامات پر جاؤن"

ایک ہفتہ کے بعد سپاہیون مین بڑا جوش وخروش پیدا ہوا۔ ان کو لنکاشائر [illegible] رہتے ہوئے
چوتھا مہینہ تھا۔ اب احکام موصول ہوئے تھے کہ لایل نارتھ لنکاشائر اور بلجیم ... دب
کی طرف روانہ کیا جائے سپاہیون کو اطلاع ملی تھی کہ وہ "سری" جا رہے ہین ا ... ایک
خوبصورت حصہ مین ان کو ٹھہرایا جائیگا" ٹام نہایت محظوظ تھا اگرچہ اُس نے ... یوسی ایشن

میں بہت سے دوست پیدا کر لئے تھے اور لنکا شائر کے بہت سے باشندوں سے واقف ہو گیا تھا۔ پھر بھی اپنے طریق معاشرت میں تبدیلی کا دل سے خواستگار رہتا تھا۔ وہ جوان تھا اور نئی صحبتوں اور نئے واقعات کا شائق تھا۔ اور یہ حکم روانگی اس کی اس خواہش کے بالکل مطابق تھا اس سے بیان کیا گیا کہ اُس کی بٹالین سردست سری روانہ کی جائیگی اور وہاں پہنچکر حکم ثانی کا انتظار کریگی ممکن ہو کہ اس کو سالسبری کے خطہ میں روانہ کیا جائے۔ لیکن بالکل واضح طور پر طے ہو چکا تھا کہ وہ سری سے براہ راست فرانس یا فلینڈر کو روانہ ہوگی۔

جیسے ہی ٹام کو یہ معلوم حال معلوم ہوا اُس نے رخصت کی درخواست کی اور نوجوان لفٹنٹ کے یہ رپورٹ کرنے پر کہ سزا کے بعد ٹام کا طریق عمل بہت عمدہ رہا ہے اور اُس نے اپنی عادت کو بہت سنبھال لیا ہے اُس کی درخواست منظور ہو گئی۔

وطن پہنچکر اُس نے اپنے ماں باپ کے ساتھ زیادہ وقت بسر نہیں کیا بلکہ جہانتک اُس کے امکان میں تھا اُس نے یہ زمانہ تھارن تھیسل ہی میں بسر کیا۔ اُس نے حال کے چار ہفتوں کی رخصتی تنخواہ بچالی تھی اور اس رقم کا بڑا حصہ ایلین کے ایک تحفہ خرید کرنے میں صرف ہوا۔ بحالت مجموعی ایلین کی آؤ بھگت نے اُسے مطمئن کر دیا۔ اگرچہ اُس نے یہ بات محسوس کی کہ اب وہ اتنی مضطربانہ محبت کرنے والی نہیں رہی ہے۔ جیسے اُس وقت تھی جب اُسے ٹام کی توجہ کو ایلسٹر سے چھین لینا تھا۔ برن نورڈ کی اقامت کا یہ اثر بھی ٹام پر پڑا کہ اُس نے پھر شراب پینی شروع کر دی جس کی ابتدا یوں ہوئی۔

ایلین نے ٹام سے جو شراب کی جگہ جنجر کی ایک بوتل پر قناعت کرنا چاہتا ہے) نہیں ٹام، میں نے کبھی کسی سپاہی کی نسبت نہیں سنا کہ اُس نے ایک بھلے آدمی کی طرح شراب نہ پی ہو"۔

اب ٹام کے لئے دشوار تھا کہ اپنا مذاق اڑنے دے اُس نے مجبور ہو کر ایلین کا کہنا مان لیا اور اپنے دل میں کہا "یہ ایک حسین دوشیزہ ہے اور حسن کا ایک نادر نمونہ۔ نیلم کی طرح اُس کی آنکھیں ہیں اور ماہ جون کے شگفتہ گلاب کی طرح اُس کے رخسار ہیں۔ اس موقع پر اُسے اُن لیڈیوں کی یاد آئی جو لنکا شائر کے ہال میں پیانو پر گانے کو آتی تھیں۔ ایلین کا لباس ہمیشہ قیمتی ہوتا تھا اور اُس کی ٹوپی میں بڑے بڑے پر لگے ہوتے تھے یہ چیزیں اُس کو بہت زیب

دیتی تھیں۔ ایلین کا حسن ایک عاشق کے بدگمانیوں کے صد ہا مواقع رکھتا تھا اور اگرچہ ٹام نے بھولے سے اشارہ بھی نہیں کیا لیکن اپنی عدم موجودگی کے زمانہ میں ایلین کے طریق معاشرت پر ہزار شبہے تھے۔ بڑی تیزی کے ساتھ ٹام کے رخصت کے دن گذر گئے اور وہ اپنی رجمنٹ کو روانہ ہو گیا۔ اس نے الیس سٹر سے ملاقات نہیں کی اور سچ پوچھئے تو وہ اس بات سے خوش تھا کیونکہ ایلین کا جادو اس پر کافی طور سے چل چکا تھا اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ الیس سٹر اس کی ہم رنگ و ہم خیال نہیں ہے۔

ایک ہفتہ کے بعد ٹام کی بٹالین کو جنوب کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا گیا اور بڑے جوش و خروش کے ساتھ سپاہی اس بٹالین میں سوار ہوئے جو ان کو لیجانے والی تھی۔ ٹام کو امید تھی کہ لندن میں کم از کم ایک رات ٹھہرنے کا موقع ملیگا۔ لیکن صرف دو گھنٹہ کی اجازت مل سکی سفر کے اثنا میں ضبط ذرا کم قائم رہ سکا اور ٹام جب واٹر لو جانے والی ٹرین میں سوار ہوا تو اس نے دیکھا کہ اکثر سپاہی نشے میں بری طرح بدمست تھے۔

”یہ کمبخت کیسے بے وقوف ہیں!“

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے مدہوش سپاہیوں کو دیکھکر منہروز نے یہ فقرہ ٹام سے کہا۔ اسی اثنا میں ٹام نے دیکھا کہ بعض سپاہی کثرت مےنوشی کی وجہ سے پلیٹ فارم پر لڑکھڑا رہے تھے اس موقع پر ٹام بالکل خاموش تھا تاہم اسے ان نظاروں سے عبرت حاصل ہو رہی تھی۔

یہ ماہ مئی کے ابتدائی دن تھے اور سرے کی چراگاہیں سرسبز و شاداب ہو رہی تھیں ٹام جو اس سے پہلے کبھی لنکا شائر سے باہر نہیں نکلا تھا ان قدرتی مناظر کی دلآویزیوں سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ یہ مناظر ان پہاڑیوں سے بالکل مختلف تھے جن سے انھیں سابقہ رہتا اور جن کی ڈھلائی سطح پر کبھی کوئی پھول پتہ نہیں اگتا تھا۔ یہاں ہوا صاف اور خوشگوار تھی۔ جس طرف نگاہ اٹھتی تھی معلوم ہوتا تھا کہ قدرت نے بڑی دریا دلی کے ساتھ اپنے خزانوں کے منھ کھول دئے ہیں۔

رفتہ رفتہ ٹرین ایک چھوٹے اسٹیشن پر ٹھہری اور اس کے بعد اس کیمپ کی طرف کوچ شروع ہوا جہاں سپاہیوں کو جانا تھا منہروز اور ٹام قدم بقدم چل رہے تھے۔

ٹام ”میں خیال کرتا ہوں کہ تمہارے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں۔“

ہنسرورز: "ہاں، میں یہاں کی ایک ایک انچ زمین سے واقف ہوں"
ٹام: "میں نے دیکھا تھا کہ جب ٹرین چکاٹو المنگ سے گذر رہی تھی تو تم ایک پہاڑی پر بنی ہوئی عمارت کو بڑی غور سے دیکھ رہے تھے وہ کون سی عمارت تھی؟"
ہنسرورز: "وہ میرا اپنا اسکول تھا۔ دنیا میں سب سے بہتر اسکول"
ٹام: "تم نے اسی میں تعلیم پائی۔ تم اس میں کے برس رہے؟"
ہنسرورز: "پانچ برس"
ٹام: "میرا خیال ہے کہ اگر تم چاہتے تو اب تک افسر بن چکے ہوتے"
ہنسرورز: "ہاں"
ٹام: "یہ تمہارا اعلیٰ درجہ کا ایثار ہے"
ہنسرورز: "نہیں کچھ بھی نہیں۔ ایک نوجوان جو ایسے پر آشوب وقت میں بھی اپنا فرض نہ ادا کرے تو اس کا عدم وجود برابر ہے۔ میں نے اپنے دل میں فیصلہ کیا ہے کہ کمیشن لینے سے پہلے اس بات کا تجربہ کروں گا کہ ایک ادنیٰ سپاہی کی زندگی کیسی ہوتی ہے"
ٹام: "اب تمہیں اس کا تجربہ تو ہو چکا اور میں امید کرتا ہوں کہ تم عنقریب ایک افسر بن جاؤ گے"
ہنسرورز: "ہاں میری وردی کی طیاری کا حکم دیا گیا ہے"
(ٹام چند لمحے کے لئے بالکل خاموش ہو گیا)
ٹام: "میرا خیال ہے کہ تم اب میرے ساتھ دوستانہ تعلقات نہ رکھ سکو گے اور میں تم کو باقاعدہ سلام کرنے پر مجبور ہوں گا"
ہنسرورز: "ہاں ضبط کا قائم رکھنا تو ضروری ہے لیکن دوستی کی حیثیت سے تم مجھ میں کوئی تغیر نہ پاؤ گے"
اب فوج ایک پہاڑی پر چڑھ رہی تھی۔ نہایت گھنے درختوں کے سایہ میں تنگ راستہ مخفی ہو رہا تھا چڑیاں اپنے معمول کے مطابق چہچہا رہی تھیں ماہ مئی کے غنچہ و گل ہر طرف اپنی بہار دکھا رہے تھے۔ درختوں کی ہریالی ایک نظر فریب سماں پیش کر رہی تھی۔ پہاڑیوں کو طے کر کے وہ ایک کھلے ہوئے جنگل میں پہنچے۔ اب یہاں متمدن زندگی خاتمہ پر نظر آ رہی تھی کچھ

کچھ عرصہ کے بعد ایک نو آباد قصبہ نظر آیا۔ یہان کوسون تک چوبی مکانات کا سلسلہ تھا اور ہر طرف آدمیون کی بول چال۔ گھوڑون کی ہنہناہٹ اور گاڑیون کی کھڑکھڑاہٹ سننے مین آتی تھی۔ ان مین سے ہر ایک جھوپڑا (مکان) سو سو فیٹ کے طول مین تھا اور اُس کے آس پاس کھلے ہوئے وسیع میدان مین سبزی لگائی گئی تھی۔ سپاہی جو تمام راستے مین گاتے ہوئے چلے آتے تھے یہان پہنچکر خاموش ہو گئے۔ کیونکہ گزشتہ مناظر سے یہ سان بالکل مختلف تھا صبح وہ ایک دخانی فضا والے حرفتی قصبہ مین تھے اور شام کو ایک ایسی جگہ پہنچے تھے جو تمام تر قدرت کی گلکاریون سے لبریز ہے۔

ٹام :- "میرا تو دل یہ چاہتا ہے کہ مین ہمیشہ یہین رہون"۔

اتنا کہکر ٹام نے ایک پست مکان کی طرف اشارہ کیا جس کے دروازہ پر رنگین حرفون مین کہا تھا "ینگ مَنس کرسچین الیوسی ایشن" اور کہا۔ "یہ تو یہان بھی موجود ہے"

ھنسروڈ :- "ملک مین کوئی ایسا کیمپ نہین ہے جس مین الیوسی ایشن قائم نہ ہو۔

ٹام :- "مگر یہان تو کچھ نہ کچھ روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہوگا۔ آخر ان کے مصارف کون اٹھاتا ہوگا"۔

ھنسروڈ :- "جو لوگ مذہب پرست ہین وہ ان کے لئے چندہ دیتے ہین"۔

دو تین دن تک تو ٹام کو کسی قدر وحشت رہی پھر وہ اپنی نئی معاشرت سے مایوس ہو گیا اُس نے دیکھا کہ اس کیمپ مین تقریباً ۳۰ ہزار آدمی مجتمع تھے جو ملک کے مختلف اطراف سے آئے تھے ان مین کیمبرونبہ۔ دُرہَم۔ ڈیون۔ ویلز۔ ڈیوک آف کارنوال کے لوگ کثرت سے تھے۔ ٹام کو خیال تھا کہ ایک نئی بٹالین کے پہنچنے سے مزید جوش و خروش پیدا ہوگا مگر لوگون کو مطلق احساس نہین ہوا تین دن پہلے ایک بٹالین میدان جنگ روانہ ہو چکی تھی۔ اور اب ٹام کی بٹالین اس کی قائم مقام ہو گئی تھی یہان لنکاشائر کی طرح سپاہیون کے علیحدہ علیحدہ ٹھہرنے کا انتظام نہ تھا بلکہ یہان ہر جھونپڑی مین ساٹھ آدمی ایک ساتھ سوتے تھے۔ ٹام نے جب سونے کا انتظام دیکھا تو اسے بے اختیار ہنسی آ گئی۔ تمام بستر ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے۔ بستر کیا تھا۔ تھیلے مین گھانس بھری ہوئی تھی اور اُس پر ایک دری تھی یہ گھانس کے گدے زمین سے تین چار انچ بلند تھے۔ خلوت یہان ناممکن تھی۔ لیکن ہر چیز صاف ستھری تھی۔ چند روز مین ٹام کو یہ سب چیزین اچھی معلوم ہونے لگین

وسمبار تھا۔ یہ حصہ ملک پر فضا تھا اور ہوا صاف تھی۔ لنکا شائر میں بھی ٹام کی اشتہا بھی اور یہاں آکر اور بھی بڑھ گئی تھی۔ کام سخت تھا اور لنکا شائر سے مشکل تر تھا لیکن وہ باسانی انجام دے لیتا تھا۔ لنکا شائر میں جس قدر سپاہی اس کے جلیس تھے وہ زیادہ کارخانوں یا کہ کی کانوں سے بھرتی کئے گئے تھے اور صرف ایک ہمفری ہی ان میں تعلیم یافتہ تھا۔ لیکن یہاں کثرت سے یونیورسٹی کے تربیت یافتہ اشخاص تھے اور یہ فوج حقیقتاً ایک بڑی آزاد جماعتوں کا مجموعہ تھی۔

ایک بات نے ٹام کو بہت آزردہ کیا اور یہ ہمفری کی جدائی تھی۔ اسے "سری" میں آئے ہوئے چند روز ہی گذرے تھے کہ وہ ایک دوسرے کیمپ کو منتقل کر دیا گیا جو اس جگہ سے چار میل کے فاصلہ پر تھا۔ اس نے نئے دوست پیدا کر لئے اور بحالت مجموعی اپنی جگہ پر خوش تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ لوگ جن کا چال چلن لنکا شائر میں ایک حد تک قابل تعریف کہا جا سکتا تھا یہاں آکر بے نوش بن گئے تھے۔ یہاں کئی کئی میل کے فاصلوں پر چند پبلک ہاوس تھے مگر چونکہ قواعد بہت سخت تھے اس لئے مے نوشی بہت دشوار تھی۔

سری کیمپ میں آئے ہوئے ٹام کو دوسرا دن تھا کہ وہ ایک پیام لئے ہوئے ایک افسر کے پاس جا رہا تھا کہ یکایک وہ ایک شخص کو دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔ اور اس نے پکار کر کہا "ارے تم ہو" اس کا جواب ملا "میں تم کیا چاہتے ہو؟"

اب ٹام نے غور کیا کہ جس سے وہ ہمکلام ہے وہ ایک لفٹنٹ کی وردی پہنے ہوئے ہے اس نے فوراً ضابطہ کے مطابق سلام کیا اور کہا "معاف کیجئے جناب، آپ ہیں؟"

"اوہو، تم ہو ٹام، اچھا تم فوج میں بھرتی ہو گئے؟ اچھا ہوا۔ خیر اب مجھ سے پھر کسی وقت ملنا"

ٹام: "جی ہاں مسٹر واٹرمین، امید ہے کہ آپ کا مزاج بخیریت رہا ہوگا؟"

واٹرمین: "میں بالکل بخیریت ہوں" "اچھا شب بخیر"۔

یہ کہکر افسر چلا گیا۔ اور ٹام نے اپنے دل میں کہا خدا کی شان مجھے یہاں واٹرمین سے ملنے کی کوئی توقع نہ تھی۔ لیکن اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔

چوتھا باب

ابھی ٹام سری کے تربیتی کیمپ ہی مین تھا کہ اس کو اپنے ایک پرانے ہم وطن دوست سے جو ایک نامہ نگار اور سیاح کی حیثیت سے پھرتا ہوا یہاں آنکلا تھا ملاقات کا اتفاق ہوا۔ اس نام برناڈ تھا اور یہ ٹام کے تمام حالات سے بخوبی واقف تھا۔

ٹام نے جب سے سزا پائی تھی اُس کا قلب ماہیت ہو گیا تھا اور اس کی زندگی مین شدید انقلاب واقع ہوا۔ اگرچہ سری کیمپ مین کام زیادہ سخت تھا۔ ضبط اور قواعد کی پابندی نہایت دشوار اور رفرانس بہت زیادہ لیکن وہ بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ ان تمام مشکلات پر غالب آگیا چنانچہ برنارڈ سے اُس نے کہا" یہ بڑی دلچسپ چیز ہے"

برنارڈ "کیا۔"

ٹام۔ "فوجی قواعد"

برنارڈ "تم دلچسپ بتاتے ہو اور مین نے سنا ہے کہ وہ نہایت دقت طلب ہے اور رنگروٹون کو اُس کے سیکھنے مین بڑی دشواریان پیش آتی ہین۔"

ٹام "(مسکراکر) ہان یہ سچ بھی ہے۔ چنانچہ کل میرے پاس ایک نوجوان آیا اس کی آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے تھے مین نے اُس سے رونے کا سبب پوچھا تو اُس نے کہا کہ قواعد مجھکو نہین آسکتی۔ مین نے کہا کہ کوشش کرو اور حافظہ پر زور دو کسی نہ کسی طرح آہی جائیگی اُس نے کہا کہ بہت کوشش کر دیکھی لیکن نہ آنا تھی نہ آئی اور نہ آئیگی۔ اسے یاد رکھنے کے لئے شیکسپیئر کا دماغ چاہیئے۔ میرے دماغ کو کسی طرح اُس سے مناسبت نہین پیدا ہوتی اب مین اس امر کے متعلق کرنیل کو چٹھی لکھونگا"

برنارڈ "بیچارہ کی حالت کیسی قابل رحم ہے۔"

ٹام "مین سچ کہتا ہون کہ نہایت آسان ہے لیکن بعض سپاہی ایسے کند ذہن ہین کہ کسی

طرح ان کو نہین آتی۔ اور پریشان ہوتے ہین۔

برنارڈ۔" کہو ٹام، تم نے ینگ منس الیسوسی ایشن کو اپنے لئے کچھ مفید پایا

ٹام۔" نہایت مفید۔ اور مجھے افسوس ہے کہ مین اب تک کیون حماقت مین مبتلا رہا۔ یہان بھی الیسوسی ایشن قابل تعریف خدمات انجام دے رہی ہے روزانہ رات کو تفریح کا سامان کیا جاتا ہے۔ متعدد کمرون مین اخبارات فراہم کئے گئے ہین اور لکھنے پڑھنے کا سامان کیا گیا ہے اور ایک کتب خانہ بھی جس مین اچھی اور مفید کتابین فراہم کی گئی ہین

برنارڈ۔" اور کہو اب تمہاری فرنچ کا کیا حال ہے۔

ٹام نے برنارڈ کو اپنی لکھی ہوئی رپورٹ دکھائی جسے اُس نے بہت پسند کیا۔ ٹام نے ظاہر کیا کہ مین نے شدید محنت کے ساتھ اتنی مشق بہم پہنچائی ہے۔ لیکن فرنچ بولنے والون کا لہجہ اتنا مشکل ہے کہ ان کی گفتگو میری سمجھ مین نہین آتی جب وہ کوئی جملہ کہتے ہین تو مین اس کے ابتدائی الفاظ سمجھ نہین پاتا ہون کہ پورا جملہ ختم ہوجاتا ہے۔ تاہم مین کوشش کررہا ہون اور مجھے امید ہے کہ جلد کامیابی حاصل ہوجائے گی۔ کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ ایک فرانسیسی نوجوان انگریزی سیکھے اور ایک انگریز فرانسیسی نہ سیکھ سکے ہان برنارڈ تم نے الیسوسی ایشن کی عمارت دیکھی یہان چھ جھونپڑیان اس مقصد کے لئے مخصوص ہین اور ہر جھونپڑی اتنی وسیع ہے کہ اس مین ایک ہزار سپاہی آسکتے ہین۔ چنانچہ روزانہ شب کو بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ ایک خاص بات یہ ہے کہ ان لوگون کا باہمی برتاؤ نہایت دوستانہ ہے۔"

برنارڈ۔" اور ٹام، تم نماز وغیرہ مین بھی شریک ہوتے ہو؟"

ٹام۔" ہان دو تین بار اس کا بھی اتفاق ہوا۔ لیکن مجھے مذہبی معاملات سے چندان تعلق نہین ہے اور تقریباً یہی خیالات دوسرون کے بھی ہین اگر تم ایک سارجنٹ میجر سے لیکر ایک نئے رنگروٹ سے سوال کروگے تو تم کو یہی جواب ملے گا۔"

اس موقع پر یہ بتا دینا نہایت ضروری ہے کہ ایلک میک فیل نے ٹام کی تقلید نہین کی ایلک نے ایک پبلک ہاؤس کا پتہ لگا لیا تھا جو رستہ مین واقع تھا اور کیمپ سے ایک میل کے فاصلہ پر تھا چنانچہ وہ اور اُس کے رفقا اس پبلک ہاؤس مین اپنے وقت کا بیشتر حصہ رائیگان

کرتے تھے۔

تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد ٹام نے برنارڈ سے بھرپور فخر کے ساتھ کہا " میں ایک مذہبی آدمی نہیں ہوں۔ لیکن ینگ مینس کرسچین ایسوسی ایشن نے مجھے یقین دلا دیا کہ میں اب تک شدید حماقت میں مبتلا تھا۔ ایسوسی ایشن نے مجھے یہ بھی بتا دیا کہ ایک سپاہی ایک اعلیٰ درجہ کا جنٹلمین ہوتا تھا۔ فوج میں ہمارا آنا بالکل فضول طریقہ سے نہیں ہوا بلکہ ہم اپنے بادشاہ کی دعوت پر آئے ہیں اور اپنے ملک کے لئے اپنے فرائض متعلقہ انجام دینا چاہتے ہیں۔ ہمارا مدعا ایک شاندار اور اہم کام ہے اور اس کو انجام دینا ہر طرح ہمارا فرض ہے۔

اس اثنا میں ٹام ایلین کو برابر خطوط لکھتا رہا لیکن وہ یہ بات محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا کہ ایلین کی طرف سے جوابات کا آنا رفتہ رفتہ بہت کم ہو گیا تھا۔ اور اگر کوئی خط آتا بھی تھا تو وہ جذبات محبت سے ایک بڑی حد تک خالی ہوتا تھا۔

سری کیمپ میں ٹام کو رہتے ہوئے دو ماہ کا عرصہ گذرا تھا کہ اسے اپنی ماں کا ایک خط موصول ہوا جس میں لکھا تھا کہ ایلین بلا ناغہ روزانہ جم ڈکس کے ساتھ ہوا خوری کو نکلتی ہے ٹام کی ماں کے خط کا مضمون حسب ذیل تھا۔

ڈیر ٹام،

ایلین کے ساتھ تمہارے تعلقات بالکل بے وقوفی پر مبنی تھے۔ میں نے ہزار بار کہا کہ ایلیس سٹر تمہارے لئے نہایت موزوں ہے لیکن تم نے اس کی پروا نہ کی۔ دیکھو بھاؤ تاؤ ختم کرنے سے پہلے اسٹاک پر نظر ڈال لینا نہایت ضروری ہے۔ میں ایلین کے باپ کے متعلق تو کچھ نہیں کہہ سکتی کیونکہ میں اس سے واقف نہیں ہوں لیکن میں نے اس کی ماں کو دیکھا ہے اور اس قدر کافی ہے ایلین ٹھیک اسی حالت میں ہے جس حالت میں کبھی اس کی ماں تھی۔ ایلین کی طبیعت نہایت متلون اور غیر مستقل ہے وہ ایک ہفتہ ایک نوجوان سے مخاطب ہوتی ہے اور دوسرے ہفتے دوسرے سے۔ جب سے تم برن فورڈ سے گئے ہو وہ کم از کم سات نوجوانوں سے الجھ چکی ہے لیکن اب وہ جم ڈکس کی طرف متوجہ ہوئی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کچھ روپیہ بھی خرچ کر سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر تم تحقیق کرنا چاہو گے تو وہ تم سے کہدیگی کہ میں تو جم ڈکس سے

صرف مذاق کر رہی ہوں۔ ایسی حالت میں اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو اسے کب کا چھوڑ چکی ہوتی لڑکیوں کی کچھ کمی نہیں ہے اور ایلین کے علاوہ تم کو اور بھی اچھی سے اچھی لڑکی مل سکتی ہے۔ امید ہے کہ تم عنقریب فرانس جاؤ گے اور جرمنوں سے جنگ کرو گے۔ اور یہ بھی امید ہے کہ تم ان کی نظر میں نہایت جفاکش اور بہادر ثابت ہو گے۔ بڑی بامردی سے ان کا مقابلہ کرو اور میں کہے دیتی ہوں کہ ان پر کبھی ترس نہ کھانا۔

تمہاری پیاری ماں
مسز مارتھا پولارڈ

مکرر یہ کہ ایلین سے بالکل قطع تعلق کر لو۔ وہ تمہارے قابل نہیں ہے۔ ہاں اور اگر جرمنی کا بادشاہ بھی تمہارے روبرو آجائے۔ تو دیکھو نرمی کا برتاؤ نہ کرنا۔"

ٹام جب دوسری مرتبہ اپنی ماں کا خط پڑھ چکا تو تھوڑی دیر تک اس پر خاموشی طاری رہی۔ پھر اس نے اپنے دل سے کہا " لو یہ کہو۔ وہ جم ڈکسن کے ساتھ ہوا خوری کو جاتی ہے۔ بہت بہتر، دل ما شاد چشم ما روشن، افسوس اس کی محبت بالکل نقش بر آب تھی۔ دوسرے منٹ میں ٹام کیمپ میں سیٹی بجاتا ہوا جا رہا تھا۔ اس نے پھر اپنے دل سے باتیں شروع۔ " افسوس میں نے بھی کیا بے وقوفی کی۔ آلیس مسٹر جیسی لڑکی کو ایلین کے لئے چھوڑ دیا۔ اگر یہ سچ ہے کہ ایلین نے اس نوجوان کے ساتھ اختلاط پیدا کر لیا ہے۔ تو میرا فرض ہے کہ میں اس کی گردن توڑ دوں " میں یقیناً ایسا ہی کرونگا۔

تقریباً تین ماہ کے بعد ٹام ایک دوسرے کیمپ میں بھیجا گیا۔ جو جنوبی ساحل سے ایک حد تک قریب تھا۔ اس وقت اس کے دل میں یہ خیالات گزر رہے تھے کہ سمندر کو عبور کرنے کا زمانہ کچھ دور نہیں۔ اور وہ وقت قریب ہے جب اس کو اصلی معنوں میں یہ معلوم ہوگا کہ درحقیقت سپہ گری کیا شے ہے۔ ایک لحاظ سے وہ اس خیال سے خوش تھا۔ کیونکہ دوسرے نوجوانوں کی طرح اس کو بھی سیر و سفر اور متغیر حالات ... ہوتی تھی۔ اگرچہ جب وہ اخبارات میں اتلاف نفوس کی طولانی فہرست پڑھتا تھا۔ اور ... جنگ کے افسانے اس کو معلوم ہوتے تھے۔ جو صحیح و تندرست حالت میں میدان جنگ ...

لیکن پھر کبھی ان کو واپسی نصیب نہیں ہوئی ۔ یا بعض اشخاص کے حالات سے اس کو واقفیت ہوتی جن کی زندگی زخموں نے ہمیشہ کے لئے بیکار کر دی تو وہ اپنے دل میں دوسری طرح کے جذبات محسوس کرتا تھا ۔ یہ بات نہیں تھی کہ وہ خوفزدہ تھا ۔ بلکہ اسکے دل میں کسی غیر معلوم بات کا خطرہ گزرتا تھا ۔ اور وہ اپنے دل میں کہتا تھا ۔ کہ خدا یا موت کیونکر آتی ہے ؟

وہ انہی خیالات میں تھا کہ ایلیک سے ملاقات ہوئی ۔

ایلیک :۔ میں نے سنا ہے کہ اب ہم جلد یہاں سے روانہ ہونے والے ہیں ؟

ٹام :۔ کہہ نہیں سکتا "

ایلیک :۔ نہیں نہیں اب روانگی یقینی ہے ۔ بہر حال میں خوش ہوں ۔ اس طریق معاشرت سے میں تو بالکل اکتا گیا ہوں "

ٹام :۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں "

ایلیک :۔ اس سے کیا مطلب ہے "

ٹام :۔ میں نے یہ خیال کیا کہ تم چونکہ ایک تیز فہم اور ہوش مند آدمی ہو ۔ تم نے اچھی طرح اندازہ کر لیا ہوگا ۔ کہ چند روز پہلے میں کیسی حماقت میں مبتلا تھا ۔ مگر افسوس کہ تم نے اس سے کچھ عبرت نہیں حاصل کی ۔ اور تم اب تک مے نوشی میں مبتلا ہو ۔ اگر تم ان عادات بد کا شکار نہ ہوتے تو تم جیسے تعلیم یافتہ اور روشن دماغ شخص کو تو اب تک سارجنٹ میجر ہو جانا چاہیئے تھا ۔ خفا نہ ہونا میں یہ باتیں دلی دردمندی کے ساتھ کہہ رہا ہوں "

پہلے تو چند منٹ تک ایلیک نے ٹام کو خشمگیں نگاہوں سے دیکھا لیکن پھر وہ اپنے غصہ پر قابو پا کے کہنے لگا ۔

ایلیک :۔ ٹام ، تم سچ کہتے ہو "

ٹام :۔ اس سے کیا مطلب ہے "

ایلیک :۔ تم میری برائیوں سے اس قدر آگاہ نہیں ہو جس قدر میں خود واقف ہوں ۔ میں ایک اچھا خاندان بھی رکھتا ہوں ۔ اور ایک خدا پرست والدہ ۔ میرا باپ بھی ایک بڑ پرہیزگار تھا ۔ یہ سب کچھ ہے ۔ مگر افسوس کہ دسکی مجھ پر قابض ہو گئی ہے ۔ اور

علاوہ بریں . . . . . .

ٹام :- اور علاوہ بریں کیا ؟"

ایلک :- ٹام، بات یہ ہے کہ میں کوئی ہیرو تو ہوں نہیں کہ موت کا مجھ کو خوف نہ ہو میں بزدل نہیں ہوں، تاہم موت کا سامنا کرنا آسان نہیں ہے۔ مگر جب وسکی کا ایک گھونٹ پی لیتا ہوں تو تمام خطرات دور ہو جاتے ہیں۔ اور میرا دل نہایت جری ہو جاتا ہے۔"

ٹام :- کہیں مصنوعی ہمت سے بھی کام چلتا ہے۔ یہ ہمت بھی اسی وقت تک باقی رہ سکتی ہے۔ جب تک وسکی کے ایک گھونٹ کا اثر باقی ہے۔"

ایلک :- ٹام، تمہیں کیا خبر ہے۔ جب میں سمندر پار جانے کا خیال میرے دل میں آتا ہے جب دمدموں کا تصور بندھتا ہے۔ اور جب شل کے گولوں کو اپنے پاس گرتے ہوئے یاد کرتا ہوں۔ جب میں سوچتا ہوں کہ لوگ میرے ارد گرد دم توڑ رہے ہونگے۔ تو کانپ اٹھتا ہوں۔ لیکن چونکہ میں وسکی کا خوگر ہوں۔ اس لئے ان باتوں کی چنداں پروا نہیں کرتا۔ میں اپنی حالت پر پشیمان ہوں اور مجھے پشیمان ہونا چاہئے۔ یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ مصنوعی ہمت ہے۔ ٹام، اس میں شک نہیں کہ تم مجھ سے زیادہ عقلمند ہو۔ تم نے یہ بہت اچھا کیا کہ تم ایک مذہبی آدمی بن گئے۔"

ٹام :- نہیں ہرگز نہیں، ایلک، میں ایک مذہبی آدمی نہیں ہوں۔ اور نہ میں نے براہ راست مذہب سے تعلق پیدا کیا۔"

ایلک :- ایسا نہیں ہے۔"

ٹام :- اس سے کیا مطلب ہے۔"

ایلک :- میں کہتا ہوں کہ ایک آدمی کو مذہب کی ضرورت ہے۔ میں اپنی زندگی کے واقعات پر اچھی طرح غور کرتا رہا ہوں۔ افسوس جب میں نے مذہب سے بے پروائی اختیار کی۔ اور کرنیل انجیرسل کے معتقدات پر ایمان لایا اور یہی میری انتہائی بے وقوفی تھی۔ صرف "دو ہی چیزیں دنیا میں ہیں، جو انسان میں ہمت پیدا کر سکتی ہیں۔ مذہب یا وسکی۔"

ٹام :- اچھا تو تم خیال کرتے ہو کہ موت کے بعد بھی کوئی چیز پیش آنے والی ہے۔"

ایلک "۔ ہاں مجھے تو اس کا یقین ہے۔ اور اسی لحاظ سے تمہارے گرجا جانے کو میں حق بجانب سمجھتا ہوں۔ اور میں اس بات کو تمہاری نادانی پر مبنی سمجھتا ہوں۔ کہ تم ایک مذہبی آدمی نہیں بننا چاہتے۔ اگرچہ میں اسکی کا شائق ہوں۔ تاہم میں یہ جانتا ہوں کہ مذہب ایک ضروری چیز ہے۔ اور اگر مجھ میں طاقت ہوتی تو میں اسکی کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہتا۔"

دوسرے کیمپ میں بڑا جوش و خروش تھا۔ لوگوں کو بخبۃ اطلاع موصول ہوگئی تھی کہ وہ دو دن کے عرصہ میں براہ راست میدان جنگ بھیج دیئے جائینگے۔ یہ تو ان کو نہیں بتایا گیا تھا۔ کہ وہ کہاں بھیجے جائینگے۔ لیکن یہ یقینی تھا کہ دو جگہوں میں سے ایک جگہ ان کا جانا ضروری ہے۔ یعنی فرانس یا بلجیئم۔ پہلے پہل تو اس اطلاع پر بہت کچھ اظہار شادمانی کیا گیا لوگ نعرہ ہائے مسرت بلند کرتے تھے۔ اور بڑے عزم و جوانمردی کے ساتھ بیان کرتے تھے کہ جب وہ جرمنوں کے ساتھ رو در رو مقابلہ کرینگے۔ تو کسی طرح اپنا فرض ادا کرینگے لیکن کچھ عرصہ کے بعد تمام کیمپ میں عام طور پر خاموشی چھا گئی۔ اور لوگ اپنی اپنی جگہ معاملات کے غور و خوض میں مستغرق ہوگئے۔ بعض تو پہلے سے زیادہ پبلک ہاؤسوں اور تفریحی مقامات میں آنے جانے لگے۔ بعض لوگ کسی دوست کو ساتھ لئے ہوئے یا تنہا چہل قدمی کرتے ہوئے نظر آنے لگے۔

ٹام کو اپنی فرودگاہ سے نکلنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ اور یہیں بیٹھے بیٹھے وہ لوگوں کی جوانمردی کا تذکرہ کرتا رہا۔ اور اس لئے اسے صحیح طور پر ان خیالات کا اندازہ نہ ہوسکا۔ جو کیمپ میں ہر طرف پھیل رہے تھے۔ جب جہاز پر سوار ہونے کا حکم پہنچا تو جذبات کا اندازہ مشکل تھا۔ اور لوگوں میں اکثر موت کے چرچے ہو رہے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ ہر شخص کو اپنی جان پیاری تھی۔ اور ہر شخص اس بات کا آرزومند تھا۔ کہ اپنے کسی محبوب ترین دوست سے ملاقات کرے۔ انگریزوں کا یہ طریقہ ہے کہ وہ لاف زنی نہیں کرتے۔ جو کچھ ان کو کرنا ہوتا ہے۔ نہایت خاموشی کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور اس کے متعلق ایک لفظ بھی زبان پر نہیں لاتے۔

رات کو اس سے پہلے کہ فوج میدان جنگ کے لئے جہاز پر سوار ہو نیک سنس گرجا میں

ایسوسی ایشن کا شاندار جلسہ جھونپڑوں میں منعقد ہوا۔ اور ایک فیل بھی اس جلسہ میں شریک ہوا۔
اس موقع پر آٹھ سو سے ایک ہزار تک سپاہی شریک ہوئے تھے۔ اگرچہ طمانیت قلب کے
وعظ ہو رہے تھے لیکن ہر شخص کو معلوم ہو رہا تھا کہ وہ ایک ایسی فضا میں استنشاق کر رہا
ہے جو بالکل نئی اور غیر معمولی ہے۔ نوجوانوں کی نگاہوں سے اجنبیت ٹپک رہی تھی چہرہ
کا اڑا ہوا رنگ دلوں کی افسانہ گوئی کر رہا تھا۔ ان کی ایسی حالت ابتدا سے اب تک کبھی دیکھنے
میں نہیں آئی۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ ان) کو اس سے پہلے کبھی میدان جنگ میں شرکت کا
موقع نہیں ہوا تھا۔ وہ ایک غیر معلوم جگہ اور ایک غیر معلوم حالت میں جا رہے تھے۔ ان
کو اس بات کا شبہہ تھا کہ ان کی ایک بڑی تعداد اب دوبارہ واپس نہ آئیگی۔ ہر شخص یہی
چاہتا تھا کہ جس طرح بنے بچ کر نکل چلو۔ لیکن واقعات ان کی اس خواہش کی مخالفت کر رہے
تھے۔ تاہم وہ قدیم آسمانی کتاب کی تلاوت سے مسرور ہو رہے تھے۔ قدیم گیتوں
کو غور سے سن رہے تھے۔ اور ایک ساتھ مل کر گانے کے ترانوں میں خوشی سے شرکت
کر رہے تھے۔ اور اپنے کسی انداز سے بزدلی کا اظہار نہیں ہونے دیتے تھے۔

آج کی رات ایک خاص مقرر گرجا میں آیا تھا۔ وہ ایک عرصہ سے سپاہیوں کو پند
و وعظ کرنے کی خدمت انجام دے رہا تھا۔ اب وہ اس کیمپ میں آیا تھا۔ تاکہ سپاہیوں
کے میدان جنگ جانے سے پہلے ان کو اپنی نصیحت سے بہرہ اندوز کرے۔ بیان کیا جاتا
ہے کہ چند ماہ پہلے وہ اپنے وعظ میں ظریفانہ حکایات نقل کرنے کا بہت شائق تھا اور ایسی
باتیں کرتا تھا کہ سپاہی بے اختیار ہنس پڑتے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ ظرافت اس کی
فطرت میں تھی۔ اور بعض اوقات تو اس کی تقریر سن کر ہنستے ہنستے سپاہیوں کے پیٹ میں
بل پڑ جاتے تھے۔

اس مقرر نے اپنی تقریر میں کہا

نوجوانو! تم نے بڑی بہادری کا کام کیا لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم اس بات پر ثناء
وصفت کے مستحق ہو۔ کیونکہ ایسے نازک وقت میں ایک صحیح الاعضا نوجوان اگر فوج میں
شامل نہ ہوں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنے فرض سے دیدہ دانستہ تساہل کر رہا ہے

اگر تم نے یہ سب کچھ نہ کیا ہوتا جو تم نے کیا ہے تو مجھے تمہاری وجہ سے کس قدر پشیمان ہونا پڑتا۔ تم سب یکساں بہادر رہو۔ تم نے فرض کی قربان گاہ پر اپنی جانیں اور قیمتی جانیں چڑھا دی ہیں۔ میں اس وقت تمہارے روبرو ان باتوں کا تذکرہ نہیں کرنا چاہتا۔ جو تم کو کرنا ہے یا تم کو برداشت کرنا ہے۔ کیونکہ یہ سب باتیں تم کو عنقریب معلوم ہو جائینگی۔ بالکل ممکن ہے کہ تم میں سے بعض کو موت پکار رہی ہو۔ لیکن اس وقت میں تم کو ڈرانا نہیں چاہتا لیکن واقعات کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ مرنا ایک خوفناک بات ہے تم سب جانتے ہو کہ جس طرح تم جسم رکھتے ہو اسی طرح روح بھی رکھتے ہو۔ اس مسئلہ کو دلیلوں سے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں۔ یقیناً ضرورت نہیں۔ کیونکہ تم واقف ہو۔ مجھے اسی طرح یہ ثابت کرنے کی بھی ضرورت نہیں کہ خدا ہے کیونکہ تم اس کو جانتے ہو۔ تم اس کو محسوس کرتے ہو۔ میدان جنگ میں کوئی دوسری خدا پرستی نہیں ہوتی۔ تم سے بعض نے خدا کے بغیر خدا کے زندگی بسر کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن میں اے نوجوانو، تم کو بتانا چاہتا ہوں کہ خدا نہ رکھنے کی صورت میں مرنا بڑا خوفناک کام ہے۔ تم یسوع مسیح سے اچھی طرح واقف ہو جو دنیا میں آکر اس لئے سولی پر چڑھا کہ ہم خدا کی ہستی کو پہچانیں تم اس کی زندگی پر غور کرو جس میں رنج و اندوہ سے مسرور ہونے کی صدہا مثالیں موجود ہیں، نوجوانو، تم کو خدا کی ضرورت اور اس وقت خاص طور پر ضرورت ہے۔ تم ایک غیر معلوم جگہ جا رہے پر سوار ہو کر جا رہے ہو۔ تم کو ایک کپتان۔ ایک رہنما۔ اور ایک پیشوا کی ضرورت ہے۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ وہ کون ہے۔

اس جگہ مقرر کی پوری تقریر نقل کرنے کی ضرورت نہیں لیکن یہ بتا دینا ضروری ہے کہ یہ ایک شخص ہے۔ جو ہزاروں کو دم توڑتے ہوئے دیکھ چکا ہے۔ اور اس نے زندگی کی مختلف حقیقتوں کا مقابلہ کیا ہے۔ اور اس کی زبان میں ایسی طاقت ہے کہ اپنے جذبات سامعین کے دل میں بھر دیتا ہے۔ جب رات کا یہ جلسہ ختم ہو چکا۔ تو ٹام اور ایک کو پھر یکجائی ہوئی۔

ٹام: "وہ نوجوان بڑا پر جوش تھا۔"

ایلک "ہاں وہ چیزدل کی تہہ کو خوب پہنچتا تھا۔ اچھا اب ٹام، ذرا میرے ساتھ چلو میں چند گھونٹ شراب کے پینا چاہتا ہوں"

ٹام "ہرگز نہیں، اگرچہ میں شراب کی حقیقت سے واقف ہوں۔ لیکن آج شب کو تو میں ہرگز شراب نہیں پینا چاہتا۔

اس کے بعد ایلک شراب خانہ کی طرف اور ٹام باوجود یہ جاننے کے کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ ایلک کے ساتھ ہولیا۔ جب وہ شراب خانہ میں داخل ہوئے، تو انہوں نے دیکھا کہ بہت سے آدمی کھڑے ہوئے شراب پی رہے ہیں، لیکن اسی اثنا میں انہوں نے ایک شخص کو ذیل کے الفاظ کہتے ہوئے سنا۔

"ہاں، وہ نوجوان راستی پر تھا۔ اس میں شک نہیں کہ میں بے وقوفی کر رہا ہوں میں پھر شراب پینے کے لئے آیا ہوں۔ خدایا، میری ماں کو جب معلوم ہوگا۔ تو وہ کیا کہے گی"

ایک نوجوان جس کا چہرہ زرد اور افسردہ تھا۔ ایک طرف کھڑا ہوا تھا اس کے ہاتھ میں شراب کا گلاس تھا۔ جیسے وہ اپنے لبوں تک لے جانا چاہتا تھا۔ اس نے پھر کہا۔

"افسوس میری ماں کیا کہے گی، میں شراب پی رہا ہوں، اور وہ میرے لئے دعائیں مانگ رہی ہوگی"

اتنا کہنے کے بعد نوجوان پر ایک حالت طاری ہوئی۔ اور اس نے گلاس پھینک دیا۔ اور شراب خانہ سے چلا گیا۔

ایلک۔ ٹام، وہ بالکل راستی پر ہے۔ میں نے برسوں سے عبادت نہیں کی ہے لیکن آج رات کو میں ضرور عبادت کروں گا۔ مجھے اب زندگی کے علاوہ دوسری زندگی بسر کرنے کی ضرورت ہے، مذہب میری گھٹی میں پڑا ہے۔ آج شب کو میں اپنا دل خدا کی نذر کرتا ہوں۔ اور یقیناً"

ٹام اور ایلک اس کے بعد شراب خانہ سے روانہ ہو گئے۔

۲۹۹۱

ایلیک " تو میں اپنا دل آج خدا کی نظر کرتا ہوں ۔ اور ٹام، میں اپنی ماں کو بھی اس تغیر حالت کی اطلاع دیتا ہوں ۔ وسکی سے زیادہ طاقتور کوئی چیز اس وقت میری زندگی پر تسلط رکھتی ہے "

جب ٹام، اپنی خوابگاہ میں گیا۔ تو اس کے دل کی عجیب حالت تھی ۔ اس نے اپنے دل سے کہا " میں تو ایک مذہبی آدمی نہیں بننا چاہتا ۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گا ۔ کہ ایلیک حق بجانب ہے "

دوسری صبح کو سپاہ فالکسٹن میں تھی ۔ جہاں ایک بڑا فوجی جہاز بندرگاہ پر ان کا انتظار کر رہا تھا ۔ دوپہر سے پہلے پہلے جہاز سپاہیوں سے بھر گیا ۔ ٹام کو ذرا بھی اس کا اندازہ نہ تھا کہ جہاز میں کس تعداد میں سپاہ موجود تھی ۔ لیکن اس قدر دیکھ رہا تھا کہ جہاز کا ہر حصہ سپاہیوں سے بھرا ہوا تھا جرنیل کرنیل میجر، غیر کمیشنڈ افسر اور عام سپاہی یکجا نظر آ رہے تھے ۔ اس وقت افسروں اور ماتحتوں کی پوزیشن میں کوئی فرق نہ تھا ۔ یہ سب میدان جنگ جا رہے تھے ۔ اور اگر قومی عزت و حرمت کو ضرورت ہو تو مرنے کے لئے تیار تھے ۔ اور دنیا کی آزادی کے حصول پر جان نثار کرنے کو آمادہ تھے ۔

جہاز پر سویلینوں کی تعداد مشکل سے بیس پچیس کے قریب ہو گی ۔ نرسیں بھی تھیں جو صلیب احمر کے تمغے لگائے ہوئے تھیں ۔ اور صدہا مذہبی کارکن بھی تھے ۔ جن کی آنکھوں سے نئی قسم کے جذبات ٹپک رہے تھے ۔ بعض گورنمنٹ کے فرستادہ اشخاص بھی تھے ۔ جو کسی خاص مقصد کے لئے سفر کر رہے تھے ۔ لیکن یہ سب کے سب جنگ عظیم سے دلچسپی لے رہے تھے ۔ جس نے دنیا کو تہہ و بالا کر ڈالا ہے ۔

تقریباً ایک میل یا اس سے کچھ زیادہ فاصلہ پر ایک عظیم الشان مہیب تباہ کن جہاز فخر و مباہات کے ساتھ اپنی مشینری سے موجوں کو چاک کر رہا تھا ۔ یہ فوجی جہاز کی حفاظت پر مامور تھا ۔ کیونکہ جن راستوں سے فوجی جہاز کو منزل مقصود تک پہنچنا تھا وہ دشمن کی آبدوزوں سے مخدوش ہو رہے تھے ۔

ایک سپاہی نے کہا " ہم کہاں جا رہے ہیں ؟ "

ٹام نے جواب دیا " ہم کو خبر نہیں "

ہم تو صرف اس قدر جانتے ہیں کہ ہم اپنا فرض ادا کرنے جا رہے ہیں ! "

ان لوگوں نے پوری رات فوجی ٹرین میں بسر کی جو اول سے آخر تک لبریز تھی۔ ان کو یہ بات مطلقاً معلوم نہ تھی کہ وہ کہاں جا رہے ہیں اور ان کو اس کے معلوم کرنے کی پروا بھی نہ تھی۔ جب صبح کی روشنی فضا میں پھیلی تو ٹام کو ایک غیر دلچسپ قطعۂ ملک نظر پڑا۔ اس کی نگاہ میں ہر چیز اجنبی تھی۔ اور جو کچھ وہ دیکھتا تھا سری کے مناظر سے مختلف پاتا تھا۔

رفتہ رفتہ ٹرین نے اپنی منزل ختم کی اور مسافروں کو اترنے کا حکم دیا گیا۔

اس وقت بالکل سویرا تھا۔ پہلے فوج نے ناشتہ کیا۔ اور اس کے بعد مارچ کے لئے آمادہ ہوئی۔ ٹام کو ملک کے متعلق جس میں وہ مارچ کر رہا تھا اطلاعات بہم پہنچانے کا بہت کم موقع ملا۔ اس کو صرف اس قدر معلوم ہو سکا کہ وہ ایک سیدھی سڑک پر چلا جا رہا ہے۔ جس کے وسط میں کھرنجہ بنا ہوا تھا۔ جوں جوں دن بڑھتا گیا آفتاب کی تمازت میں ترقی ہوتی گئی۔ لیکن سپاہی اپنی زبان سے کوئی حرف شکایت نکالے بغیر قدم بڑھائے چلے گئے آخر کار دوپہر ہو گئی۔ اور اب وہ پھر دوپہر کے کھانے کے لئے ٹھہرے جس کے بعد پھر آگے بڑھے۔ اب ٹام کو یقین آیا کہ وہ جنگ کے حلقۂ اثر میں آگیا ہے۔ اس نے دیکھا تھا کہ میلوں تک باربرداری کے موٹروں میں اشیاء خوردنی اور سامان حرب بھرا ہوا ہے۔ صدہا زخمیوں کے اٹھانے کی موٹریں جن پر صلیب احمر کے نشانات ہیں جابجا کھڑی ہوئی ہیں۔ کئی سوار اس کے پاس سے ہو کر نکلے۔ کچھ دیر کے بعد اس نے دیکھا کہ جہاں تک نظر جاتی ہے۔ فوج ہی فوج نظر آتی ہے لیکن ٹام کو جو کچھ نظر آتا تھا۔ اس کا منشا اور مقصد سمجھنے سے وہ قاصر تھا۔ کیونکہ یہ سب کچھ اس کے خیال اور توقع کے خلاف تھا۔ اسے کچھ خبر نہ تھی کہ اس کے آس پاس کیا ہو رہا ہے۔ ہر طرف نقل و حرکت اور مستعدی کا اظہار ہو رہا تھا۔ لیکن وہ کچھ بھی نہیں سمجھ سکتا تھا۔

شام کو ایک دفعہ اور آرام کا وقت دیا گیا۔ اور ہر شخص یہ معلوم کر کے کھڑے قد سے گھانس پر گر پڑا۔ چند منٹ کے لئے تمام فوج میں بالکل خاموشی تھی۔ اس کے بعد ٹام کے کانوں میں ایک آواز آئی جس نے اس کے بدن میں سنسنی پیدا کر دی۔ اور اس کا دل اندر سے لرزنے لگا۔ یہ توپوں کی رعد آسا

ایک سپاہی نے چیخ کر کہا
" ارے ارے آسمان کی طرف دیکھو یہ ہوائی جہاز نظر آرہا ہے"
اس آواز پر ہر شخص کی نگاہ آسمان کی طرف اٹھ گئی۔ اس کے بعد توپوں کی مہیب آواز پھر فضا میں گونج گئی۔ جس کے بعد دیکھا گیا۔ کہ ہوائی جہاز پر صدہا وار ہو گئے۔ جس کے بعد فضا میں دھواں پھیل گیا۔
اور ٹام نے کہا" اب ہم میدان جنگ میں پہنچ گئے"



پانچواں باب

ٹام کو فوراً معلوم ہو گیا کہ اس کی منزل اپیرہ کا خرطوم ہے۔ جو نہایت مضر صحت مقام تھا۔ اور جس کو سپاہی تمام خط حربی میں برا سمجھتے تھے۔ یہاں ایک دفعہ نہایت خوفناک معرکہ آرائی ہو چکی ہے۔ یہ معرکہ دنیا کی جنگی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ چنانچہ ٹام سے ایک سارجنٹ نے اس لڑائی کا بڑے جوش و خروش کے ساتھ ذکر کیا۔
اس نے کہا۔
"ٹام، ایک بڑی مضر صحت جگہ پر تمہارا تقرر ہوا ہے۔ تاہم تم اس کو غنیمت سمجھو جس وقت ویسپر کی لڑائی ہو رہی تھی تو جرمنوں کا یہ خیال تھا کہ وہ اس لائن کو توڑ دینگے۔ اس موقع پر انہوں نے چھ لاکھ فوج جمع کی تھی۔ ہمارے طرف صرف ڈیڑھ لاکھ آدمی تھے اس وقت جنا کارقیصر کا یہ خیال تھا کہ وہ آسانی کے ساتھ ہمارے خط حربی کو توڑ سکے گا۔ اور کیلے جا پہنچے گا۔ یہ خیال ایک حد تک صحیح بھی تھا۔ تم خیال کر سکتے ہو کہ ایک اور چار میں کس طرح مقابلہ ہو سکتا ہے۔ اور سامان حرب کی افراط اس کے علاوہ سمجھنا چاہیئے۔ کیا تم کو جرمنوں کی بڑی توپوں کا حال معلوم ہے؟ ٹھہرو، اس وقت کا انتظار کرو جب تم جیک جانسن اور بلیک میریا کی آواز تمہارے کانوں میں آئے بس جہنم خیال کرو بلکہ

جہنم بھی جنگ ایپرہ کی طرح خوفناک نہیں ہو سکتا ۔ ہم تو سمجھتے تھے کہ ہم سب یکبارگی فنا ہو گئے میں خط جبی کے اس حصے میں تھا جہاں وہ نہایت کی غیر گنجان تھا ۔ میں نے جرمنوں کو اپنے روبرو آتے ہوئے دیکھا ہے ۔ ان کی تعداد لاکھوں پر مشتمل تھی لیکن ہمارے آدمی بالکل نوآموز تھے اور ان کو کبھی جنگ میں شریک ہونے کا اتفاق نہیں ہوا تھا لیکن قسم خدا کی ہم نے جرمنوں کو تباہ کر دیا کہ دیکھو ایک جبار کا اس طرح مقابلہ کرتا ہے ۔ ہم ان کی بڑی بڑی توپوں اور لاف زنی کے برخلاف ان کو کچل کر رکھدیا ۔ کہو ٹام ، کیا تم کو اپنے برطانوی ہونے پر فخر نہیں ہے ۔

ٹام کی آنکھیں حیرت سے واتھیں اور وہ اس افسانہ کو بڑی عمیق دلچسپی کے ساتھ سن رہا تھا ۔ اور اس کے تصور میں وہ تمام نقشہ کھچا ہوا تھا جس کو سارجنٹ کے الفاظ نمایاں کر رہے تھے ۔ کبھی کبھی اس کی نگاہیں زمین کی طرف جاتی تھیں ۔ جو آتشباری کی وجہ سے بالکل سرخ ہو رہی تھی اور کبھی وہ آسمان کو دیکھتا تھا جس پر دھوئیں کے بادل چھائے ہوئے تھے ۔ اس کے آس پاس ہماری توپیں آتشباری کر رہی تھیں ۔ اور کچھ فاصلہ سے جرمن توپوں کی آواز بھی پیہم اس کے کانوں میں آ رہی تھی ۔ سارجنٹ نے اپنا سلسلۂ کلام پھر شروع کیا ۔

" ہاں تو یہ جگہ بے حد مضر صحت ہے لیکن چند روز کے بعد تم کو یہاں رہنے کی عادت ہو جائیگی " ۔ اس اثناء میں ٹام نے محسوس کیا کہ ایک شل کا گولہ ہوا میں زناٹے بھرتا ہوا چلا گیا جس پر سرجنٹ نے کہا کہ شل کا گولہ جب زمین پر گرتا ہے ۔ اس وقت پھٹتا ہے ۔ اور اس کے پھٹتے ہی زمین میں گڑھا پڑ جاتا ہے ۔

ٹام :۔ " کیا آج کل بہت آدمی ہلاک ہو رہے ہیں "

سارجنٹ :۔ " ہاں روزانہ صدہا نفوس تلف ہو رہے ہیں ۔ لیکن اس قدر نہیں جس قدر دیپرس کی دوسری معرکہ آرائی میں اتلاف نفوس ہوا تھا ۔ وہ بڑی خوفناک جنگ تھی لیکن تم کو حیرت ہوگی کہ نہ تو جرمن ہم کو بھگا سکے اور نہ لائن کو توڑ سکے ۔ اور یہی وجہ تھی کہ انہوں نے شہر پر بمباری شروع کی تھی ۔ اس وقت میں یہیں موجود تھا ۔ اور اس منظر کو میں نے

آنکھ سے دیکھا تھا۔ کہو ٹام، کیا تم نے کبھی عورتوں کو چلاتے ہوئے اور مردوں کو اپنی جان بچانے کے لئے تڑپتے ہوئے دیکھا ہے؟ تمام مکانات جل رہے تھے اور ہر وقت شل کے گولے گرتے اور پھٹتے تھے۔ صرف خدا ہی کو معلوم ہے کہ کتنے آدمی اس موقع پر تلف ہوئے افسوس ان میں صدہا بچے اور عورتیں بھی تھیں لیکن ملعون جرمنوں کو اس کی کیا پروا تھی۔ مگر باوجود اس کے بھی وہ ہماری لائن کو نہ توڑ سکے اور ان کے ڈیڑھ لاکھ آدمی ضائع ہوئے۔ اسی سے جل کر انہوں نے توپوں کا رخ شہر کی طرف پھیر دیا۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم بلجیم کی عورتوں اور بچوں کو تو ہلاک کر سکتے ہیں۔ اور قدیم شہر کو تو تباہ کر سکتے ہیں۔

کیوں، کیا ٹام، تم اکتا گئے؟"

ٹام: "نہیں نہیں میں بڑی دلچسپی سے سن رہا ہوں۔"

"اوہ، اگر تم پسند کرو گے تو میں تمہیں اپنے ساتھ یہاں کے تمام مواقع دکھاؤں گا یہ ایک بڑا محلہ ہے۔ گویا دنیا میں سب سے بڑا۔ میں اسے بمباری سے پہلے دیکھ چکا ہوں۔ گرجا اور ہال نہایت شاندار اور دلفریب تھے۔ دیکھو اب ان کا کیا حال ہے۔ بالکل خاک سیاہ ہو گئے ہیں۔"

وہ مکان، افسوس میں نے اس پر شل کے گولے گرتے ہوئے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے۔ یہ اس محلہ میں سب سے بڑا مکان تھا۔ جب اس میں آگ لگی تو معلوم ہوتا تھا کہ ساری دنیا میں زلزلہ آیا ہے۔ اور ایسی بلند آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ کہ سننے والوں کو بہرہ کئے دیتی تھیں۔ آخرکار یہ مکان اس طرح زمین پر گر پڑا کہ گویا دفتی کا بنا ہوا تھا۔ اور اس کے آس پاس کے دوسرے مکانات بھی گر پڑے۔ افسوس۔ یہ جرمن سپاہی بھی کیا خوب لوگ ہیں۔"

ٹام: "کیا تم ان سے نفرت نہیں کرتے؟"

سارجنٹ: "نفرت؟ نہیں میں ان سے نفرت نہیں کرتا۔ خیال کرو، وہ اعلیٰ درجہ کے سپاہی ہیں۔ اور بہادر بھی ہیں۔ یا کم از کم وہ دلیر نظر آتے ہیں لیکن یہ سب کچھ ضبط کی بدولت ہے وہ سب ایک مشینری کے مانند ہیں۔ ایک مرتبہ میں میمنہ پر تھا کہ انہوں

نے ایک دستہ پر حملہ کیا۔ ہم نے اپنی کالدار توپوں کا رخ ان کی طرف پھیرا۔ کیا تم نے ایک کاٹنے والی مشین گیہوں کے کھیت میں چلتی ہوئی دیکھی ہے۔ کبھی درانتی سے گیہوں کو کٹ کٹ کر گرتے ہوئے دیکھا ہے؟ بس یہی حال ان کا تھا۔ سیکڑوں سینکڑوں بیک گر رہے تھے۔ لیکن اس پر بھی انہوں نے پیش قدمی جاری رکھی۔ جب سامنے کی صفیں صاف ہو گئیں۔ تو دوسری صفیں ان کی قایم مقامی کے لئے باوجود موت کے یقین کے آپہنچیں۔

ٹام "افوہ، انہوں نے اتنی بہادری کا اظہار کیا۔"

سارجنٹ "ہاں"

ٹام "تم کبھی زخمی بھی ہوئے؟"

سارجنٹ "ہاں میرے دو گولیاں لگ چکی ہیں۔ ایک پاؤں میں اور دوسری شانہ میں لیکن میں ان زخموں سے جلد اچھا ہو گیا۔ یہ میری بڑی خوش قسمتی تھی۔ ٹام، تم مجھے بہادر نوجوان معلوم ہوتے ہو۔ اگرچہ میں نے ایسے نوجوان بھی دیکھے ہیں جو میدان جنگ سے بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔"

ٹام "ہاں، میں میدان جنگ سے بھاگنے والا نہیں"

سارجنٹ "اچھا اس وقت کا انتظار کرو جب گولے تمہارے ارد گرد گر رہے ہونگے۔ اسوقت کا انتظار کرو جب شیل کے زہریلے ریزوں سے تمہارے یمین و یسار آدمی ہلاک ہو رہے ہونگے۔ میں نے تو ان حالتوں کا مقابلہ کیا ہے۔ اور اس وقت تک ایسا ہی مقابلہ کرتا رہونگا جب تک جنگ اختتام کو پہونچے۔ دیکھو ٹام یہ خرطوم ہے۔ اور یہاں جرمنوں کی توپیں بالکل ہمارے گرد ہیں۔ اگر اس جگہ لائن کو سیدھا کریں تو اس کے یہ معنی ہونگے کہ ہم ویپرس جرمنوں کو دیدیں۔ اور یہ ایک بدترین نادانی ہوگی۔ ادہر دیکھو۔"

یہ کہکر سارجنٹ نے ٹام کو ایک گھر دکھایا جس کا اگلا حصہ بالکل اڑ گیا تھا لیکن باقی حصہ ابھی تک موجود تھا۔ اور کہا۔

"اس برباد شدہ مکان کو دیکھو جس کے مکین تباہ ہوگئے ہیں۔ اوہو۔ یہ دیکھو کسی بچے کے جوتے ہیں۔ اور یہ کسی ننھے بچے کی پوشاک ہے۔ دیوار پر دیکھو۔ ابھی چند تصویریں آویزاں ہیں۔"

ٹام:"کیا تمہارا خیال ہے کہ ہم جرمنوں کو مار کر بھگا دیں گے؟"

سارجنٹ:"ہاں ہاں یقیناً، میرا تو یہی خیال ہے۔ میں بیس سال سے فوج میں ہوں۔ مگر یہ سمجھ لو کہ یہ آسان کام نہیں ہے۔ ابتدا سے اب تک وہ ہم سے بالا دست چلے آتے ہیں۔ باعتبار آدمیوں کے بھی اور بلحاظ سامان حرب کے بھی لیکن اب امید ہے کہ ہم ان پر غلبہ حاصل کر سکیں گے مجھے تو ان لوگوں پر غصہ آرہا ہے۔ جو اس نازک وقت میں گھروں میں بیٹھے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مرد سمجھ رہے ہیں۔ ٹام، یقین کرلو۔ اگر ہم اپنی مجموعی پوری طاقت کے ساتھ کام نہ کریں گے۔ تو کسی طرح جرمنوں کو زیر نہیں کر سکتے۔ ان لوگوں پر افسوس ہے۔ جو اخبارات میں جنگ کے حالات پڑھتے ہیں۔ مگر پھر اپنی عیش و عشرت اور آرام و راحت میں کوئی کمی نہیں کرنی چاہتے۔ جیسا پر تکلف لباس پہلے پہنتے تھے اب بھی پہنتے ہیں جس طرح موسیقی کے ترانے ان کو مست و بے خود پہلے کرتے تھے اب بھی کرتے ہیں۔ بس یہی باتیں مجھکو سخت تکلیف دیتی ہیں۔ غور تو کرو آخر ہم کس کے لئے جنگ کر رہے ہیں۔ اور اپنی جانیں دے رہے ہیں۔ کیا ہم عیش پرستوں کے لئے لڑ رہے ہیں؟ یا اپنی عورتوں کے لئے یا قدیم ملک کے لئے۔ ان کا خیال ہے کہ انہیں گھر میں بیٹھکر قدیم تہذیب کو باقی رکھنا چاہئے۔ اور منافعوں میں حصہ لینا چاہئے۔ اللہ اکبر، کاش یہ لوگ میرے اختیار میں ہوتے۔" یہاں تک پہنچکر سارجنٹ کا دل جوش سے لبریز ہو گیا۔

اس اثنا میں ٹام کے سر پر سے ایک شل گولا ہوا میں زناٹے بھرتا ہوا نکل گیا۔ اور اس سے گھبرا کر سارجنٹ سے کہا۔

"یہ تو کوئی بڑی خطرناک جگہ معلوم ہوتی ہے؟"

سارجنٹ:"نہیں ابھی ایسی خطرناک نہیں ہے۔ ان کے گولے قصبہ کے دوسرے رخ گر رہے ہیں۔ مگر ہاں ممکن ہے کہ ادھر بھی گریں۔"

ٹام:"میں ابھی ابھی تم سے دریافت کر چکا ہوں کہ تم کو جرمنوں سے نفرت ہے کہ نہیں؟"

سارجنٹ:"بے شک تم نے سوال کیا تھا۔ ہاں مجھے ان کی ان حرکات سے ضرور نفرت ہے ابتدائے جنگ میں تو مجھے خیال بھی نہ تھا کہ ان سے نفرت کرنی چاہئے۔ لیکن جب سے انہوں نے

زہریلی گیسوں کو استعمال کرنا شروع کیا۔ اس وقت سے میں ان کو وحشی سمجھنے لگا۔ مگر نوجوان، یاد رکھو، میں ان سے نفرت نہیں رکھتا ہوں لیکن جب میں ان گیسوں کو استعمال ہوتے ہوئے اور اپنے نوجوانوں کو دم توڑتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ تو میرا دل بے اختیار یہی چاہتا ہے کہ میں جرمنوں سے نفرت کروں اور ہر ایک جرمن کو قتل کر ڈالوں۔ مگر خیر شکر ہے کہ اب ہم لوگوں کو گیس سے محفوظ رکھنے والے خود ول گئے ہیں۔ اور ان کے سوا ہمارے پاس مدافعت کا کوئی سامان نہیں ہے۔ اپنے زمانہ تقرری میں میں بھی چند کام کر چکا ہوں۔ لیکن مجھے کبھی گیس کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ دیکھو جب تم دیکھو کہ تمہارا سانس اکھڑ رہا ہے اور تمہیں بے اختیار کھانسی آرہی ہے۔ تو سمجھ لو کہ گیس کا استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے بعد تو جرمنوں پر میں کسی طرح ترس کھانے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ ایک مرتبہ مجھے جرمنوں سے دست بدست جنگ کا اتفاق ہوا ہے۔

جرمنوں نے صدا بلند کی "بس ہم نے گھیر لیا ہے"۔ ہمارا افسر ایک نوجوان تھا جس کو پہلی پہل جنگ میں شرکت کا اتفاق ہوا تھا۔ اور جرمنوں کی حیرت میں ڈال دینے والی چالوں سے بالکل ناواقف تھا۔ بجائے اس کے کہ جرمنوں کو ہمارے پاس آنے کا موقع دیتا۔ ہم کو ان کے پاس جانے کا حکم دیا۔ ہم لوگ جیسے ہی قریب پہونچے کہ انہوں نے پستولوں کی باڑھ سے ہمارے دونوں جوانوں کو گرا دیا۔ لیکن ہم نے ان کو گھیر لیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد وہ ہمارے اسیر ہو گئے۔ جب وہ ہماری قید میں آئے تو غمگین یا اداس ہونے کی بجائے قہقہے لگاتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ جنگ بہت اچھی حالت میں ہو رہی ہے۔ ہمارے افسر کا چہرہ ان باتوں سے سرخ ہو گیا۔ اور اس نے جرمنوں کے قتل کا ارادہ کر لیا۔ لیکن ایک نے کہا۔

"کیا خوب، قیدی بنانے کے بعد تم ہم کو قتل کروگے؟"

لیکن ہمارے لفٹننٹ نے کہا

"تم سپاہی نہیں ہو، ہم قید کرنے کے بعد لوگوں کو قتل نہیں کرتے۔ یہ صرف جرمنوں کا دستور ہے"

ٹام: پھر کیا ہوا؟

سارجنٹ: پھر کچھ نہیں ہوا۔

ٹام: اللہ اکبر، جنگ بھی کیا چیز ہے۔

سارجنٹ: نوجوان صبر کرو، جب تک کہ تم ان باتوں کا معائنہ کر لو۔

چند ہفتے تک ٹام ایپرو کی حوالی میں رہا۔ اور جنگ میں اس نے کوئی حصہ نہیں لیا۔ اس اثنا میں اس کے کان توپوں کی مسلسل مہیب آوازوں کے خوگر ہو چلے تھے اور یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ وہ جس پوزیشن میں تھا اس کے لحاظ سے ہر لحہ یہ ممکن تھا کہ ایک شل کا گولہ اس کے قریب گر کر اس کی زندگی کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دے۔ کئی مرتبہ وہ ایپرہ کے کھنڈروں اور برباد شدہ عمارتوں کو دیکھنے کے لئے بھی گیا۔ اسے اس شہر کی بربادی پر بہت قلق تھا۔ جو کسی زمانہ میں نہایت خوبصورت تھے۔ بعض سڑکوں کے دو رویہ عمارتوں کا تو یہ حال تھا کہ دو پتھر بھی کہیں یکجا نظر نہیں آتے تھے۔ کسی جگہ باشندوں کا نام و نشان نہ تھا ہر شخص فرار ہو چکا تھا۔ اس وقت اس شہر کی حالت بالکل شہر خموشاں یا ایک قبرستان کی مانند تھی۔ گرجا گھر اور شہر کے بڑے ہال کی حالت بھی قابل رحم تھی۔ لیکن ٹام کو ان سے بھی زیادہ ان گھروں پر حسرت آتی تھی۔ جو اچانک آفت آنے سے جوں کے توں چھوڑ دیئے گئے تھے اور تمام ضروریات زندگی ان میں بدستور موجود تھیں۔ مسہریاں اور کوچیں ٹوٹ کر رہ گئیں تھیں۔ کپڑے آدھے جل گئے تھے۔ بچوں کے کھلونے اور دوسری صدہا چیزیں اس امر کی شہادت دے رہی تھیں کہ کبھی یہاں زندہ لوگوں کی آبادی تھی۔

اب ان کھنڈروں میں ایک چڑیا کی آواز بھی نہیں سنائی دیتی تھی۔ کتے اور بلی کا تو ذکر ہی نہیں۔ ہر طرف ایک ہو کا سماں نظر آتا تھا۔ شہر کی فصیل میں بڑے بڑے سوراخ ہو گئے تھے۔ درخت جڑ سے اکھڑ گئے تھے۔ اور ان کی شاخیں اور پتیاں جھلس گئی تھیں۔ افسوس یہ شہر تھا جس کی جنگ کی ضرورتوں سے تباہ نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ صرف شیطنت کی وجہ سے۔

آخر کار ٹام کے میدان جنگ جانے کی باری آئی۔ اور وقت آپہنچا کہ وہ مورچوں میں جا کر مقیم ہو، یہ بھی ٹام کے لئے عجیب وقت تھا۔ وہ دوسروں کے ساتھ مصنوعی راستے سے جو

خندقوں اور مورچوں کے سلسلۂ آمدورفت کے طور پر بنایا گیا تھا۔ اپنی منزل مقصود کو جانے کے لئے مجبور تھا۔ یہ سفر بڑی احتیاط اور ہوشیاری سے طے ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اس راستہ پر ہمیشہ جرمن کلدار توپیں گولیاں برساتی رہتی تھیں۔ جس وقت یہ لوگ اس مکان میں پہنچے جو سلسلۂ آمدورفت کے سرے پر واقع تھا۔ اور پہلا اسٹیشن مرہم پٹی وغیرہ کا سمجھا جاتا تھا۔ تو ٹام نے محسوس کیا کہ اس کا دل سرد ہو رہا ہے۔ اس کے دانت ایک دوسرے سے مل کر بند ہو رہے ہیں۔ اس کی نگاہوں سے وحشت برس رہی تھی۔ مگر وہ چاروناچار مورچہ کی طرف بڑھا چلا گیا۔ اب یہ راستہ پکاڈیلی اور ہے مارکیٹ کے درمیان ہو کر گزرتا تھا۔ بانڈ اسٹریٹ اور وائٹ ہال بھی یہاں سے قریب تھا۔ اس جگہ کلدار توپوں کے چلنے کی آوازیں برابر آ رہی تھیں۔ اور شل کے گولوں کی گرج بھی سنائی دیتی تھی۔

اب افسانہ کا وقت گزر چکا تھا۔ اور حقیقت پیش نظر تھی۔ گھنٹہ بھر تک مورچوں کی لائن پر چلنے کے بعد اس کو اطلاع دی گئی۔ کہ اب وہ خط حرب تک آ پہنچا ہے۔ اور جرمنوں سے صرف سو ڈیڑھ سو قدم کے فاصلہ پر ہے اس وقت دونوں جانب سے بالکل خاموشی تھی۔ صرف تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد گولوں کی آواز ادھر ادھر سے آ جاتی تھی۔ اس وقت وہ ایک نہایت گہرے حصۂ زمین میں تھا۔ جہاں سے بظاہر خطرات بہت دور نظر آتے تھے۔ کناروں پر ریت کے بورے رکھے ہوئے تھے۔ اس جگہ اس کو مضرت پہنچنے کا ذرا بھی احتمال نہ تھا۔ جن لوگوں کو سبکدوش کرنے کے لئے وہ اپنی کمپنی کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ وہ اچھی حالت میں نظر آتے تھے۔ وہ خوب ہنستے اور قہقہے لگاتے اور ہنسی مذاق کرتے کسی کو کسی قسم کے خطرہ کا اندیشہ نہ تھا۔ ٹام کو مورچہ میں آئے ہوئے ایک گھنٹہ گزر گیا لیکن اب تک حالت بدستور تھی۔ اور بالکل خاموشی تھی۔ اس موقع پر لنکا شائر کے ایک نوجوان نے کہا۔

"میں تو ذرا ان ملعون جرمنوں کے مورچے دیکھنا چاہتا ہوں"

دوسرے نے کہا۔

"اور میں بھی"۔

دونوں سنتریوں نے کے پودوں سے سر نکالا۔ ان کو بھوری زمین نظر پڑی۔

ایک شخص نے پوچھا

"کہو کوئی جرمن نظر آیا؟"

جواب دیا گیا۔

"یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا لیکن ایک سپاہی کا خود تو ضرور نظر آرہا ہے"۔

ایک دوسرا۔ ارے نیچے اُترو۔

پہلا۔ نہیں کوئی خطرہ نہیں ہے بالکل خاموشی ہے۔ کیونکہ ۔ ۔ ۔ ۔"

لیکن یہ فقرہ ختم نہیں ہونے پایا تھا کہ ایک بندوق کا فیر ہوا۔ اور ایک گولی اس دیکھنے والے بدنصیب نوجوان کے دماغ سے اتر گئی۔

یہ دیکھکر ایک افسر نے کہا جو اس موقعہ پر آ پہونچا تھا

"نوجوانو تمہارے لئے یہ ایک تنبیہ ہے اگر تم بے احتیاطی کروگے تو تمہاری جانیں تلف ہو جائیں گی۔ کیونکہ اسی طرح بہت سے بے وقوف نوجوان اپنی زندگی تباہ کر چکے ہیں"۔

اثنا میں مورچہ پر شام نے اپنے فرائض ایک عرصہ تک ادا کئے۔ لیکن کوئی خاص بات قابل ذکر پیش نہیں آئی۔ جرمن نسبتہً خاموش تھے۔ اگرچہ دونوں جانب سے توپخانہ اپنی سرگرمی دکھا رہے تھے۔ لیکن شام کو کوئی صدمہ نہیں پہونچا۔

جب چوتھی مرتبہ وہ محاذ کی لائن پر پہونچا تو ایک بڑی حد تک اس کو معلوم ہوا کہ میں بڑا تغیر ہو گیا ہے۔ اسے لوگوں کی نگاہوں میں اجنبیت نظر آرہی تھی اور ان کے چہروں کے رنگ متغیر تھے۔ افسر غیر معمولی سختی کے ساتھ اپنے احکام کی تعمیل کرا رہے تھے اور ہر شخص میں ایک تبدیلی محسوس ہو رہی تھی۔

اب شام کو معلوم ہوا کہ توپخانہ کی سرگرمی کیونکر دکھائی جا سکتی ہے۔ لیکن آج اس کو محسوس ہوا کہ نہ اب اس کو کچھ سنائی دیتا ہے نہ دکھائی دیتا ہے۔ شل کے گولے اس کے

چاروں طرف گرگر کر پھٹ رہے تھے اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا جہنم کے دروازہ کھول دیئے گئے ہیں۔ ہر ہر گھنٹہ کے بعد رہ رہ کر جرمن ہمارے مورچوں پر بم باری کرتے تھے گولوں کے گرنے سے زمین میں غار پڑ جاتے تھے اور جرمنوں کا کام وہ دلوں میں گرمانے کی کوشاں تھے۔ ٹام کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس عالمگیر آتشباری سے کوئی بچ کر نہ جا سکیگا۔ اس نے چلا کر کہا:۔

"کیا وہ ایک منٹ کو بھی خاموش نہ ہوں گے کیا وہ اتنا موقعہ بھی نہ دینگے کہ کوئی سانس لے سکے"

لیکن اس جواب دینے والا کوئی نہ تھا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ جرمنوں نے ایک آخری اور فیصلہ کن حملہ کا ارادہ کر لیا ہے۔ ان چند میلوں کے اندر دنیا بھر کے مادے آتشگیر بھر دیئے گئے تھے، مناظر نہایت خوفناک تھے، ٹام دیکھ رہا تھا کہ شل کے گولے آدمیوں کی جماعتوں پر پیہم گر رہے تھے۔ اور ان کے پرزے اڑا رہے تھے۔ ہر طرف سے زخمیوں کے آہ و زاری کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ چند اشخاص اب تک زخمی ہونے سے محفوظ رہے تھے۔ ان کی حالت بالکل دیوانوں کی طرح تھی، کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو ہنس رہے تھے لیکن ان کی ہنسی مصنوعی تھی۔

ٹام نے کہا

"ہم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ وقت قریب ہے کہ ہم سب توپوں سے اڑا دیئے جائیں۔ پھر ہم کس طرح یہاں ٹھہرنے کی جرأت کر سکتے ہیں"

یہ الفاظ اس نے اس سارجنٹ سے کہے جو ایپرہ کی پہلی لڑائی کا حال چند روز پیشتر بیان کر چکا تھا۔ سارجنٹ کا دل جوش و خروش اور اضطراب سے خالی تھا۔ کیونکہ وہ پہلی لڑائی میں بھی اس جگہ موجود رہ چکا تھا۔

سارجنٹ "کوئی گھبرانے کی بات نہیں۔ ابھی ہم نے کیا ہی کیا ہے۔ بے وقوفی کی باتیں نہ کرو ہماری توپیں ان پر ویسی ہی آتشباری کر رہی ہیں۔ جیسی ان کی توپیں ہم پر آگ برسا رہی ہیں، ہمت نہ ہارو"

ٹام۔ مجھے ذرا بھی پروا نہیں۔ بشرطیکہ مجھے کام کرنے کا موقعہ ملے۔

سارجنٹ۔ وہ وقت بہت جلد آنے والا ہے کہ ہمیں کام کرنے کا موقعہ ملے گا۔ دیکھو دیکھو آتشباری موقوف ہوگئی۔"

سارجنٹ نے جیسے ہی الفاظ کہے۔ یکایک دونوں طرف خاموشی نظر آئی جس کے چند سکنڈ بعد ہی ٹام نے ایک حکم سنا اور اس کے مطابق اس کے گھٹنے باہم ٹکرا گئے اس واقعہ کے بعد کیا پیش آیا۔ اس کا تذکرہ ٹام کبھی نہ کر سکا یہ کوئی ایسا واقعہ نہ تھا جو الفاظ میں بیان ہو سکتا۔ یہ سنگینوں کا معرکہ تھا۔ دست بدست اور شمشیر بہ شمشیر جنگ تھی۔

اب ٹام کو ذرا بھی خوف نہ تھا۔ جو کچھ ہونے والا تھا۔ وہ ہو چکا تھا۔ مگر اس کے آثار میں بے چینی پیدا ہو گئی تھی۔ اس کے دماغ میں گرانی محسوس ہو رہی تھی۔ اور اس کو ہر طرف خون ہی خون نظر آ رہا تھا۔

یکایک اس کو خیال پیدا ہوا کہ اب کچھ زمین حاصل ہونے والی ہے۔ اور چند لمحوں کے بعد یکایک وہ اس امر سے آگاہ ہو گیا کہ اب وہ پہلے سے بہتر حالت میں ہے۔ ایک معقول تعداد جرمن قیدیوں کی گرفتار ہوئی۔ اور انہوں نے جو منصوبہ باندھا تھا وہ بالکل بیکار ثابت ہوا اس کے بعد ہی فوراً ایک ایسی بات واقعہ ہوئی جس کو ٹام کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ ایک جرمن افسر جو زخمی ہو گیا تھا۔ اس مورچہ سے جس کو انگریزوں نے لیا تھا۔ کچھ فاصلہ پر پڑا ہوا تھا اور مدد کے لئے چلا رہا تھا۔ ایک نوجوان افسر نے جس کی بہادری کا اس روز ہر شخص تذکرہ کر رہا تھا۔ پکار کر کہا

"سنو جوانو تم میں سے کون ایسا ہے جو اس کو باندھ لائے۔"

یہ الفاظ سن کر سپاہی ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ گویا ان میں سے کوئی اس کام کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ ایک دوسرے افسر نے کہا۔

تم میں سے کسی کو بھی اس کام کی جرأت نہ کرنی چاہئے۔ جرمن براہ راست دیکھ رہے ہیں اور تم میں سے جو شخص جائیگا۔ وہ فوراً فیر کر دیں گے علاوہ بریں وہ قریب مرگ ہے۔ اب تم

اسے مرجانے دو۔"

ایک نوجوان نے کہا

"نہیں نہیں وہ کراہتا ہے۔ میں جاتا ہوں۔ اور اسے لئے آتا ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ مورچہ سے اچھلا اور اس جگہ جہاں جرمن افسر جاں کنی کی حالت میں پڑا ہوا تھا۔ اور جس کا فاصلہ مورچہ سے پچاس گز کے قریب تھا اور صحیح سلامت اسے اٹھا لایا۔

جرمن افسر اگرچہ جانکنی کی حالت میں تھا۔ لیکن کہنے لگا۔ کہ مجھے پانی دو۔ نوجوان انگریز سپاہی نے پانی کی پیالی اس کے لبوں سے لگا دی۔ لیکن جیسے ہی اس نے ایسا کیا کہ جرمن افسر نے اپنا پستول سنبھال کر اس کے سینہ پر فیر کر دیا۔

اس کے بعد جرمن افسر پر کیا گزری۔ یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں اس واقعہ کو صرف اس لئے نقل کیا گیا۔ کہ جو لوگ آرام سے اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس بات کا اندازہ کر سکیں کہ نوجوان سپاہی ملک و وطن کی حفاظت کے لئے کیسے کیسے خطروں کا سامنا کرتے ہیں اور کیسے بڑے دشمن سے ان کو مقابلہ کرنا پڑا۔

اس خطرناک جگہ میں ٹام نے چند روز قیام کیا لیکن اس کو کوئی صدمہ نہیں پہونچا۔ جب اس کی کمپنی سبکدوشی کی گئی۔ اور وہ ایک محفوظ مقام پر بھیجد یا گیا۔ تو اس کو باتیں خواب وخیال کی معلوم ہوتی تھیں۔ تاہم اس کی زندگی میں بڑا انقلاب پیدا ہو گیا۔ اگر اس سے ان واقعات کو بیان کرنے کے لئے کہا جاتا تو وہ ایسا نہ کر سکتا۔ گویا اس کو اس نئی زندگی کی وہ سختیاں اچھی طرح معلوم ہو گئی تھیں۔ جن سے وہ اس سے پہلے بالکل بے خبر تھا میدان جنگ میں آکر اس کو نئے نئے تجربہ ہوئے تھے۔ ان کو یہ معلوم کرکے حیرت ہوتی تھی کہ جنگ نے انسانوں کے کیسے کیسے جوہر نمایاں کر دیئے تھے۔ بہت سے ایسے نوجوان اس کے ساتھ شریک تھے جن سے وہ پہلے سے واقف تھا۔ اور اب یہ دیکھکر اور اس مقصد کے ذیل میں ان سے حیرت انگیز کارنامہ وقوع میں آتے تھے۔ ایک معرکہ میں ٹام خود بھی زخمی ہوا۔ لیکن معمولی طور پر۔ اور آسانی کے ساتھ میدان سے ایک محفوظ مقام تک رینگ کر جا سکا۔ اس حالت میں اس کے پاس ایک رفیق بھی تھا جس نے اس کا سر اپنے

اپنے زانو پر رکھ لیا تھا۔ اور ایک عورت کی طرح اس کی تیمارداری کر رہا تھا۔ جہاں جان کی قیمت ایک سوئی کی برابر بھی نہیں سمجھی جاتی۔ اور ایسے واقعات ہر وقت پیش آتے رہتے ہیں۔

ایک بات جس کا ٹام کے دل پر بہت گہرا اثر ہوا مذہب سے تعلق رکھتی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ آتشباری کی لائن پر پہونچا۔ اس نے ایک افسر کو یہ کہتے ہوئے سُنا۔

"میں چاہتا ہوں کہ پادریوں کو مورچوں میں جانے کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ جو لوگ اپنی کفالت کے لئے مذہب نہیں رکھتے۔ ان کو مسلسل بمباری اور پیہم خطرات بزدل بنا دیتے ہیں۔"

ٹام نے محسوس کیا کہ اس گفتگو کا کیا منشا تھا۔ اس نے اعتراف کیا کہ اسے ایک ایسی طاقت کی اپنے تحفظ کے لئے ضرورت ہے جو اس سے بالاتر ہو۔ کچھ عرصہ کے بعد ٹام کو معلوم ہوا کہ مورچوں کے محاذ پر اسے پھر جانا پڑیگا۔ اسی اثنا میں اس نے ایک اسٹاف افسر کو اپنی بٹالین کے میجر سے گفتگو کرتے ہوئے دیکھا۔ اس نے سلام کے لئے اپنا ہاتھ اٹھایا۔

اسٹاف افسر نے ٹام کو دیکھکر کہا۔

"اوہو، تم ہو ٹام؟"

ٹام: "جی ہاں مسٹر واٹرمین" یعنی "ہاں جناب"۔

واٹرمین: "امید ہے تم بخیریت ہوگے"

ٹام: "ہاں میں اب تک زندہ ہوں" "جناب آپ کا شکریہ"

یہ کہکر ٹام چلدیا۔ ٹام نے اپنے دل سے کہا کہ واٹرمین نے ایک محفوظ کام اختیار کیا ہے۔ غالباً وہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں ہے۔ بڑا ہوشیار آدمی ہے"

آج رات کو جب ٹام پہلی لائن کو واپس ہوا تو اسے سنتری (پہرہ دار) کے کام پر لگا دیا گیا۔ یہ ایک خاموش رات تھی جس میں نہ ہوا محسوس ہوتی تھی۔ اور نہ تارے نظر آتے تھے۔ آج مورچے بھی بالکل خاموش تھے۔ دونوں طرف توپوں کی مہیب صدائیں موقوف

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا دونوں طرف کسی عارضی صلح کا معاہدہ ہوگیا ہے۔ تاہم شام کو یہ اچھی طرح معلوم تھا کہ جس جگہ اس کو اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔ وہ اس کے مورچہ کا ایک حصہ ہے۔ اس وقت اس کا دماغ تیزی کے ساتھ کام کر رہا تھا۔ اس کو چند روز پیشتر کے معاملات یاد آرہے تھے۔ اور ان باتوں کو وہ حافظہ میں دوہرا رہا تھا۔ جن کو کچھ دنوں پہلے وہ دیکھ چکا تھا۔ اور سن چکا تھا۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کی بندوق اس کے کندھے پر تھی۔ اور سنگین کمر سے آویزاں تھی وہ اپنے دل سے کہہ رہا تھا۔

"اُف کیسی خاموشی ہے۔ کسی ذی روح کی آواز سنائی نہیں دیتی"۔ اس کو معلوم تھا کہ دوسرے سنتری بھی اس کے آس پاس ہیں۔ لیکن اسے کسی کے پاؤں کی چاپ بھی نہیں سنائی دیتی تھی۔ اس کو یہ بھی معلوم تھا کہ بہت سے سپاہی اپنی اپنی خندقوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور اس امن و چین کے ساتھ سو رہے ہیں کہ گویا وہ اپنے گھروں میں ہیں۔ مگر یہ سب کچھ وہ تنہا محسوس کر رہا تھا۔ اس وقت جم سیٹش کہاں ہے؟ مجھے سخت تعجب ہے اور آرتھر وریخ۔ بل پرکنس اور جارج ولسن۔ کیا یہ سب ہلاک ہوگئے؟ کیا یہ سب مردہ ہیں؟ یہ باتیں وہ اپنے آپ کر رہا تھا۔ وہ ان نوجوانوں سے اچھی طرح واقف تھا حقیقۃً یہ سب اس کے رفقار تھے۔ اور وہ یہ معلوم کرنے کے لئے حیران تھا کہ ان لوگوں پر کیا گزری۔ کیا یہ لوگ اب تک زندہ تھے۔ جب یہ لوگ "تاریک اور عمیق وادی میں گزر رہے تھے۔ تو ان پر کیا گزری؟ موت کیا چیز ہے؟"

اس کے بعد اس کے حافظہ نے اپنے قدیم سنڈے اسکول کو یاد کیا۔ اپنے قدیم معتقدات کو یاد کیا۔ اور وہ بے اختیار بلند آواز سے کہ اٹھا۔ "افسوس اگر مجھے یہ یقین تھا کہ اس وقت مسیح میرے ساتھ ہے تو میں کسی بات کی ذرا پروا نہ کرتا۔ مگر آہ میں نے اس اعتقاد کو مہینوں پہلے اپنے دل سے دور کر دیا۔ ایلس مسٹر کو ان باتوں کا یقین ہے ہاں وہ ایمان رکھتی ہے۔ خدا جانے اس وقت ایلس کس حال میں اور کہاں ہوگی۔ خدا جانے کبھی اس کو میرا خیال بھی آتا ہوگا یا نہیں؟ نہ معلوم وہ جیسا کہ اس نے

کہا تھا۔ میرے لئے دعائیں مانگتی ہوگی یا نہیں؟

اس کے بعد اس کا ذہن اس بات کی طرف منتقل ہوا، جو نیگ ہنس کر سچین السیوسی ایشن کے لکچر میں اس نے سنی تھی۔ یعنی جب وہ فرانس آنے کے لئے جہاز پر سوار ہونے والا تھا۔ لکچرار نے سپاہیوں سے کہا کہ تم کو ایک ذاتی پادشاہ کی حاجت ہے اور پادشاہ ہر وقت دیکھتا ہے۔ اور ہر وقت موجود رہتا ہے۔ اور مدد دینے کے لئے تیار رہے۔ اور جو لوگ اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ ان کے ساتھ امداد و مہربانی کے سلوک کے لئے آمادہ ہے۔ ان کی امداد کرتا ہے۔ ان کو طاقت بخشتا ہے۔ اُن کو سکون و راحت عطا کرتا ہے۔ ٹام نے اپنے دل سے کہا کہ اس لکچرار کے بتانے کے مطابق مسیح کو یہاں موجود ہونا چاہئیے۔ وہ انہی خیالات میں تھا کہ یکایک دشمن کے توپ خانے سے ایک آواز پیدا ہوئی۔ لیکن ٹام نے شل کے گولے کا ہوا میں چلنا محسوس نہیں کیا۔ نہ مادۂ آتشگیر کے پھٹنے سے کوئی روشنی پیدا پیدا ہوئی۔ اس کے بعد پھر کوئی آواز نہیں آئی۔ حالانکہ وہ منتظر تھا۔ منٹ پر منٹ پر گزرنے لگے۔ لیکن بالکل خاموشی تھی۔ صاف ظاہر ہو رہا تھا۔ کہ انگریزی توپچیوں کو جواب نہ دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس نے اپنے دل سے کہا کہ آخر اس کا کیا مطلب ہے؟

خاموشی اور سناٹے کی کوئی انتہا نہ تھی۔ ہوا کا کوئی جھونکا کبھی چل جاتا تھا۔ تو اُسے اس وحشت اور ہیبت میں اور اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ اس نے پھر کہا: "مجھے کیسی حیرت ہے خدایا یہ کیا اسرار ہے؟ اتنا کہہ کر ٹام خوف سے کانپنے لگا۔ اس کو اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک نامعلوم تہ کے سمندر میں غرق ہو رہا ہے۔ ایک ایسا سمندر جو بالکل تاریک تھا۔ ہر لمحہ اسے انتظار تھا لیکن اس خاموشی کو توڑنے والی کوئی آواز پیدا نہیں ہوتی تھی۔ اس نے دلچسپ خیالات کا سلسلہ چھیڑ کر اپنے دل کو بہلانے کی کوشش کی۔ اور برن فورڈ کے واقعات کو یاد کیا۔ لیکن ان باتوں سے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ اسے معلوم ہو رہا تھا کہ کسی خوفناک اور مہیب چیز نے اُسے چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ یہ گویا موت کا مقدمہ تھا۔

اب اس نے پھر نیگ مین کر سچین السیوسی ایشن کے لکچرار کی تقریر یاد کی۔ لکچرار نے

اپنی تقریر میں سپاہیوں کو نماز و پرستش کی تاکید کی تھی اور خدا پر بھروسہ کرنے کی ہدایت کی تھی پھر اُس کو اپنا فرض یاد آیا اور وہ تاریکی میں گھور گھور کر دیکھنے لگا۔ اس وقت طام کی زبان پر بیساختہ یہ جملہ آیا "کاش میں تنہا پرستش کر سکتا۔ کاش میں تنہا ــــ" لیکن اُس نے سالہاسال سے پرستش نہیں کی تھی۔ پرستش کا خیال اُس دل و دماغ سے رخصت ہو چکا تھا۔ مگر افسوس اسوقت اُس کو کسی ایسی چیز کی کس قدر ضرورت تھی جو اُسکے بے چین دل کو تسکین و طمانیت عطا کر سکے۔ پھر وہ پرستش کیوں نہیں کرتا۔ اس سے اُس کو کوئی نقصان نہیں پہونچے گا بلکہ فائدہ ہی حاصل ہوگا۔

تیرہ و تار آسمان کیطرف سر اُٹھا کر اُس نے ایک دعا کے الفاظ یاد کیے لیکن اُس کو کامیابی نہیں ہوئی۔ اُس کا حافظہ اُن الفاظ کو مسلسل صورت میں زبان تک نہ لا سکا۔ اُس کے دماغ نے یہ خدمت انجام دینے سے انکار کیا اس موقع پر بیساختہ اُس کی زبان سے ایک چیخ نکل گئی "او خدا" اُس سے اور تو کچھ نہ بن پڑا لیکن وہ اُسی مقدس لفظ کو بار بار دہرانے لگا "او خدا" او خدا او خدا" اُس نے کسی چیز کے لیے التجا نہ کی۔ اس وقت اُسے مشکل ہی سے کسی چیز کا خیال پیدا ہو سکتا تھا۔ اُس کو خدا کا نام لینے سے صرف تسکین ہی نہیں ہو گئی بلکہ اُس کا دل نور ایمان سے لبریز ہو گیا اور اُسے محسوس ہونے لگا کہ خدا دیکھتا ہے خدا سنتا ہے اور خدا ہر بات کو جانتا ہے اور اس یقین کے پیدا ہوتے ہوئے اُس کی نگاہوں میں ہر چیز بدل گئی۔ اس کے بعد اُسکے دل میں خود بخود یہ خیالات پیدا ہوئے "خدا جانے اس وقت آلیس لسٹر کیا کرتی ہوگی" اُسے خبر نہ تھی کہ یہ خیال اُس کے دل میں کیوں پیدا ہوا تھا تاہم اُس کو آلیس لسٹر کے یہ الفاظ یاد تھے کہ "طام میں تمہارے لیے خدا سے دعائیں مانگونگی"

چھٹا باب

جس رات طام پرستش میں مصروف تھا اُس رات کو آلیس لسٹر کیا کر رہی تھی؟ اگر یہ رات طام کے لیے ایک دہشت اور حیرت سے بھری ہوئی تھی تو آلیس لسٹر کے لیے بھی یہ ایک فیصلہ کن

رات تھی اور اُس کو اپنی زندگی میں ایک نئی ناکامی اور محرومی کا سامنا کرنا پڑا تھا جس وقت ٹام ایپرہ کے خرطوم میں سرگرم پرستش تھا اُس وقت آلیس لسٹر تنہا اپنے بستر پر پڑی ہوئی تھی اس واقعہ کو ایک سال سے زیادہ گزر گیا۔ جب اُس نے ٹام سے یہ کہا تھا کہ تم کو اپنا انتخاب کر لینا چاہیے اور جو طرز زندگی اُس نے اختیار کی ہے اُس کو ترک کر دینا چاہیئے۔ یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ اُس کو اس بات کے لئے کس طاقت نے مجبور کیا تھا لیکن یہ امر یقینی ہے کہ آلیس کو ٹام کی ہوا خواہی دل سے منظور تھی۔ اگرچہ ٹام اُس کے ہم جنس نہ تھا۔ اور آلیس کے والدین نے بھی بہت کوشش کی کہ وہ ان خیالات سے باز آئے مگر آلیس تو ٹام پر فریفتہ تھی۔ اگرچہ اُس کو یہ خبر نہ تھی کہ اس فریفتگی کا باعث کیا ہے۔ تاہم اُس کو اس بات کا یقین تھا کہ ٹام نے ایک شریف دل پایا ہے اور اُس کی فطرت میں خوبیوں کی صلاحیت ہے۔ لیکن یہ ایک ایسی بات تھی کہ صرف وہی سمجھ سکی تھی مگر جب اُس نے ٹام کو سیدھی راہ سے بھٹکتے ہوئے دیکھا تو اُس کو نہایت ضروری ہے کہ معاملات صاف کرے چنانچہ اُس نے اس کی کوشش کی اس واقعہ کے بعد جب اُس کو یہ معلوم ہوا کہ ٹام نے حرفتی درسگاہ کو چھوڑ دیا ہے اور جنگ کی عملی خدمات انجام دینے کے لئے آمادہ ہوا ہے تو اُس کا نئے جذبات کے بارے دل دھڑکنے لگا۔ اُسکو جنگ کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل نہ تھی لیکن اُسکا دل یہ امر تسلیم کر رہا تھا کہ ٹام نے ایک ایک شریفانہ کام کیا ہے۔ اُس نے اگرچہ ٹام کو اُن کے سپرد تفریح کرنے کے لئے چھوڑ دیا تھا لیکن اس خیال کو ایک لمحہ کے لیے بھی اُس نے اپنے دل سے جدا نہیں کیا کہ ٹام اس سے بالاتر پوزیشن رکھتا ہے۔

ٹام کے میدان جنگ جانے کے بعد بھی آلیس لسٹر برابر گرجا کی نماز میں شریک ہوتی رہی اسی اثنا میں ایک اور واقعہ پیش آیا۔ اُس زمانہ میں برن فورڈ میں، جو نوجوان وکیل سرکاری طور پر مامور تھا۔ اُس کی ابھی شادی نہیں ہوئی تھی۔ اُسکو آلیس کے حسن وجمال سے دلچسپی پیدا ہو گئی۔ رفتہ رفتہ یہ دلچسپی عشق ومحبت سے بدل گئی اور اب وہ آلیس کو غیر معمولی توجہ کے ساتھ دیکھنے لگا اور اس جستجو میں رہنے لگا کہ اُس کے ساتھ یکجائی کی صورت پیدا ہو آلیس لسٹر کی سہیلیوں نے اپنے دل میں کہا کہ آلیس کے لئے یہ بات بڑی خوش نصیبی پر مبنی ہے اور اب وہ زمانہ قریب ہے

کہ آلیس ایک شاہی وکیل کی بیوی بن جائیگی۔ لیکن جب ایک عرصہ کے بعد مسٹر اسکلٹن نے آلیس سے اپنا مدعا ظاہر کیا تو اُس کے جواب دینے میں حسین دوشیزہ کو کوئی زحمت نہیں پیش آئی حالانکہ بظاہر مسٹر اسکلٹن کی پوزیشن سے ٹام کو کوئی نسبت نہ تھی آلیس لسٹر ایک شاہی وکیل کی بیوی بنکر اپنے اعلیٰ خیالات کے مطابق بہتر سے بہتر زندگی بسر کرسکتی تھی لیکن اُس نے ان باتوں کی ذرا بھی پروا نہ کی اور اُس نے سادگی کے ساتھ اپنے انکار سے نوجوان وکیل کی خواہشوں کو پامال کردیا اگرچہ اُس نے دل بہت دکھا جب اُس نے دیکھا کہ اُس انکار سے اسکلٹن کا چہرہ زرد پڑ گیا اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے لیکن اس کے باوجود اپنے دل سے مجبور نہ تھی جو اُس کے اقتدار سے باہر تھا۔

اس وقت آلیس لسٹر کے سامنے جو مسئلہ درپیش تھا اُس کا حل کرنا آسان نہ تھا کیونکہ اسکلٹن خنجر انکار سے قتل کرچکی تھی مگر ایک دوسرے شخص سے نجات حاصل کرنا بہت دشوار تھا یہ ایک برن فورڈ کے متمول نوجوان مسٹر ہیری برا بر فیلڈ تھے جو آلیس لسٹر کے نازوادا پہ ہزار جان سے فریفتہ تھے اور بچپن سے آلیس لسٹر سے واقفیت رکھتے تھے۔ آلیس لسٹر اور ہیری برابر فیلڈ نے ایک ہی قصبہ میں نشو و نما پائی تھی برسوں ایک ساتھ سنڈے اسکول میں گئے تھے۔ بارہا ایک ساتھ مقدس ترانوں کے گانے میں شرکت کی تھی اور اگرچہ آلیس نے ہیری برابر فیلڈ کو بھی عشق کی روشنی میں نہیں دیکھا تھا لیکن اُس سے دلچسپی ضرور رکھتی تھی۔

علاوہ بریں ہیری ایک اچھی پوزیشن میں بھی تھا۔ اُس کا باپ ایک دولتمند کارخانہ دار تھا اور وہ حال ہی میں ایک حصہ دار کی حیثیت سے کاروبار میں شریک ہوا تھا۔ اُس کی عمر ۲۴ سال کی تھی۔ قصبہ میں اُسکا خاص طور پر اعزاز و احترام کیا جاتا تھا اور عام طور پر توقع کی جاتی تھی کہ چند سال کے عرصہ میں وہ تجارتی حلقہ میں خاص امتیاز حاصل کرلیگا۔

گزشتہ چند ہفتوں کے عرصہ میں ہیری کو اکثر مسٹر لسٹر کے مکان پر آنے کا اتفاق ہوا۔ ظاہر میں تو اُس کا آنا محض کاروباری حیثیت سے تھا لیکن درحقیقت وہ آلیس کی ملاقات کے لیے آتا تھا۔

مسٹر اور مسز لسٹر کو ہیری کے کثرت آمدورفت کا مطلب معلوم ہوگیا تھا اور وہ اس بات بات سے خوش تھے۔

مسٹر ٹ "مجھے امید ہے کہ آلیس عاقبت اندیشی سے کام لیگی۔ چند روز پہلے وہ ٹام پولارڈ کے ساتھ ہواخوری کو جاتی تھی لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب یہ خیالات اُس کے دل سے دور ہو گئے۔ ہیری ایک اعلیٰ درجہ کا نوجوان ہے اور اس وقت اُس کی آمدنی بھی نہایت معقول ہے۔ دو تین سال کے عرصہ میں تمام کاروبار اُس کے اپنے ہاتھ میں ہوگا اور پھر اُسوقت یہ بات واضح ہو جائیگی کہ آلیس کے لیے اِس سے بہتر موقع برن فورڈ میں ناممکن تھا۔

مسز لسٹر۔ (آہ بھر کر) مجھے تو امید نہیں کہ آلیس نے ٹام کو فراموش کر دیا ہو اگرچہ ——"

مسٹر لسٹر۔ خاموش۔ اگر آلیس نے ایسا نہیں کیا ہے تو اس میں کیا فائدہ سمجھا ہے؟ میرے خیال میں اُس کے لیے اس سے بہتر کوئی صورت نہیں۔ علاوہ بریں اب تو وہ ایک سپاہی بن کر میدان جنگ گیا ہے اور اِس لیے اب آلیس کو اس کا خیال کرنا بیسود ہے۔ فرض کرو اگر اگلے ہفتے میں جنگ ختم ہو جائے اور ٹام اپنے مکان کو واپس چلا آئے تو وہ خواہ کیسا ہی خوش نصیب ہو لیکن سالہا سال درکار ہیں جب تک وہ پانچ پونڈ فی ہفتہ کمانے کے قابل ہو سکے لیکن اسوقت ہیری برابرفیلڈ کی آمدنی ہزارہا پونڈ سالانہ ہے۔

مسز لسٹر۔ یہ تو میں جانتی ہوں لیکن تم ایک لڑکی کے دلی جذبات کا کبھی فیصلہ نہیں کر سکتے جارج! تم اپنا معاملہ بھول گئے! جب تم نے مجھ سے شادی کی درخواست کی تھی تو اُس وقت ۳۰ شلنگ فی ہفتہ کماتے تھے لیکن ولیم پاٹ کی آمدنی صدہا پونڈ سالانہ تھی میرے لیے اُس سے شادی کر لینا تمھاری بہ نسبت کہیں زیادہ مناسب و موزوں تھا۔ اور جب میں نے ایسا نہیں کیا تو لوگوں نے مجھے بیوقوف بنایا۔ لیکن جو کچھ بھی ہوا میں نے اُسے انتخاب نہیں کیا۔

مسٹر لسٹر "وہ ایک دوسرا معاملہ تھا۔ ٹام نے تو بدچلنی اختیار کی اور اب تو اس کے تذکرہ کی ضرورت ہی نہیں۔ آلیس اُس سے ترک تعلق کر چکی ہے اور عجب نہیں کہ وہ ہلاک بھی ہو چکا ہو۔"

جس روز ٹام مورچے کی نگرانی پر تنہا مامور تھا ہیری برابرفیلڈ مسٹر لسٹر کے مکان پر آیا جس کے چند منٹ کے بعد اُسے آلیس کے پاس تنہا چھوڑ دیا گیا۔ ہیری نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ آج آلیس سے اپنا دردِ دل کہے گا اور شادی کی درخواست کریگا۔ چنانچہ اُس نے حسب ذیل گفتگو شروع کی۔

ہیری "آلیس، ادھر دیکھو۔ میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ایک نہایت ضروری بات تم سے

بیان کرتی ہے۔ غالباً تم کو ایک عرصہ سے یہ بات معلوم ہوگی کہ مجھے تم سے نہایت محبت ہے اور شاید تم کو تعجب ہوگا کہ اتنی شدید محبت پر بھی میں نے ابتک تم سے اپنے جذبات دل کا اظہار کیا نہیں کیا۔ سنو۔ اس تاخیر کی وجہ صرف یہ تھی کہ میں اس بات کا منتظر تھا کہ والد صاحب مجکو کارخانہ کا حصہ دار بنالیں۔ تم کو معلوم ہے کہ آغاز جنگ میں ہمارے تجارتی معاملات میں نہایت بری حالت میں تھے۔ ایک سال پہلے روئی کے کاروبار میں شدید نقصان ہو رہا تھا۔ لیکن جب جنگ چھڑ گئی تو رفتہ رفتہ یہ مصیبت اور بڑھنے لگی اور ہم لوگوں نے خیال کیا کہ بس اب ہم تباہ ہو گئے۔ لیکن اب خدا نے پھر اپنا فضل کیا اور معاملات درست ہو گئے۔ چنانچہ ہم کو جنگ کے کچھ ٹھیکے مل گئے ہیں اور ہم آسانی کے ساتھ روپیہ پیدا کر رہے ہیں۔"

الیس بسٹر کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ لیکن اُس نے بمشکل اپنے جذبات کو دبا کر کہا:-

الیس :- "مجھے سخت تعجب ہے کہ تم فوج میں شامل نہیں ہوئے۔ حالانکہ ہر روز آدمیوں کا مطالبہ ہو رہا ہے۔"

ہیری :- "اگر میری معلومات صحیح ہیں تو ایسا تو نہیں ہے۔ ایک دفعہ میں نے فوج میں کمیشن حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن یہ کوشش بالکل حماقت پر مبنی معلوم ہوئی۔ تم جانتی ہو کہ ایک شخص جو میری طرح پوزیشن رکھتا ہو ایک غیر معمولی سپاہی کی صورت میں بھرتی ہونا پسند نہیں کر سکتا۔"

الیس :- "آخر کیوں؟ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ ہر رتبہ اور ہر درجہ کے لوگ معمولی سپاہی کی حیثیت میں شریک ہوئے ہیں۔"

ہیری :- (ہنسکر) نہیں نہیں۔ یہ بات نہیں ہے۔ میں ایک نوجوان سے واقف ہوں جو تمھارے بیان کے مطابق فوج میں شامل ہوا تھا۔ اُس کا نام اگر برٹن ہے۔ اب تم اُسکا حال سنو۔ آغاز جنگ میں وہ بھرتی ہوا۔ لیکن چند روز ہی میں اسکا دل بیزار ہو گیا۔ اسکا بیان ہے کہ فوج کا طریق معاشرت نہایت تکلیف دہ تھا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ اُس سے پلٹنیں دھلوائی جاتی تھیں۔ اور وہ اپنی بارک کا کام پیسنے پر مجبور تھا۔ علاوہ بریں ایک شلنگ روزانہ پر بھی

تم کو غور کرنا چاہیے۔"

آلیس:" جو کچھ بھی ہو لیکن جب ملک کو تمھاری ضرورت ہی تو تم کو شریک ہونا چاہیے۔"

ہیری:" میں مکان پر رکر اس سے زیادہ قیمتی کام انجام دے رہا ہوں۔ تم جانتی ہو کہ اگر میں موجود نہ ہوں تو کارخانہ میں کام نہیں ہو سکتا۔ یہ تو صرف ٹام جیسے آدمیوں کے لیے موزوں ہے کہ وہ فوج میں شامل ہو جائیں۔ غور تو کرو۔ ٹام تم پر کس قدر فریفتہ تھا لیکن وہ کس آسانی کے ساتھ تم سے جدا ہو جانے کے لیے تیار ہو گیا۔"

اسکے بعد چند منٹ تک بالکل خاموشی رہی لیکن ہیری نے اپنا سلسلۂ کلام پھر شروع کیا۔

ہیری:" آلیس تم جانتی ہو کہ میں تم سے کسقدر محبت کرتا ہوں یہ امر واقعی ہے کہ میں تم کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہوں۔ کیا تم مجھ سے شادی کرو گی؟"

ہیری کو سخت مایوسی ہوتی اگر آلیس اسکا جواب اثبات میں نہ دیتی لیکن جب آلیس نے اُس نے اس معاملہ کو سوچنے کے لئے چند روز کی مہلت طلب کی تو وہ ایک حد تک مطمئن ہو گیا اور اس نے اپنے دل سے کہا" اس میں کچھ حرج نہیں، مجھے یقین ہے کہ اس سے اقرار ہی مقصود ہے"

یہ بات تھی جس کی وجہ سے آلیس تنہا اپنے کمرہ میں بیٹھی تھی۔ اور اپنے معاملات پر غور کر رہی تھی۔ اُس نے ہیری سے وعدہ کیا کہ وہ تین روز کے عرصہ میں اُس کی درخواست کا پختہ جواب دیگی۔ اور اگرچہ وہ اُس سے نہایت مانوس تھا لیکن یہ محال تھا کہ وہ اُسے کوئی ایسا جواب دے سکے جو اُس (ہیری) کی مرضی کے مطابق ہو۔ جب ہیری چلا گیا تو آلیس کے والدین کمرہ میں داخل ہوئے۔"

مسٹر لسٹر:" کہو آلیس تم نے اس معاملہ کو طے کر دیا۔"

اس کے جواب میں آلیس نے سر ہلا دیا لیکن منہ سے کچھ نہ بولی۔"

مسٹر لسٹر:" بولو، لڑکی۔ اس قدر شرمیلے پن کی ضرورت نہیں، مجھے معلوم ہے کہ آج اُس نے تم سے شادی کی درخواست کی ہے اُس نے میری اجازت سے یہ درخواست کی ہے وہ مجھ سے لیکر تمھارے پاس آیا تھا۔ کہ میں آج اس مسئلہ کو چھیڑوں گا۔ میری پیاری، تمھارے لئے اس سے بہتر کوئی موقع نہیں۔ کہو تم نے اس موقع کو تو ہاتھ سے نہیں جانے دیا؟"

آلیس:- "میں نے ایسا تو نہیں کیا۔"

مسٹر لسٹر:- "ارے کیا؟ اوہو کیا تم نے ایسی شدید حماقت کی؟"

آلیس:- "میں نے ابتک اُس سے کچھ نہیں کہا۔"

یہ سن کر جارج لسٹر ایک ٹھنڈا سانس بھرا۔ اور کہا۔

مسٹر لسٹر:- "خیر اس میں مضایقہ نہیں۔ یہ عقلمندی کی بات ہے کہ ایک دم "ہاں" نہ کہا جائے۔ اچھی بات ہے دو تین دن تک اُسے انتظار میں رکھنا چاہیے اس سے اس کا اشتیاق اور بڑھیگا۔ جب کوئی شخص میرے پاس کپڑے کی خریداری کے لیے آتا ہے تو میں اُس کی فروخت پر کبھی اپنی فوری رضامندی نہیں ظاہر کرتا۔ مگر ہاں آلیس ایسا نہیں کہ تم اُسے ہاتھ سے جانے دو۔"

آلیس:- "میں اس معاملہ میں کچھ نہیں جانتی۔"

مسٹر لسٹر:- "میں نہیں جانتی، اس سے کیا مطلب ہے۔ یعنی تم ہیری کو پسند نہیں کرتیں؟"

آلیس نے پھر کہا "ہاں والد صاحب، میں کچھ نہیں جانتی" اور یہ کہکر وہ کمرہ سے نکل گئی

مسٹر لسٹر۔ (اپنی بیوی سے) "اس لڑکی کا مدعا کیا ہے؟ کیا اُس نے تم سے کچھ کہا ہے؟"

مسز لسٹر:- "نہیں، ایک لفظ بھی نہیں۔"

مسٹر لسٹر:- "امید ہے کہ وہ ایسی حماقت تو نہ کریگی کہ ہیری سے انکار کردے وہ اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا ہے اور اپنے باپ کے مرنے پر اس کے ترکے کا تنہا وارث ہوگا۔"

مسز لسٹر نے اس کے جواب میں کچھ نہیں کہا۔ لیکن اُس کی نگاہوں سے دوربینی ٹپک رہی تھی اور اُس کے دل میں ایسے خیالات گزر رہے تھے جن سے مسٹر لسٹر بالکل ناواقف تھا۔

آلیس دوسرے کمرہ میں جاکر بڑی دیر تک ان معاملات پر غور کرتی رہی۔ ہیری کے الفاظ اب تک اُس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔ اور رخصت کے وقت اُس نے جن نگاہوں سے دیکھا تھا وہ ابتک آلیس کے حافظہ میں تھیں۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ہیری کو پسند کرتی تھیں اور اکثر باتوں میں اُس کی مداح تھی۔ وہ سنڈے اسکول کا ایک ٹیچر تھا ایک اعلےٰ درجہ کا کاروباری آدمی تھا۔ قصبہ میں اُس کی کافی عزت تھی لیکن ان سب باتوں کے باوجود اُس کو پس و پیش تھا۔

گھنٹوں پر گھنٹے گزرنے لگے۔ لیکن اب تک اُس کے خیالات ایک مرکز پر نہ آسکے ہیری برابر فیلڈ کے پیام ازدواج دینے پر بھی وہ اُس نوجوان کو فراموش نہ کرسکی جو مہینوں پہلے اُس سے جدا ہو چکا تھا۔ اس کا کیا سبب تھا؟ حالانکہ اُس کو بارہا خیال گزر چکا تھا کہ اُسے فراموش کردینا چاہیئے اور یہ کہ وہ اُس کے قابل نہیں ہے اور اُس نے ایک ایسی لڑکی سے تعلقات قایم کیے ہیں جس کو وہ نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھتی ہے اور جو اُس کی عدم موجودگی کے بعد سے ایک درجن نوجوانوں سے تعلقات پیدا کرچکی ہے۔ ٹام نے ایک ایسی ذلیل عورت کو اُس پر ترجیح دی اور اس طرح آلیس کے ناز و فخر کو صدمہ پہونچایا اسکی خودداری کو پامال کیا۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود جب وہ ہیری برابر فیلڈ کے پیام پر غور کرتی تھی۔ تو اُس کے خیالات اُسی نوجوان کی طرف بازگشت کرتے تھے جو اُس سے جدا تھا۔ اور ایک سپاہی کی حیثیت سے میدانِ جنگ میں مصروف کار تھا۔

ٹاون ہال کے گھنٹہ گھر نے آدھی رات کا گھنٹہ بجایا۔ آلیس نے گھنٹہ بجنے کی آواز سنی اور اس کے بعد وہ گھٹنوں کے بل گر پڑی لیکن اس وقت وہ جو دعا کرنا چاہتی تھی اُسکے الفاظ دل سے زبان تک نہیں آتے تھے۔ اُس کے خیالات بہت دور تھے۔ اُس کے تصور میں میدانِ جنگ کا نقشہ کھچا ہوا تھا۔ توپوں کا مہیب آوازوں کا وہ قیاس کررہی تھی سنگینوں کی جھنکار اُس کے کانوں میں آرہی تھی۔ زخمیوں کی فریادیں اُسی کو سنائی دے رہی تھیں۔ اس کے بعد ایک دعا اس کے لبوں پر آئی۔

"خدایا اُس کو بچانا، خدایا اُس کی مدد کرنا، خدایا اسکی حفاظت کرنا"

یہ اُس وقت کا ماجرا ہے جب ٹام برسوں کے بعد پرستش کے لئے آمادہ ہوا تھا اور جب اُس کی زبان پر دعا کے الفاظ تھے اُس وقت آلیس بھی گھٹنوں کے بل کھڑی ہوئی یہ دعا مانگ رہی تھی۔۔

ساتواں باب

رات کے ایک بجے کا وقت ۔ ہوا نہایت خنک تھی ۔ مطلع صاف ہو چکا تھا ۔ ٹام کو یکایک ایک آواز سنائی دی اور جہاں تک اُس نے قیاس سے کام لیا یہ آواز جرمن مورچے سے آ رہی تھی ۔ کوئی کہہ رہا تھا ”سنو ۔ سنو“ ٹام نے پہلے خیال کیا کہ شاید پہرہ داروں میں سے کوئی شخص اُسکو متوجہ کر رہا ہے ۔ پھر آواز آئی ”جہاں تک مجھے معلوم ہے تم کو لنکا شائر سے تعلق ہے ؟“

ٹام ”ہاں ۔ مگر اس سے تمہارا کیا مطلب ہے ؟“

اب ٹام کو یقین ہو گیا کہ یہ آواز ایک جرمن مورچہ سے آ رہی ہے ۔ پھر آواز آئی ۔

”میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں“ ان الفاظ کے بعد ایک قہقہہ کی آواز آئی ۔

ٹام ”میں جانتا ہوں یہ بالکل خرافات ہے ۔“

اب ٹام کی آواز سن کر ایک دوسرا پہرہ دار اُس کی طرف جھپٹا ۔ اور پوچھا پہرہ دار ”یہ کیا ہے ؟ یہ کون جا رہا ہے ؟“

ٹام (چپکے سے) ٹھہرو ، یہ ایک جرمن ہے جو مجھ سے گفتگو کرنا چاہتا ہے ۔“

پہرہ دار (بلند آواز سے) ”یہ کیا ہے ؟“

”صرف یہ“ اتنا کہکر جرمن نے پھر ایک قہقہہ لگایا ۔ اور پھر کہا ”تم لنکا شائر والے صبح کے ۶ بجے ہم پر حملہ کرنے والے ہو ۔ ۱۱ سو نوجوان ، ہم تمہارے جواب کے لیے تیار رہیں ۔ بہت بہتر“ یہ کہکر جرمن پھر ہنسا ۔

ٹام ”اس کا کیا مطلب ہے ؟ مجھے تو کسی کا حال معلوم نہیں کچھ تم جانتے ہو ؟“

ٹام نے یہ الفاظ پہرہ دار سے تعجب کے لہجہ میں کہے ۔

پہرہ دار ”میرے خیال میں یہ بات کسی نہ کسی بنیاد پر مبنی ہے ۔ لیکن وہ کیا ہے میں اس سے واقف نہیں ۔

ٹام ”کیا تمہارے خیال میں یہ بات مناسب ہو گی کہ ہم اس امر کی اطلاع کسی اور افسر کو دیں ؟

پہرہ دار "نہیں نہیں اس زحمت کی ضرورت نہیں، مجھے تو یہ ایک دل لگی معلوم ہوتی ہے"

اس واقعہ کے دو گھنٹے کے بعد انگریزی موریوں پر نقل و حرکت شروع ہوئی جیسا کہ پہرہ دار نے ٹام سے بیان کیا تھا کہ کچھ نہ کچھ بات میں وقوع میں آنے والی ہے۔ خاموشی کے ساتھ سپاہیوں کو حکم دیئے گئے۔ اور ایک حملہ کی تیاریاں کی گئیں۔

جرمن نے جو الفاظ کہے تھے اب ٹام کو اُن پر زیادہ وثوق ہوتا گیا۔ اس میں شک نہیں کہ ٹام ایک سپاہی کی حیثیت رکھتا تھا لیکن یہ امر یقینی تھا کہ اُس نے جو الفاظ سنے تھے وہ کچھ معنی رکھتے تھے۔ وہ جس قدر اس معاملہ پر غور کرتا تھا اُسی قدر اُس کو یقین آتا جاتا تھا کہ جرمن نے جو الفاظ اُس سے کہے تھے وہ بالکل صحیح تھے۔ ٹام کو کوئی علم اور کسی طرح کی اطلاع نہ تھی اور وہ اس امر سے بالکل ناواقف تھا کہ ایک حملہ ہونے والا ہے اور جرمن کے بیان کرنے سے صرف دو ہی گھنٹہ کے بعد۔ اُس کو یہ امر معلوم تھا کہ اُس کی بٹالین میں ۱۱سو مضبوط سپاہی ہیں اور اس کی اطلاع اس کو صرف دو دن پہلے ملی تھی۔ ایک نوجوان افسر کو دیکھکر اُس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ سب معاملہ اُس سے بیان کردے جو کچھ اُس نے سنا تھا۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا جس پر افسر ماتحت نے کہا۔

افسر ماتحت "یہ بات سخت تعجب انگیز ہے۔ مجھے اس کا یقین نہیں آتا۔ لیکن اب اس اطلاع سے فائدہ اٹھانے کا وقت گزر گیا۔ تاہم اسکا تذکرہ افسرانِ بالادست سے کردینا چاہیئے"

یہ کہکر افسر ماتحت کرنیل کے پاس چلا گیا۔

تقریباً ۸ بجے صبح کو حملہ کیا گیا۔ اس کے بعد ٹام کو معلوم ہوا کہ اس حملہ کی تیاری نہایت مخفی طرح سے ہوئی تھی۔ اور اس کی اطلاع صرف اعلیٰ افسروں کو تھی۔ لیکن یہ بالکل ظاہر ہے کہ دشمن کی اس حملہ کے متعلق پوری واقفیت تھی۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جب حملہ کیا گیا تو حملہ آوروں کو فوراً گولیوں کے ایک طوفان کا سامنا کرنا پڑا۔ اور اس میں شک نہیں کہ پوری بٹالین خاک سیاہ ہوکر رہ جاتی اگر وہ افسر ماتحت جس سے ٹام نے کل ماجرا بیان کردیا تھا افسر بالادست کو اس واقعہ کی اطلاع نہ دیتا۔ افسر بالادست اس کی اطلاع پاتے ہی بلیک واچ رجمنٹ سے فوراً کمک طلب کی لیکن اس پر بھی انگریزی فوج میں کثرت سے جانیں ضایع ہوئیں اور ایک انچ

زمین بھی حاصل نہ ہو سکی۔

جب حملہ کی کارروائی سے فراغت ہوئی اور بٹالین کے سپاہی واپس آئے تو کرنیل نے ٹام کو طلب کیا۔ ٹام نے کل ماجرا حرف بحرف بیان کیا۔ یہ کوئی بڑا افسانہ نہ تھا اور اگرچہ کرنیل نے بہت سے جرح کے سوالات کئے لیکن ٹام کہیں پر نہیں بہکا۔

کرنیل (میجر سے) یہ نہایت تعجب انگیز واقعہ ہے اس منصوبہ کے متعلق کسی شخص سے ایک لفظ بھی نہیں کہا گیا تھا۔ اور جیسا کہ تم کو معلوم ہے میں نے صرف ڈویژنل ہیڈکوارٹر کے جرنیل کے سامنے ان تجاویز کا تذکرہ کیا تھا۔ یہ ایک اعلیٰ درجہ کا منصوبہ تھا اور اگر جرمنوں کو پیشتر سے اسکی اطلاع نہ ہو جاتی تو ہم کو اس حملہ میں خاصی کامیابی کی امید تھی۔ آخر اس کا مطلب کیا ہے؟

میجر نے اپنا سر ہلایا اور کرنیل نے پھر کہنا شروع کیا۔

کرنیل "یہ ایک ایسا بڑا منصوبہ تھا جو مہینوں سے ہمارے زیر غور تھا۔ میں بیان نہیں کر سکتا کہ اس کے افشا ہو جانے سے مجھے کس قدر صدمہ پہونچا ہے۔ افسوس ہر بات ہمارے مفید مطلب اور ہمارے مقصد کی تائید میں تھی۔ میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس معاملہ میں کسی غدار کا ہاتھ ہے۔"

میجر۔ "لیکن غداری کا شبہ کس شخص پر ہو سکتا ہے۔"

کرنیل "اسٹاف جنرل نے جو کچھ کہا تھا وہ تم کو معلوم ہے۔ اس منصوبہ کے اخفا کی بہت سخت تاکید کی گئی تھی۔ حملہ سے ایک گھنٹہ پہلے سپاہیوں کو اس کے متعلق کسی قسم کی اطلاع نہ تھی۔ علاوہ بریں جونیر افسروں کو اس معاملہ کے متعلق بالکل تاریکی میں رکھا گیا تھا۔ تم کو معلوم ہے کہ جرنیل کس قدر محتاط شخص ہیں۔"

پھر کرنیل نے کہا "لیکن یہ معاملہ بالکل یقینی ہے میں نے اس نوجوان کا بیان سنا اس نے اپنے بیان میں کسی طرح کی غلطی نہیں کی۔ تم نے دیکھا کہ میں نے اس سے کیسی سخت جرح کی۔ مگر اس نے صفائی کے ساتھ ہر بات کو سمجھایا۔ مجھے یہ ایک ہوشیار آدمی معلوم ہوتا ہے۔ یہ کون ہے؟"

میجر "میں اس کے سارجنٹ کو بلاتا ہوں۔"

چند منٹ کے عرصہ میں سارجنٹ اینڈورتھ حاضر تھا۔ یہ وہی سارجنٹ تھا جس نے ٹام سے

جب وہ نیا نیا ایپرہ میں آیا تھا بہروں گفتگو کی تھی ۔

کرنیل "(سارجنٹ سے) اس نوجوان پولارڈ کے متعلق تم جو کچھ جانتے ہو مجھ سے بیان کرو۔"

سارجنٹ "ایک ہوشیار اور محنتی سپاہی ہے اور اسکا چال چلن بہت عمدہ ہے۔ میں نے اُس سے لانس کارپول بننے کے لئے کہا لیکن اُس نے خواہش نہیں ظاہر کی - وہ ایک اعلیٰ درجہ کا غیرکمیشن دار افسر بن سکتا ہے۔"

کرنیل "معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی قدر تعلیم یافتہ بھی ہے ؟"

سارجنٹ - "ہاں جناب، لنکا شائر کے بعض نوجوان نہایت تعلیم یافتہ ہیں - یہ لوگ سنجیدہ اور ہوشیار رہیں - پولارڈ ان سب میں بہتر ہے - میں اُس کی متعلق یہ رائے رکھتا ہوں کہ وہ نہایت قابل اعتماد اور ذہین ہے"

اب کرنیل نے میجر کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ "تم کیا خیال کرتے ہو؟"

میجر "یقیناً مجھکو فوراً اس معاملہ کی رپورٹ صدر مقام کو بھیجنی چاہیئے - لیکن میری زندگی میں یہ پہلا معاملہ ہے۔"

اس معاملہ سے ماتحت سپاہیوں کو توبظاہر کچھ تعلق نہیں معلوم ہوتا - کیونکہ ان کو کسی بات کی آگاہی نہ تھی - اُن کی ناواقفیت کی وجہ سے ہنگامے نے ہمارے خلاف صورت اختیار کی اور ہمارے بہت سے سپاہی رائگاں ہوئے اور بہت سے زخمی ہوئے - لیکن یہ کوئی نیا واقعہ نہیں اس سے پہلے بھی اکثر حملوں کا نتیجہ برعکس نکل چکا ہے اور کسی کو یہ خبر نہیں کہ اس ناکامی کی اصلی وجہ کیا ہے ۔

جیسا کہ قیاس کیا جا سکتا ہے ٹام پر اس واقعہ کا بڑا گہرا اثر ہوا - ٹام اگرچہ نہایت ذکی الحس اور ذہین نہ تھا لیکن پھر بھی ایک حد تک ہوشیار اور عقلمند تھا - اس کو یہ معلوم تھا کہ دو اور دو ملکر چار ہوتے ہیں ۔

اس میں شک نہیں کہ یہ رات ٹام کی زندگی میں نہایت حیرت انگیز رات تھی - اور اسمیں ایسے واقعات پیش آئے تھے جو اس کے حالات میں بڑا انقلاب پیدا کرنے والے تھے اور مختلف حیثیتوں سے اُس کے لئے مؤثر تھے - یہی رات تھی جس میں وہ خدا کی واجب الوجود ہستی پر

ایمان لایا یہ ایک ایسا خیال نہ تھا جو ایک منٹ کے لیے اُسکی دماغ میں آکر ہمیشہ کیلئے رخصت ہوگیا ہو بلکہ یہ ایسا نقش تھا جو نہایت استحکام کے ساتھ اُس کے دل میں متمکن ہوگیا تھا وہ سچے دل سے خدا کو حاضر و ناظر سمجھنے لگا تھا۔ وہ تمام تلقین جو سنڈے اسکول مین کی گئی تھیں وہ تمام باتیں جو اُس نے نیگ مینس کرسچین ایسوسی ایشن کے لکچراروں سے سنی تھیں اُس کے حافظہ میں تازہ ہوگئیں۔ اب اس کے دل دماغ میں ایک روحانی طمانیت کا خزانہ مہیا ہورہا جس سے پیشتر وہ بالکل ناواقف تھا۔ اُس نے اپنے اِن مقدس جذبات کے متعلق کسی سے ایک لفظ بھی نہیں کہا کیونکہ یہ کوئی کہنے کی بات نہیں تھی۔ لیکن اِن معتقدات نے ٹام کی زندگی کو بالکل بدل دیا۔ اُس کو ایک نیا آدمی بنا دیا اور ایک نئی زندگی عطا کی اور اب وہ پہلے سے زیادہ اس قیمتی زندگی کے لیے احتیاط کرتا تھا لیکن پہلے کی طرح اُسکا دل خوف سے لبریز نہ تھا۔

اس واقعہ کے دو دن کے بعد ٹام کو اطلاع ملی کہ ایلک میک فیل زخمی ہوگیا ہے اور ایک ہسپتال کو بھیج دیا گیا ہے جو اپیرہ سے کچھ فاصلے پر واقع تھا۔ ٹام جب سے فرانس آیا تھا اُس کو ایلک سے ملنے اور اُس کے متعلق حالات معلوم کرنے کا بہت کم موقع ملا تھا کیونکہ ایلک بلیک واچ بٹالین میں تھا جو اُس خرطوم سے تین میل کے فاصلہ پر ایک دوسرے مورچہ میں تعنیات تھی۔ یہ دونوں اتفاقی طور پر اپیرہ میں ایک دوسرے سے مل سکے تھے۔ جب ٹام کو یہ معلوم ہوا کہ ایلک زخمی ہوگیا ہے تو اُس نے اسپتال جاکر اُس کے دیکھنے کا ارادہ کیا۔ اسی اثنا میں میک فیل کے ایک دوست نے ٹام سے بیان کیا کہ اُس کی حالت روز بروز ابتر ہوتی جاتی ہے اُس کی حالت اس قابل نہیں تھی کہ اسپتال کو منتقل کیا جائے لیکن اس کا لحاظ نہیں کیا گیا۔"

اس کے جواب میں ٹام نے پوچھا۔

ٹام "اس سے یہ مطلب تو نہیں ہے کہ ایلک خدانخواستہ جانبر نہ ہوگا۔"

سپاہی "یہ نہیں، اُس کی حالت خطرناک تو نہیں۔ مگر ہاں اچھی بھی نہیں ہے۔"

جب ٹام اس چھوٹے قصبہ میں پہنچا جہاں یہ اسپتال واقع تھا تو اُس نے زخمی کو دیکھنے کے لیے اجازت طلب کی جس پر نرس نے کہا۔

نرس "مجھے اس میں شبہ ہے کہ آپکو اجازت مل سکے گی یا نہیں۔"

ٹام "کیا مریض کی حالت بہت خراب ہے؟"

نرس "درحقیقت بہت خراب حالت ہے" وہ کل صبح کو حملہ میں زخمی ہوا۔ افسوس اس کا ناکام حملہ میں بہت سے آدمی تلف ہوئے"

ٹام "ہاں۔ اُس حملہ میں میں بھی شریک تھا اور مجھے معلوم ہے کہ بلیک واچ بٹالین کی کمک طلب کی گئی تھی"

چند منٹ تک خاموشی رہی اس کے بعد ٹام نرس سے بہت قریب پہونچ گیا اور آہستہ سے کہا۔

ٹام "کیا تمھارے خیال میں وہ جانبر نہو سکے گا۔

نرس "مجھے اسی بات کا خطرہ ہے۔ اُس کی حالت اس قدر نازک ہے کہ ملاقات کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اور مجھے تو یہ اُمید نہیں کہ وہ تمھیں پہچان سکے"

ٹام "مجھے یقین ہے کہ وہ مجھ سے ملنا پسند کریگا۔ تم جانتی ہو کہ ہم لنکاشائر میں ایک دوسرے کے رفیق رہ چکے ہیں اور ایک دوسرے سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اگر ممکن ہو تو میں اُس سے ملنے کا نہایت شائق ہوں، نہایت شائق ہوں۔

نرس "بہتر ہے، میں ڈاکٹر سے کہتی ہوں۔ امید ہے کہ آپ انتظار کرینگے۔ جہاں تک ممکن ہے میں جلد واپس آؤنگی"

ٹام کے دل میں اشتیاق کا ایک جذبہ پیدا ہوا۔ اُس کو ایلک میک فیل کی نسبت کچھ زیادہ واقفیت نہیں تھی لیکن اُس کو وہ تمام باتیں یاد تھیں جو اُس کے ساتھ لنکاشائر میں پیش آئی تھیں۔ اور وہ رات بھی ہنوز اُس کے حافظہ میں جس کی صبح کو اُس نے میدان جنگ کے لیے سفر کیا تھا۔ اس کے بعد بھی ٹام اور میک فیل میں ایسی گفتگو ہوئی تھی جو فراموش نہیں ہو سکتی تھی۔ اُس کو یہ بات نہایت تعجب انگیز معلوم ہو رہی تھی کہ میک فیل جیسا کشیدہ قامت اور صحیح القویٰ نوجوان عنقریب راہی عدم ہوا چاہتا تھا۔ اور وہ اپنے دل سے کہتا تھا کہ کیسے لوگ اس طرح ہلاک ہوتے ہیں؟ اور جرمنوں کے اس گناہ کا اثر میک فیل کی میکس نال کے دل پر کیا پڑیگا؟"

چند منٹ کے بعد ایک نرس نے واپس آکر کہا کہ ڈاکٹر صاحب آپکو مریض کے پاس

جانے کی اجازت دیتے ہیں۔

ٹام "کیا آپ نے میری نسبت دریافت کیا ہے"

نرس "میں کچھ نہیں جانتی ایک نرس نے ڈاکٹر صاحب سے دریافت کیا تھا اور اس نے مجھے آپکے پاس بھیجا ہے کہ اگر آپ زخمی کو دیکھنا چاہتے ہیں تو دیکھ سکتے ہیں۔ آپ ہی کا نام پولارڈ ہے نا؟"

چند لمحوں کے بعد ٹام اُس کمرہ میں پہونچا دیا گیا جس میں چند آدمی پڑے ہوئے تھے میکفیل اس کمرہ کے ایک گوشہ میں تھا۔ جب ٹام اُس کے پاس پہونچا تو اُس نے جان پہچان کے ثبوت میں مسکرا دیا اور کہا۔

ایلک "مجھے یقین تھا کہ تم ضرور آؤ گے۔ ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم اس حالت میں کہیں نہیں جا سکتے لیکن مجھے وثوق تھا کہ مرنے سے پہلے میں تم کو ضرور دیکھ سکوں گا"

ٹام چند منٹ تک تو سکتے کے عالم میں رہا پھر جواب دیا۔

ٹام "خدا نہ کرے ایسا ہو، اکثر زخمی جن کی تم سے زیادہ خراب حالت تھی، وہ تندرست ہو گئے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی"

ایلک "نہیں ٹام، اب میں بچنے والا نہیں ہوں۔ مرنے کے لیے بالکل تیار بیٹھا ہوں۔ اگرچہ ڈاکٹر تسلیں دیتے ہیں لیکن میں خوب جانتا ہوں کہ اب زندگی ناممکن ہے۔ ٹام میں ایک کام تم سے لینا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میری ماں کو ایک خط لکھ دینا۔ جیسا کہ میں تم سے کہہ رہا ہوں وہ ایک نہایت پرہیزگار عورت ہے۔ افسوس میرے لیے وہ کیسی بیقرار ہوگی۔

ٹام "میرے لائق جو کچھ خدمت ہو میں اُس کے لئے حاضر ہوں لیکن ناامید نہ ہو۔ تم اچھے ہو جاؤ گے اور پھر جرمنوں پر حملہ آور ہونگے۔

ایلک "نہیں، بس جو کچھ مجھ سے ہونا تھا وہ ہو چکا۔ میں اپنا حصہ فرض انجام دے چکا۔ ضرور ہے کہ میں اس مقصد کے لیے کچھ اور زندہ رہنے کی تمنا رکھتا ہوں۔ مگر اب خدا کو یہ منظور نہیں ٹام میں موت سے خائف نہیں ہوں۔ کہو تم کو وہ رات یاد ہے جسکی صبح کو ہم یہاں آنے کے لیے روانہ ہوئے ہیں۔ اور ہم نے شراب خانہ کو ایک ساتھ چھوڑا ہے؟

ایلک ۔ میں نے اس بات کا اُسی وقت تہیہ کر لیا تھا۔ تم کو معلوم ہے کہ مجھکو معاملات پر غور کرنے کی عادت ہے چنانچہ جب میں تنہا ہوا تو میں نے اِن معاملات پر غور کیا۔ اور مجھے اس موقع پر وہ باتیں بھی یاد آئیں جو میری ماں نے مجھے سمجھائی تھیں۔ ٹام آج میں نے پرستش کی اور ایک وہ زمانہ تھا جب لنکا شائر میں میں مذہب پر ہنستا تھا لیکن ٹام یاد رکھو مذہب کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو آدمی کا ساتھ دے سکے۔ تم میری ماں کو جب خط لکھنا تو میرے ان خیالات کا بھی ذکر کر دینا۔ لکھنا کہ میں نے اپنی زندگی آسمانی آقا کو سپرد کر دی اور میں نے اُس وقت سے کبھی شراب کو مس نہیں کیا۔ اور یہ کہ میں نے خدا کی محبت میں جان دی۔ کہو ٹام یہ سب باتیں تم لکھو گے نا؟"

ٹام "یقیناً"

ایلک "اچھا تو پتہ لکھ لو"

ٹام کی انگلیاں کانپ رہی تھیں اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے جب اُس نے ایک ضعیفہ کا پتہ قلمبند کیا جو سکاٹ لینڈ کی بلندیوں پر یہاں سے صدہا کوس کے فاصلہ پر رہتی تھی اس کے بعد ایلک نے کہا۔

ایلک "خیر اس لئے اُس کو تسکین ہو جائیگی۔ اور اُس کو معلوم ہو جائیگا کہ اُس کی تعلیم و تلقین بالکل بیکار ثابت نہیں ہوئی۔

ٹام "مایوس نہ ہو ایلک، تم اچھے ہو جاؤ گے، تم زندہ رہو گے"

ایلک "یہ باتیں نہ کرو۔ مرنا برحق ہے۔ کیسے کیسے لوگ مر چکے ہیں۔ پھر میری کیا حقیقت ہے۔ موت کسی ایک شخص کے لیے مخصوص نہیں بلکہ سب کو ایک دن مرنا ہے ہم میں سے ہزاروں مر چکے ہیں اور ہزاروں مر رہے ہیں۔ کہو ٹام، ہم زندگی کے راز کو پا گئے یا ابھی اُسی اُسی تاریکی میں ہوا؟"

ٹام "نہیں اب میں اُسی تاریکی میں نہیں ہوں۔ ایک روز میں شب کو ایک سنتری کی حیثیت سے مامور کیا گیا۔ رات کے ایک بجے کا وقت تھا تاریکی اور سنانے کا عالم تھا کہ مجھ پر آسمانی نور چمکا اور میرا دل خدا کی محبت سے لبریز ہو گیا۔ میں نے اُس وقت اسکی پرستش

کی اور اُس کے بعد سے میرے خیالات اور طریق زندگی میں بالکل تبدیلی ہو گئی ہے۔ٹام تم اسوقت نماز و دعا پڑھ سکتے ہو؟"

اِس کے بعد کمرہ میں بالکل خاموشی ہو گئی۔ جو لوگ آپس میں بات چیت کر رہے تھے وہ خاموشی کے ساتھ ٹام اور آیلک کی گفتگو سن رہے تھے۔ چند منٹ کے بعد ٹام نے کہا۔

ٹام: "اس وقت تو مجھے کوئی دعا یاد نہیں آتی۔ میں اس وقت کسی دعا کے پڑھنے کی بجائے صرف خدا کا نام لینا اور اُسکو یاد کرنا زیادہ مناسب سمجھتا ہوں۔ لیکن اگر تم تیار رہو تو میں ایک مناجات پڑھکر سناتا ہوں"

ایلک: "ہاں ہاں ایک مقدس گیت مجھے سناؤ۔"

یہ سن کر ٹام مرتے ہوئے انسان کے بستر کے پاس گھٹنوں کے بل کھڑا ہو گیا۔ اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اس وقت اسکا دماغ تمام خیالات سے پاک تھا اور اس کے دلمیں کوئی وسوسہ نہیں گزر رہا تھا۔ آخرکار اُس نے حسب ذیل مناجات شروع کی

مسیح، او میری روح کے پیارے
مجھے اپنی آغوش میں آنے دے

جب سمندر موجیں مار رہا ہے
جب طوفان بلند ہو رہا ہے
مجھے چھپالے اپنے دامن میں چھپالے
جب تک طوفانِ حیات کا خاتمہ ہو
اے راہنما مجھے بچا لے
اور میری روح کو اپنی حفاظت میں لے

ایلک: "بالکل صحیح بالکل درست، یہ الفاظ میرے دل میں اُتر گئے۔ ٹام تیئسویں مناجات بھی ذرا مجھے پڑھکر سنا دو"

ٹام۔ "وہ مجھے یاد نہیں رہی بالکل بھول گیا"

ایلک: "تعجب ہے کیا تمھیں یہ گیت یاد نہیں (خدا ہی میرا نگہبان!)؟"

ٹام نے پھر گھٹنوں کے بل اس مناجات کو پڑھا اور جب وہ اس شعر پر پہونچا کہ

اب خوف نہیں کسی بات کا

تو ہے میرے ساتھ

تو ایلک نے کہا ٹھہرو، بس اس قدر کافی ہے۔ ٹام یہی بات ہے کہ مجھے خوف نہیں جیسا کہ اسوقت مرگ و فنا کی وادی میں ہوں لیکن خدا میرے ساتھ ہے اور وہ میری دستگیری کر رہا ہے۔

اس موقع پر نرس نے آکر ٹام سے کہا "اب تم کو جانا چاہیئے۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ اب تم کو ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ ایلک نے کہا "خدا حافظ، اچھا میری ماں کو تم خط لکھو گے نا؟"

ٹام: "ضرور بالضرور"

ایلک: "ٹام، اگرچہ میں اب مر جاؤں گا لیکن تم سے قریب رہونگا اور اب اُس دنیا میں ملاقات ہوگی جو اس سے ہر حالت میں بہتر ہے، اچھا ٹام رخصت"

جب ٹام کمرہ میں سے گزر رہا تھا جہاں بیمار اور زخمی سپاہی بستروں پر پڑے ہوئے تھے تو اُس نے محسوس کیا کہ وہ اُس کو مشتاقانہ نگاہوں سے دیکھ رہے تھے اس وقت اس کمرہ پر خوفناک اداسی چھائی ہوئی تھی۔

دوسرے دن ایلک مر گیا۔ نرس آخری لمحہ تک اُس کے پاس رہی اور جب اُس پر نزع کا عالم طاری تھا اُس نے نرس کی طرف مسکرا کر دیکھا اور کہا کہ میری ماں کا جو کچھ خیال میرے متعلق تھا وہ پورا ہوا۔ ٹام نے جب ایلک کے مرنے کا حال سُنا تو اُسے نہایت قلق ہوا اور وہ چیخ اُٹھا کہ یہ موت نہیں ہے یہ فتح ہے اُس کے بعد ٹام نے جو خدمات انجام دیں وہ ایک نئی روشنی میں انجام دیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُس کے ایمان کو چھپانے والے بادل جو رہے سہے موجود تھے وہ بھی ایلک کی آخری ملاقات سے دور ہو گئے۔

آٹھواں باب

کرنیل ہلونٹ۔ (میجر سے) جو کچھ بھی ہو۔ یہ معاملہ کسی نہ کسی غداری پر مبنی ہے۔

میجر۔ ہاں کوئی بالکل ہی اندھا ہو تو شاید اُسے نہ سوجھے لیکن سوال یہ ہے کہ آخر یہ کس کا فعل ہے۔"

کرنیل "یہی تو سوال ہے۔ ہم واقعات سے کس طرح چشم پوشی کر سکتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً ہماری تجاویز کا راز فاش ہوتا رہا ہے۔ اور دشمن نے کھلم کھلا اُن سے فائدہ اُٹھایا ہے۔ میں نے جنرل ویدر سے اس کا ذکر کر دیا ہے جنرل موصوف کو سخت تعجب ہے کہ یہ مسلسل واقعات کیوں پیش آ رہے ہیں لیکن اس معاملہ میں اُن کی عقل بھی کام نہیں کرتی کہ اُس غداری کا مرتکب کون ہے۔ اُنھوں نے اپنے اسٹاف کے افسروں کی نگرانی شروع کر دی ہے اب وہ اپنی تجاویز کو اپنی دل تک محدود کرتے ہیں۔ اور صرف انھی اشخاص کو اُنکی اطلاع دیتے ہیں جن کو اُنکی تعمیل سے تعلق ہوتا ہے۔ انھوں نے حفظ ماتقدم اور پیش بینی کی تمام تدابیر اختیار کر رکھی ہیں۔ واقعی یہ عجیب تماشے کی بات ہے کہ ہمارے کسی حملہ کا ارادہ کرنے سے پہلے ہی جرمن تمام واقعات سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔"

اتنا کہکر کرنیل نے ایک آہ بھری اور کہا کہ اس طرح کے نامناسب واقعات میرے زمانہ ہی میں پیش آیا کرتے ہیں اور اس سے غالباً میرے ہمعصر نتیجہ نکالتے ہونگے کہ میں اس عہدہ کے قابل نہیں ہوں۔ کرنیل نے یہ بھی ظاہر کیا کہ مجھے بارہا یہ خیال پیدا ہو چکا ہے کہ میں اپنے عہدہ سے کنارہ کش ہو جاؤں تاکہ آیندہ بدنامیوں سے محفوظ رہ سکوں۔ کیونکہ ابتک مجھکو ایک دوربین اور قابل افسر سمجھا جاتا تھا اور ابتدائے جنگ سے ابتک میرا نام عزت کے ساتھ لیا جاتا تھا۔ بڑے بڑے صدر مقامات میں میرا تذکرہ ہوتا تھا اور میری غیر معمولی قابلیت کا اعتراف کیا جاتا تھا۔ لیکن چند ہفتوں سے میں جس تجویز پر عمل کرتا ہوں وہ غلط ثابت ہوتی ہے۔ اس اثنا میں کوئی قابل ذکر پیش قدمی یا دشمن کے مقابلہ میں کوئی قابل تعریف

کامیابی حاصل نہیں ہوسکی ہے۔ ساری رجمنٹ کے متعلق مشتبہ اور بے اعتمادی کی اسپرٹ پھیلی ہوئی ہے۔ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ رجمنٹ میں کوئی نہ کوئی غدار ضرور ہے لیکن یہ پتہ نہیں چلتا کہ آیا وہ کون ہے۔

یا تو یہ سب باتیں بدقسمتی سے اتفاق پر مبنی ہیں اور یا اس ناکامی کی وجہ یہ ہے کہ تمام برطانوی افسروں کی تجاویز سراسر غلط تھیں۔ مگر کرنیل بلونٹ کو خود امر واقعی سے کسی قسم کی آگاہی نہیں تھی۔ وہ ایک پرانا سپاہی تھا۔ وہ ہندوستان میں کام کرچکا تھا۔ جنگ بوئر میں رہ چکا تھا۔ اُس کو یقین تھا کہ اُس نے ڈویژنل ہیڈکوارٹروں میں جو تدابیر پیش کی ہیں وہ مفید اور کارآمد ہیں لیکن اُس کو اُن تدابیر پر جس قدر اعتماد تھا اُسی قدر وہ مایوس کن اور مضر ثابت ہوئی تھیں۔

کرنیل۔ مجھکو کسی جگہ ذرا بھی روشنی نظر نہیں آتی۔ اِن تجاویز سے صرف میں۔ تم اور بریگیڈیا کو واقفیت تھی۔ پھر اس افشائے راز کا باعث نہیں کھلتا۔ یہ بات نہایت حیرت انگیز ہے"

میجر" بالکل سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس کمبخت کی حرکت ہے۔ دیکھیے دو اسٹاف افسر آرہے ہیں"

اِن واقعات کے بعد کرنیل بلونٹ ہمیشہ سے زیادہ محتاط اور ہوگیا۔ وہ برابر دیگر بٹالینوں سے نامہ و پیام رکھتا تھا۔ اور صدر مقامات سے بھی سلسلۂ آمد و رفت قائم تھا لیکن کسی شخص کو مطلقاً آگاہی نہ تھی اور سب کو معلوم تھا کہ کوئی سخت کارروائی عمل میں آنیوالی ہے حتیٰ کہ دمدموں کے سپاہیوں کو بھی اسکا علم تھا کہ کوئی غیر معمولی اہم واقعہ پیش آنے والا ہے اور لوگ اس معاملہ کے متعلق باہم بحث و گفتگو کرتے تھے۔ یہ احساس تو قریب قریب ہر شخص کو تھا کہ صورت حالات قابل اطمینان نہیں ہے۔ ٹام کو دوسرے سپاہیوں کی بہ نسبت اس امر کا زیادہ احساس تھا۔ وہ ایک ایسا شخص تھا جس سے کرنیل نے بذات خود گفتگو کی تھی اور اُس نے کئی بار یہ بات محسوس کی تھی کہ اُس کی خاص طور پر نگہداشت کی ہے۔ ٹام نے اس وقت اچھی طرح آنکھ کان کھول کر رہنے کی ضرورت محسوس کی تھی۔ اور اگر ممکن ہو تو معاملات کی سراغ رسانی بھی وہ ضروری سمجھتا تھا۔ اُس کو ایک شخص پر کچھ شبہ بھی تھا لیکن اس شبہ کے متعلق وہ کسی سے ایک لفظ کہنے کی بھی جرأت نہیں کرسکتا تھا۔

ٹام کو اس بات کی بالکل خبر نہ تھی کہ افسروں میں کیا معاملات طے ہوئے ہیں اُس کو اُن تدابیر سے قطعاً آگاہی نہ تھی جنکی تعمیل برعکس ہوئی تھی۔ دوسروں کی طرح اُس کو صرف اس قدر علم تھا کہ کوئی مناسب بات وقوع میں آئی ہے۔

ایک دن نہر کے قریب جو شہر کی قدیم فصیل کے گرد رواں تھی اُس نے دیکھا کہ کرنیل اور بریگیڈیر دو اسٹاف افسروں سے گفتگو کر رہے ہیں اسٹاف افسروں میں سے ایک جرنیل اور ایک کپتان تھا۔ ٹام نے اچھی طرح محسوس کیا کہ کپتان واٹرس تھا جس سے وہ برن فورڈ میں اچھی طرح واقف ہو چکا تھا۔ ٹام ایک خطرناک گوشہ میں باُنجری روڈ کے سامنے کھڑا ہوا تھا جو برطانوی سلسلہ آمد و رفت کی طرف سیدھی چلی گئی تھی۔ جرمن توپ خانے کے گولے متواتر آ آ کر گر رہے تھے۔ اور قدیم شہر کے مختلف حصوں کو پامال کر رہے تھے۔ لیکن اتنے دنوں میں ٹام ان پرشور آوازوں کا ایسا خوگر ہو گیا تھا کہ اس گولہ باری کا اسکے دل پر ذرا بھی اثر نہ تھا اور اگرچہ اُسے بار بار یہ خطرہ ہو رہا تھا کہ اگر گولا اُس کے رخ پر آ کر گرا تو اُس کی زندگی کا خاتمہ کر دیگا۔ لیکن وہ یہ بھی جانتا کہ میں ایک کے مقابلہ سو گولے دشمن پر برسا رہا ہوں۔ علاوہ بریں اگرچہ وہ ایک مخدوش جگہ کھڑا ہوا لیکن پھر بھی ایک جائے پناہ اُس کے پاس تھی۔ اس وقت دھوپ بہت تیز تھی اور وہ ایک دیوار کے سایہ میں بیٹھا ہوا شہر کے کھنڈروں کو دیکھ رہا تھا۔

چند سکنڈ کے بعد افسروں کا گروہ بالکل اُسکے قریب ہو کر گزرا ٹام فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور سلام کیا۔ کرنیل نے جیسے ہی ٹام کو دیکھا کہا "اوہو یہ تو وہی شخص ہے، پولارڈ ادھر آؤ" ٹام نے حکم کی تعمیل کی مگر اُس کے دل میں صدہا مختلف خیالات کا ایک چشمہ اُبل رہا تھا۔

کرنیل "پولارڈ، اب تم اُن باتوں کو ذرا پھر دُھراؤ جو مجھ سے چند روز پہلے تم نے بیان کی تھیں"

ٹام نے کل واقعات کو پھر دُہرایا اور پھر اُس سے صدہا جرح کے سوالات کیے گئے اور اُس نے محسوس کیا کہ اُس کے بیان کو تمام افسروں نے جن میں واٹرس بھی تھا گہری دلچسپی کے ساتھ سنا۔

ٹام نے اپنے دل میں کہا کہ کچھ نہ کچھ غلطی ضرور ہوئی ہے اُنھوں نے مجھے گھبرا دینے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہے۔ میں نے جو کچھ سنا ہے اُس سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اس کے بعد وہ ان افسروں کو جبکہ وہ اس خطرناک گوشہ سے گزر رہے تھے اچھی طرح دیکھتا رہا۔

اُسی رات کو جبکہ اسٹاف افسر اپنے اپنے صدر مقامات کو واپس گئے ٹام نے جو واٹر ٹاور سے گزر رہا تھا ایک حیرت انگیز منظر دیکھا یعنی اُس کو نظر آیا کہ ایک اسٹاف افسر واپس ہو رہا ہے۔ مگر وہ اس کا مطلب سمجھنے سے قاصر تھا کیونکہ اُس کو اپنے بالادست افسروں کی نقل و حرکت سے بالکل واقفیت نہ تھی لیکن اُس نے جو کچھ سمجھا وہ نہایت برانگیختہ کن تھا۔

دوسرے دن ٹام کی کمپنی کو حکم ہوا کہ وہ اُن لوگوں کو آرام لینے کا موقع دے جو کئی گھنٹہ سے مورچوں پر مصروف کار رہ چکے تھے۔ چنانچہ شام ہوتے ہی یہ لوگ بانجزی روڈ پر سلسلہ آمد و رفت کے مورچہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ایک گھنٹہ کے بعد ایک خمدار موقع پر متمکن ہو گیا اور اُس کے دل میں یہ خیالات گزر رہے تھے کہ کوئی اہم چیز وقوع میں آنے والی ہے۔

گھنٹوں پہ گھنٹے گزرنے لگے۔ اور ہنوز ٹام کا تعجب اُن باتوں پر جن کو اُس نے دیکھا اور سنا تھا بدستور باقی تھا۔ لیکن اُس کے پاس اپنی بدگمانی کے لئے کوئی معقول وجہ نہ تھی تاہم وہ سوچ رہا تھا کہ اُسے کیا طریق عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ انھی خیالات میں تھا کہ ایک آواز اُس کے کانوں میں آئی۔ آواز متعارف تھی۔ یہ آواز میجر ملبنڈل کی تھی میجر نے کسی شخص کو جواب دیا تھا۔

میجر: "ہاں ہاں میں اچھی طرح سمجھ گیا"

"کیا تمھیں اِن باتوں کا یقین ہے؟"

میجر: "ہاں مجھے پورا یقین ہے"

"اچھا تو میں جاتا ہوں اور کپتان ونفیلڈ سے اسکا تذکرہ کرتا ہوں"

میجر:- "میں بھی تمھارے ساتھ چلتا ہوں"۔
"نہیں نہیں، اس کی ضرورت نہیں، میں راستہ سے اچھی طرح واقف ہوں

گڈ نائٹ بلنڈل"۔

میجر:- "گڈ نائٹ واٹرمین"۔

یہ ایک روشن رات تھی اور چند بادلوں کے سوا جو آسمان پر ادھر اُدھر پردہ فگن تھے مطلع صاف تھا۔ ٹام کو پیروں کی چاپ محسوس ہوئی جیسکے ساتھ ہی اُس نے اپنے آپ کو ایک مورچے کے گوشہ میں چھپا لیا چنانچہ اس اثنا میں واٹرمین گزر گیا۔ ٹام بھی واٹرمین کے پیچھے پیچھے دبے پاؤں اُسکی نظر سے بچتا ہوا روانہ ہوا۔ چونکہ مورچہ کسیقدر خمیدہ تھا اس لیے وہ آسانی کے ساتھ اپنے مقصد کو پورا کر سکا۔ چلتے چلتے یہ دونوں ایسے موقع پر پہونچے جہاں سے جرمن خط حرب صرف سو قدم کے فاصلہ پر رہ گیا تھا۔ ٹام نے دیکھا کہ جرمن قدر انداز بڑی ہوشیاری کے ساتھ گشت کر رہے ہیں تاکہ اُن کو جو شخص ریت کے بوروں سے سر نکالے ہوئے نظر آئے اُسے گولی کا نشانہ بنا دیں۔ اس موقعے سے بیس پچیس قدم اور آگے بڑھکر واٹرمین رک گیا اور اُس نے چاروں طرف پھر کر دیکھا یہ طمینان ہو دیکھکر احتیاط کے ساتھ آگے بڑھا اور جیب سے ایک سفید کاغذ کا ٹکڑا نکال کر کسی وزنی چیز میں لپیٹا اور جرمن خط حرب میں پھینکدیا۔ اس کارروائی کے بعد وہ نہایت پھرتی کے ساتھ واپس ہوا۔ ٹام نے اس کارروائی کو بہت واضح طور پر دیکھ لیا تھا اور جوں ہی واٹرمین اُس کے پاس سے گذرا کہ اُس نے جھپٹ کر اُسے پکڑ لیا۔

واٹرمین:- "کیوں جی اسکا کیا مطلب ہے؟ چلو ہٹو"

یہ کہکر واٹرمین نے اپنے آپ کو چھڑانے کے لیے زور کیا۔ لیکن ٹام نے اُسے ایسا مضبوط پکڑ رکھا تھا کہ کامیابی نہ ہو سکی۔

واٹرمین:- "تم کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ ایک سپاہی ہو کر ایک افسر کی جناب میں اس قدر گستاخی کرنا گویا اپنے آپ کو کورٹ مارشل اور موت کی نذر کر دیتا ہے"۔

ٹام:- "تم جرمنی کے ایک کمینے جاسوس ہو اور یاد رکھو کہ مجکو تمھیں گرفتار کر کے ذرا بھی

کورٹ مارشل کا اندیشہ نہیں۔

جب واٹرمین تنگ آگیا تو اس نے اپنا پستول نکالا اور اگر ٹام فوراً واٹرمین کے ایک ہاتھ نہ رسید کرتا تو گولی اس کے دماغ کے پار ہو جاتی۔

واٹرمین "آخر اس سے تمہارا کیا منشا ہے؟"

ٹام نے شور کیا "ایک جرمن جاسوس، جناب اس نے مجھے گولی کا نشانہ بنانا چاہا" آواز کے بلند ہوتے ہی ایک اور شخص موقع پر آ پہونچا اور اس نے کہا "ایک جرمن جاسوس! تم شاید پاگل ہو گئے ہو؟"

ٹام "نہیں میں پاگل نہیں ہوں۔ میں نے اسے جاسوسی کرتے ہوئے دیکھا۔"

واٹرمین "یہ بالکل پاگل ہے۔ میں تو یہاں اپنا فرض انجام دے رہا ہوں اور اس شخص نے مجھ پر حملہ کیا۔ لفٹنٹ پنروز، اس کو مجھ سے جدا کرو، یہ مجھے سخت تکلیف دے رہا ہے"

ٹام نے اس نئے آنے والے کو فوراً پہچان لیا اگرچہ کئی ماہ سے ملاقات کا اتفاق نہیں ہوا تھا یہ پنروز تھا جس سے ٹام کی ملاقات لنکا شائر میں ہوئی تھی۔ اور جس کو سری کمپ میں آنے کے بعد ہی کمیشن مل گیا تھا۔

ٹام "جناب آپ مجھ سے واقف ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ میں کوئی کام بغیر معقول وجہ کے نہیں کرتا۔ جناب اس کو قیدی بنائیے یہ دشمن کو اطلاعات بہم پہونچاتا ہے۔"

واٹرمین "یہ بات تم ثابت کرو"

ٹام "بیشک میں اس کو ثابت کروں گا (پنروز سے) جناب اس کو قیدی بنائیے۔ میں آپ سے کہہ رہا ہوں یہ دشمن سے سلسلۂ مراسلت رکھتا ہے۔ میں نے ابھی ابھی اسے ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔"

پنروز "اس نے کیا کیا ہے؟"

ٹام "میں نے دیکھا کہ اس نے اپنی جیب سے ایک سفید کاغذ کا پرزہ نکالا اور اسے کسی وزنی چیز میں لپیٹ کر جرمن خط حرب میں پھینک دیا۔ جناب، میں آپ سے کہہ رہا ہوں میں نے یہ بات اپنی آنکھ سے دیکھی ہے۔ اس کو قید کر لیجئے۔"

اب اور سپاہی بھی موقع پر آ پہونچے تھے۔ واٹرمین جسکی گرفت ٹام نے کسی قدر ڈھیلی کردی تھی ہنسکر کہنے لگا۔

واٹرمین "بابا یہ ایک بے وقوف ہے یا دیوانہ ہوگیا ہے۔ اس نے ایک لمحہ پہلے اطلاع دئے بغیر مجھ پر حملہ کیا اور بغیر کسی معمولی وجہ کے"

ٹام "جناب اس کو مضبوط گرفت میں رکھیے اور میں ابھی ثابت کرتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کیا ہے کسی وجہ کے بغیر کیا ہے۔ مجھ سے وعدہ کیجئے کہ آپ اس کو چھوڑ نہ دینگے۔

نپیرورز نے جو واقعات کا غور سے معائنہ کر رہا تھا کہا "یقیناً میں اسے جانے نہ دونگا لیکن تم کو چاہیئے کہ اپنا الزام ثابت کردو۔ بولارڈ تم کہاں جارہے ہو؟"

ٹام۔ "میں وہ کاغذ لینے جارہا ہوں جو اس نے پھینکا ہے۔ دیکھئے جناب یہ چھوٹنے نہ پائے"

اس وقت ٹام اسقدر برافروختہ تھا کہ وہ تمام فوجی قواعد و ہدایات بھول گیا۔ اس نے اس وقت ایسی حرکتیں کیں جو فوج کے باہر اور رنگ سے وہ کرتا۔

واٹرمین زور زور سے چلانے لگا لیکن نپیرورز نے جلدی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھدیا اور کہا کہ "بس جناب خاموش رہیے"

واٹرمین "لفٹنٹ، تم جانتے ہو کہ تم کیا کر رہے ہو۔ تم اپنے سے اعلیٰ افسر پر حملہ کر رہے ہو؟ اپنے آدمیوں کو ہٹاؤ اور مجھے فوراً چلا جانے دو"

نپیرورز "ہرگز نہیں جبتک میں بات کی تہ کو نہ پہونچ جاؤں"

واٹرمین "میں تم سے کہتا ہوں کہ یہ شخص یا تو ایک بیوقوف ہے اور یا دیوانہ ہے"

نپیرورز "یہ ابھی ثابت ہوا جاتا ہے"

اب نپیرورز نے واٹرمین کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا اور ایک سپاہی سے کہا کہ اسکا ریوالور نکال لو پھر واٹرمین سے کہا۔

نپیرورز "میں ٹام بولارڈ سے واقف ہوں وہ ایک سنجیدہ نوجوان ہے اور اس نے یہ کام کسی معقول وجہ کے بغیر نہیں کیا ہے۔ وہ میجر بلنڈل ہیں۔ کیا آپ براہ مہربانی ایک منٹ کے لئے ادھر آ جائیے"

میجر ا دانہ سنکر خود موقع کی طرف آ رہا تھا اُس نے کہا

میجر: "یہ کیا معاملہ ہے ؟"

نیپروڈ نے جلد جلد تمام واقعات بیان کیے۔ نوجوان افسر کے الفاظ نے میجر کے دل پر شل کے گولے کا کام کیا۔ اگر یہ سچ ہے تو گزشتہ چند ہفتہ کے پراسرار واقعات کا ابھی انکشاف ہوا جاتا ہے۔ واٹرمین ایک نہایت لائق اور قابل اعتماد اسٹاف افسر خیال کیا جاتا تھا۔ اُس نے غیر معمولی جوش و سرگرمی کا اظہار کیا تھا۔ اُس کی ذہانت معاملہ فہمی اور رجا بلدستی کو بارہا محسوس کیا گیا تھا مختلف دستوں میں جب اُس کا ذکر آتا تھا تو تسلیم کیا جاتا تھا کہ اُس نے برطانوی فوج کی نہایت قیمتی خدمات انجام دی ہیں۔ اور اِن وجوہ سے اس الزام نے جو اُس وقت اُس پر لگایا گیا تھا لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا تھا۔

یہ تمام واقعات یکایک پیش آ گئے تھے۔ چند منٹ پہلے میجر واٹرمین سے ایک منصوبے کے متعلق جو عمل میں آنے والا تھا مشورہ کر رہا تھا۔ واٹرمین نے میجر سے درخواست کی تھی کہ اس منصوبہ کا راز نہایت احتیاط کے ساتھ مخفی رکھا جائے مگر با وجود اِن باتوں کے وہ خود دشمن سے نامہ و پیام رکھتا تھا اور ایک قابل اعتماد سپاہی نے دیکھا کہ اُس نے ایک کاغذ دشمن کے خط حرب میں پھینکا۔"

میجر: "پولارڈ کہاں ہے ؟"

نیپروڈ: "وہ اس کاغذ کو لینے کے لئے گیا ہے جو کپتان واٹرمین نے پھینکا تھا۔"

ایک سکنڈ کے بعد میجر بلند ڈل ریت کی بدریوں پر جھک کر غیر مقبوضہ میں کی طرف دیکھنے لگے جس کے سامنے مورچے واقع تھے۔

اس اثنا میں اس خبر کے پھیلتے ہی بہت سے آدمی مجتمع ہو گئے تھے اور لوگوں میں ایک طرح کی بدنظمی اور بے ضابطگی پیدا ہو گئی تھی۔

جیسا کہ آسانی کے ساتھ معائنہ کیا جا سکتا تھا ٹام کا کام آسان نہ تھا۔ انگلش و جرمن خطوط حرب کے درمیان کی زمین انتہا درجہ کی خطرناک تھی۔ جو شخص اس قطعہ میں دیکھ لیا جاتا وہ انگریزی و جرمن رائفلوں کا نشانہ بننے کے لئے تیار ہوتا۔ لیکن ٹام نے اس بات کی ذرا

بھی پروا نہ کی اُس کے دماغ سے تمام خطرات رخصت ہو چکے تھے اس میں شک نہیں کہ بعض اوقات انسانی جسم اس طرح جذبات کے زیر اثر ہوتا ہے کہ معمولی حالتوں میں اُسکی کوئی مثال نہیں پائی جاتی - اس وقت ٹام بہت عجلت سے کام لے رہا تھا اور وہ جانتا تھا کہ تمام معاملہ کا انحصار اُسکی کامیابی پر موقوف ہے - اُس کو یہ بات بھی اچھی طرح یاد تھی کہ جس وقت واٹرسن نے جرمن خط حرب میں کاغذ کا پرزہ پھینکا تھا اُس وقت اُس نے ایک آواز بھی بلند کی تھی اور غالباً یہ ایک اشارہ تھا جو اُس میں اور جرمنوں میں پہلے سے طے ہو گیا ہوگا - اگر یہ آواز جرمنوں نے سن لی ہوگی تو ظاہر ہے کہ اُنھوں نے اپنا کوئی آدمی بھیجکر کاغذ مذکور کو اُٹھوا لیا ہوگا اور اسی صورت میں انگریز افسروں نے جو منصوبہ باندھا ہوگا اُس سے جرمن بخوبی آگاہ ہوگئے ہونگے -

ٹام نے اُس جگہ کو معلوم کیا جہاں کھڑے ہوکر واٹرسن نے کاغذ پھینکا تھا اور وہ سمت بھی اُسے یاد آئی جدھر کاغذ مذکور پھینکا گیا تھا - لیکن جب وہ اُس جگہ پہونچا تو وہ کسی قدر مایوس ہوگیا - خوش قسمتی سے اس جگہ تار نہیں لگا ہوا تھا اور اُس کو ادھر ادھر نقل وحرکت کرنے میں کوئی زحمت نہیں ہوئی -

ٹام چاروں طرف متوحشانہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا مگر کسی جگہ اُس کو وہ سفید کاغذ نظر نہیں آتا تھا جو واٹرسن نے پھینکا تھا اور واقعہ یہ تھا کہ کوئی چیز بھی اس وقت صفائی کے ساتھ اُس کو دکھائی نہیں دیتی تھی - اُس کو سرسری طور پر جرمن مورچوں کا ایک خاکہ نظر آیا کچھ ریت کی بوریاں بھی دکھائی دیں اور اس کے سوا کوئی چیز وہ نہ دیکھ سکا سو قدم کا فاصلہ کوئی بڑا فاصلہ نہ تھا لیکن ایک چھوٹی سی چیز کو محسوس کر لینا نہایت دشوار کام تھا اُسے کیا معلوم تھا کہ واٹرسن اس کاغذ کو پتھر میں لپیٹ کر کتنی دور پھینک سکا ہے اور وہ جرمن مورچوں سے کس قدر قریب ہوگا - تاہم اُسکی نگاہ میں نوجوانی کی طاقت اور تیزی تھی اور قوی غیر معمولی طور پر صحیح و توانا تھے ٹام حد سے زیادہ جستجو میں مصروف منہمک تھا - اس نے اس کام کے لئے اپنی زندگی کو خطرہ میں ڈالا تھا - اور جسطرح بھی ممکن ہوتا وہ اس کام کو کرنا چاہتا تھا -

آخر کار ایک سفید چیز اُسکو زمین پر پڑی ہوئی نظر آئی وہ رینگتا ہوا اُس تک پہونچا لیکن وہ چند قدم ہی چلا ہوگا کہ اُسکو معلوم ہوا کہ جرمنوں کی طرف سے بھی ایک شخص اُسی چیز کو

حاصل کرنے کے لیے بڑھ رہا ہے اور ایک جرمن مورچہ سے نکلا ہے۔ ٹام بجلی کی طرح جھپٹا لیکن جرمن اُسکی بہ نسبت زیادہ قریب تھا اور قبل اسکے کہ وہ پہونچے جرمن نے اسے اٹھا لیا۔

اب اگر انصاف سے دیکھا جائے تو یہ دونوں اپنی اپنی خط ضرب سے نصف فاصلہ پر تھے ٹام کو اچھی طرح معلوم تھا کہ اُس کی زندگی اس وقت کس طرح خطرہ میں پھنسی ہوئی ہے اسکو اس کو اس بات سے بھی سخت تعجب تھا کہ اُسکو جرمن نے کس طرح دیکھ لیا وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ آیا انگریز بھی اُسکو دیکھ رہے ہونگے یا نہیں۔ لیکن ان خیالات نے اُسے زیادہ دیر تک کشمکش میں نہیں رکھا آخری فیصلہ جو اُس کے دل نے کیا یہ تھا کہ جس طرح ممکن ہو اُس کاغذ کو حاصل کرنا چاہیے جو دا ٹرمین نے پھینکا ہے۔

ایک سکنڈ کا پس و پیش کیے بغیر اور زبان سے کچھ کہے بغیر وہ یکایک جرمن پر ٹوٹ پڑا اور اُسے اٹھا لیا۔ اسکے بعد دست بدست کشمکش ہونے لگی جسکی تفصیل ٹام نے کبھی بیان نہیں کی لیکن چونکہ وہ فٹ بال اچھی طرح برسوں کھیل چکا تھا اور اُس کے اعصاب سخت ہو چکے تھے علاوہ بریں وہ نہایت مضبوط و توانا بھی تھا۔ جب سے وہ فوج میں آیا تھا اُس کی قوی اور اعضاء نے کامل نشو و نما حاصل کر لیا تھا۔ ٹریننگ نے اُس کی طاقت میں خاص باقاعدگی پیدا کر دی تھی [illegible] جرمن ایک کشیدہ قامت نوجوان تھا اور قواعد داں بھی تھا جسکا نتیجہ ٹام کو [illegible] گرفت [illegible] رہا تھا۔

اب ٹام نے جب یہ خطرہ محسوس کیا کہ شاید جرمن اُسکی گرفت سے نکل بھاگے تو اُس نے ایک فٹ بال کا کرتب اس موقع پر استعمال کیا جس سے جرمن مغلوب ہو گیا۔ اور ٹام اُس سے کاغذ کا پرزہ چھین کر انگلش مورچوں کی طرف بے تحاشا بھاگا۔

اُس نے مشکل سے چالیس قدم کا فاصلہ طے کیا ہوگا کہ اُس کو اپنے پاؤں سیسے کے ہونے لگے۔ افسوس اُس نے جتنی ہی بھاگنے کا ارادہ کیا کہ جرمنوں نے اُسے بندوقوں کی باڑھ پر رکھ لیا تھا۔ ایک سو گولیاں یکبارگی ٹام کے پاس سے گزر گئیں۔ ٹام نے محسوس کیا کہ اُس کی طاقت اُسے جواب دے رہی ہے۔ سر چکرا رہا ہے۔ سانس آہستہ آہستہ چل رہی ہے اور اُسے معلوم ہوا کہ وہ زخمی ہو گیا ہے۔ اُس کو کچھ بہت زیادہ تکلیف تھی

لیکن بازو اور شانہ میں جو سوزش محسوس ہو رہی تھی اُسکی وجہ سے اُس کو معلوم ہوا کہ جرمن گولیاں اُس کے آ لگی ہیں دو مرتبہ وہ سنبھلا اور گرا

اب اُسے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ اندھا ہو گیا ہے۔ اُس کو انگریزی مورچوں سے چیخو پکار کی آوازیں آ رہی تھیں جن کا مطلب چیرز تھا۔ مگر یہ آوازیں اُس کو بہت دور معلوم ہوتی تھیں۔ تاہم اُس نے ایک بار اور زور لگایا۔ میں اپنے مورچہ تک پہونچوں گا۔ ضرور پہونچونگا یہ خیال تھا جو اُس کے مجروح دماغ میں گونج رہا تھا۔ لیکن اس کے بعد اُسکی آنکھوں کے نیچے اندھیرا آ گیا۔ اور وہ زمین پر گر پڑا

جب ٹام کو ہوش آیا تو اُسے ایسا معلوم ہوا کہ چند روحیں اُس کے آس پاس کھڑی ہیں۔ گویا وہ مر گیا ہے۔ اور یہ لوگ روحانی دنیا کی مخلوق ہیں لیکن چند سکنڈ میں اُس کے خیالات صاف ہو گئے۔

"کہو ٹام تمھارا مزاج اچھا ہے؟ اچھا ہے نا؟"

"تم نے عجب ہمت کی، تم نے جو کہا تھا کر دکھایا"

"ذرا علیحدہ ہٹکر کھڑے ہو، اُسے ہوا لگنے دو"

"فوج میں اس سے زیادہ بہادری کا اظہار اب تک کسی نے نہیں کیا"

ٹام یہ سب باتیں سن رہا تھا لیکن صاف طور پر نہیں سمجھ سکتا تھا کیونکہ لوگ ایک ساتھ آواز بلند کر رہے تھے۔

میجر بلنڈل۔ بہت ٹھیک۔ پولارڈ، تم نے جو کہا تھا وہ کر دکھایا"

ٹام "کیا واقعی میں نے کوئی خدمت انجام دی ہے جناب!"

میجر۔ "تم کو عنقریب معلوم ہوگا کہ تم نے کتنا بڑا کام کیا ہے"

اب ٹام نے سنا کہ ہر طرف سے تحسین و آفریں کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں اور لوگ ٹام کے اس بہادرانہ ہمت کی تعریف کر رہے ہیں۔ رفتہ رفتہ ٹام کی دماغی حالت درست ہونے لگی اور اُس نے محسوس کیا کہ وہ جس کام کے لئے روانہ ہوا تھا اُس میں اُسے کامیابی حاصل ہوئی

میجر بلنڈل :- "پولارڈ، تم نے اپنی خدمت بڑی بہادری اور خوش اسلوبی سے انجام دی۔"
ٹام :- "کیا واقعی جناب، میں کوئی اچھی خدمت انجام دے سکا ہوں؟"
میجر :- "میرے خیال میں بہت بڑی خدمت"
ٹام :- "آپ نے کپتان واٹرمین کو اپنی حفاظت میں رکھا ہے؟"
میجر :- "ہاں پولارڈ، وہ ابتک زیر نگرانی ہے۔"
ٹام :- "میں جناب کا شکر گذار ہوں۔ اب میں کسی بات کی پرواہ نہیں کرتا"

اس کے بعد جو واقعات پیش آئے اُن کی ٹام کو اطلاع نہیں۔ اُس کو صرف اسقدر محسوس ہوسکا کہ وہ مورچہ سے کسی دوسری جگہ منتقل کیا گیا اور جب وہ جا رہا تھا تو تالیوں کا شور تھا تو تالیوں کا شور اور نعرہائے تحسین بلند ہو رہے تھے۔ یہ سب کچھ تھا مگر ٹام کو اس کے سوا کچھ خبر نہ تھی کہ اُس کے سیدھے بازو اور بائیں شانے میں سخت سوزش تھی۔ اور لمحہ بہ لمحہ اس تکلیف سے اُس پر بے ہوشی طاری ہو رہی تھی۔

ڈاکٹر :- "پولارڈ، میرے خیال میں اب تم کو افاقہ ہے۔"
ٹام :- "ہاں جناب اب مجھکو پہلے سے ضرور آرام ہے، غالباً میری تندرستی کو اب زیادہ زمانہ درکار نہیں۔"
ڈاکٹر :- "تمھارا علاج بالکل معجزنما طریقہ سے ہوا ہے صرف گوشت میں دو جگہ زخم ہیں اور سب مگر ہاں خون کی ایک بڑی مقدار تمھارے جسم سے خارج ہو گئی ہے۔ لیکن تم عنقریب ویسے ہی تندرست ہو جاؤ گے جیسے کہ تھے۔ حیرت ہے کہ ایک سو گولیاں ایک ساتھ چلکر تمھارا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔"
ٹام :- "یہ خدا کا فضل تھا۔"
ڈاکٹر :- "اب تم یہاں سے فوراً منتقل کیے جاؤ گے کیونکہ اس خطہ کی آب و ہوا تمھارے لیے مفید نہیں۔"

چنانچہ اس گفتگو سے ایک گھنٹہ کے بعد ٹام اس اسپتال سے منتقل کر دیا گیا۔ ٹام جب پچھلے معاملات پر غور کرتا تھا تو اُسے اپنے زندہ رہنے پر سخت تعجب ہوتا تھا۔ جس وقت

وہ کاغذ کا پرزہ لے کر بھاگا ہے تو جرمنوں نے اُس پر مینھ کی طرح گولیاں برسائی تھیں۔ اور بجز ان دو زخموں کے جو صرف گوشت میں تھے وہ بالکل صحیح وسلامت رہا۔ اس میں شک نہیں کہ ان زخموں کی اُس کو سخت تکلیف تھی لیکن ساتھ اُس کو یقین تھا کہ وہ عنقریب ویسا ہی صحیح القویٰ اور توانا ہو جائے گا جیسا کہ تھا۔

اُسی روز شام کو کرنیل بلونٹ ٹام کو دیکھنے کے لئے آئے۔ اور یوں گفتگو ہوئی۔

کرنیل " پولارڈ، میں نے محسوس کیا کہ میں خود تمھاری عیادت کے لیے آؤں، تم نے برطانوی فوج اور اپنے ملک کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے، اور تم کو اسکا صلہ ضرور دیا جائیگا۔"

ٹام " جناب، میں شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن مجھے کبھی صلہ کا خیال بھی نہیں گزرا۔"

کرنیل " مجھے یقین ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو لیکن کہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ اتنے بڑے کام پر صلہ نہ دیا جائے۔"

ٹام " نہیں جناب، ابھی تو ایک بڑا کام یہ باقی ہے کہ جرمنوں کو پامال کیا جائے۔"

کرنیل۔ نہیں میرا یہ مطلب نہ تھا بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ واٹر مین کا معاملہ ابھی انجام پانے کو باقی ہے"

ٹام " امید ہے کہ آپ اُسے گولی ماردینگے۔"

کرنیل " نہیں وہ اس سے زیادہ بڑی موت کا مستحق ہے۔ لیکن تم کو اُسکے برخلاف شہادت دینی ہے"

ٹام " ہاں جناب۔"

کرنیل " کیا میں توقع کرسکتا ہوں کہ تم کل رات کو آؤ گے۔"

ٹام " بہت خوب جناب۔"

کرنیل کو معلوم تھا کہ وہ فوجی قواعد کے مطابق اس وقت گفتگو نہیں کر رہا تھا کیونکہ ایک افسر کو ایک معمولی سپاہی سے اس طرح ہمکلام نہیں ہونا چاہیئے تھا لیکن کرنیل بلونٹ نخوت پسند آدمی نہیں تھا، علاوہ بریں ٹام اگرچہ ایک معمولی سپاہی تھا لیکن اُسنے فوج اور نہ صرف فوج بلکہ اپنے ملک کی نہایت بیش بہا خدمت انجام دی تھی۔

دوسری شام کو ٹام نے اپنے آپ کو ایک بڑے کمرہ میں پایا جہاں بہت سے افسر اور ایک گوشہ میں واٹر مین تھا جسکی بہت احتیاط کے ساتھ نگرانی کی جا رہی تھی۔

نواں باب

واٹرمین کے برخلاف شہادت ایسی صاف اور واضح تھی کہ اُس کے مجرم ہونے میں ذرا بھی شبہ نہیں کیا جا سکتا تھا وہ اپنے غدارانہ فعل کا ارتکاب کرتے ہوئے اس طرح گرفتار کیا تھا کہ اُس ہاتھوں میں گویا خون کے نشانات باقی تھے۔ ٹام پولارڈ کے طریق عمل نے اور بھی بہت سے واقعات کو روشنی میں نمایاں کر دیا تھا۔ وہ مختلف مخفی صورتوں میں دشمن سے نامہ و پیام رکھتا تھا وہ ڈویژنل ہیڈکوارٹر میں جس منصوبہ کا حال معلوم کرتا تھا اُسے دشمن تک پہونچا دیتا تھا اور اس طرح جرمنوں کو اُن تمام حملوں کے لیے تیار رہنے کا موقع مل جاتا تھا جن کو ہم اپنی کامیابی کے لئے عمل میں لانا چاہتے تھے۔

اس میں شک نہیں کہ واٹرمین ایک مجرم کی حیثیت سے موجود تھا اور ٹام ہی نے اُسکے مجرم ہونے کا ثبوت بہم پہونچایا تھا لیکن پھر بھی اُس کو ترس آ رہا تھا۔ واٹرمین کی موافقت میں جو جو کچھ کہا گیا تھا اُس کو بہت احتیاط کے ساتھ قلمبند کیا گیا۔ واٹرمین کا چہرہ اُسوقت شہادت دے رہا تھا کہ اُسکا دل نہایت شدید کرب و اضطراب میں مبتلا ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ ہر شخص اُس کو نفرت کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔ انگریز سپاہی اُس دشمن کی عزت کے لیے تیار تھے جس نے کھلم کھلا عمدہ طریقہ سے جنگ کی ہو لیکن ایک شخص جو برطانوی فوج میں اسٹاف آفیسر اور اپنے اس عہدہ کی وجہ سے تمام حالات اور تدابیر سے باخبر ہو۔ ایک شخص جس نے اپنے ملک اور اپنے بادشاہ کے ساتھ وفادار رہنے کا حلف اٹھایا ہو اور پھر اُس سے اس طرح کی حرکات وقوع میں آئی ہوں۔ جہاں تک قابل نفرت سمجھا جائے کم ہے۔

لیکن واٹرمین ذرا بھی نادم نہیں معلوم ہوتا تھا۔ نہ اُس کی ظاہری حالت سے جرم کا اعتراف محسوس ہوتا تھا۔ اُس نے اظہار پشیمانی کے لئے کوئی لفظ نہیں کہا۔ بالکل خاموش کھڑا رہا۔ اُسکا چہرہ سرخ تھا اُس کی آنکھوں میں غیر معمولی چمک تھی۔ گویا وہ اپنے اس انداز سے ججوں کو ترغیب دے رہا تھا کہ بُرے سے بُرے فیصلہ کے لئے آمادہ ہوں۔

ٹام نے اپنا بیان بڑی فصاحت کے ساتھ دیا اور کوئی زائد لفظ استعمال نہیں کیا۔

جج "کیا تم فوج میں بھرتی ہونے سے قبل اُس سے واقف تھے ؟"

ٹام "ہاں جناب"

جج "بیان کرو۔ کہاں ؟"

اس سوال پر ٹام نے بیان کیا کہ برانفورڈ میں اُسکی اور والٹرمین کی یکجائی رہتی تھی اور اُن گفتگوؤں کا بھی ذکر کیا جو اُس میں اور والٹرمین میں ہوئی تھیں۔

ٹام "میں یہ بات اچھی طرح نہ سمجھ سکا کہ والٹرمین کو جرمنوں کی فتحمندی کا اسقدر یقین کیوں تھا جب اُس نے مجھ سے جرمن افواج کی غیر معمولی طاقت کا حال بیان کیا تو وہ بہت خوش معلوم ہوتا تھا اُس نے مجھ سے جرمنی میں اپنے تعلیم پانے کا حال بھی بیان کیا اور کہا کہ وہ وہاں بہت دراز تک رہ چکا ہے میں اُس کے بیانات ہی سے اُس کے حالات سے اسقدر واقف ہو سکا ہوں میں نے کبھی کسی انگریز کو اس خیال میں نہیں پایا کہ وہ جرمنوں کی فتح یابی کا اسقدر واثق یقین رکھتا ہو۔ اُس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ میں فوج میں ایک کمیشن ملجانے پر شریک ہونے والا ہوں۔ جب مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ جرمن ہماری تدابیر سے آگاہ ہو جاتے ہیں تو مجھ کو سخت حیرت ہوئی کہ آخر اس کا کیا سبب ہے اور میں اس معاملہ پر اکثر غور کیا کرتا تھا"

اس موقع پر افسروں نے ٹام سے کہا کہ اس بیان کی ضرورت نہیں کہ اسے وہی واقعات بیان کرنا چاہیے جو خاص اُسی کو پیش آئے ہیں۔"

ٹام۔ "بہرکیف یہی سبب تھا کہ میں نے اُس کی نگرانی کا ارادہ کیا"

جب ٹام کا بیان ختم ہوا تو اُس سے جانے کے لیے کہا گیا۔ ٹام کو اسکا بہت رنج ہوا کیونکہ اُس کی خواہش تھی کہ میں آخری فیصلہ تک عدالت میں موجود رہوں لیکن یہ بات ناممکن تھی کیونکہ اُس کی شاندار بہادری کے باوجود وہ ایک معمولی سپاہی تھا اور اُس کو وہاں موجود رہنے کا اس سے زیادہ استحقاق نہ تھا کہ اپنے بیانات قلمبند کرا دے۔

ٹام جب کمرے سے جانے لگا تو اُس نے خیال کیا کہ والٹرمین کو گولی کا نشانہ بنا دینا ہی مناسب ہے اُف اُس نے مجھے کس نگاہ سے دیکھا اگر صرف نگاہ سے قتل کا کام ہو سکتا تو وہ مجھے زندہ

نہ رہنے دیتا۔

جج۔ (واٹرمین سے) تم اپنی برارت کے متعلق کیا کہتے ہو؟"

واٹرمین "کچھ نہیں۔"

جج "اس کے یہ معنی ہیں کہ تم اُس جرم کا اقبال کرتے ہو جو تمہارے برخلاف لگایا گیا ہے؟"

واٹرمین نے تحقیر کے ساتھ اپنے شانے ہلا دیئے۔

جج "کیا تم کو اقبال ہے کہ تم (فوج برطانیہ کے افسر) نے اپنے وطن کے راز فاش کر دیئے اور دشمن کے دوست بن گئے۔"

واٹرمین (قہقہہ لگا کر) میں نے نہایت عمدہ طریقہ سے اپنے ملک کی خدمت انجام دی وہ ملک جو تمھارے ملک کو عنقریب فتح کرے گا۔

اس وقت ہر شخص کی نگاہ واٹرمین کے چہرہ پر جمی ہوئی تھی اور لوگ حیرت زدہ ہو رہے تھے۔

جج "تو کیا تم جرمن ہو؟"

واٹرمین۔ (فخریہ لہجہ میں) "جی ہاں"

جج نے واٹرمین کو غور سے دیکھا اور اُس کے بعد ان کاغذات کی طرف متوجہ ہوا جو اس کے سامنے پھیلے ہوئے تھے۔

جج "لیکن تم انگلش نژاد ہونے کے مدعی ہو تم ایک انگریزی پبلک اسکول میں تعلیم پائی ہے اور تعلیم کے بعد تم ایک انگریزی تجارتی کوٹھی مین شامل ہوئے۔

واٹرمین "لیکن یہ باتیں تو میرے جرمن ہونے میں مانع نہیں آسکتیں۔"

جج۔ لیکن میں کہہ سکتا ہوں کہ تم نے اپنے انگلش نژاد ہونے پر فخر کیا ہے۔"

واٹرمین "ہاں اور اس بات نے مجھے میرے مقصد کی تکمیل میں مدد پہونچائی ہے۔"

چند سکنڈ کے لئے عدالتی کمرہ میں بالکل خاموشی چھا گئی اور اُن کے کاغذات کی کھڑکھڑاہٹ کے سوا جن کو جج پڑھ رہا تھا کوئی آواز فضا میں بلند نہیں ہوئی جس قدر لوگ کمرہ میں موجود تھے۔ نہایت سنجیدگی اور خاموشی کے ساتھ ہمہ تن گوش بنے ہوئے تھے اور ہر شخص اسقدر دلچسپی

لے رہا تھا کہ کوئی بات کہکر سماعت میں مخل نہیں ہونا چاہتا تھا۔

واٹر مین:"میرے والدین جرمن ہیں۔ وہ جب تک جرمنی میں رہے اُنکے نام جرمن رہے اور جب انگلستان میں آئے تو اُنھوں نے اپنے نام انگلستانی صورت میں بدل ڈالے کیونکہ اُنکو خیال تھا کہ شاید اس سے کبھی نہ کبھی کوئی مفید صورت نکل سکتی تھی۔ لیکن ایسا کرنے سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ جرمن نہیں رہے۔ جس وقت میں بالکل بچہ تھا اُس وقت سے مجکو تعلیم دی جا رہی ہے کہ میں اپنے ملک سے محبت کروں۔ اور اُسے دنیا کی ہر بات سے زیادہ محبوب تر سمجھوں۔ اور اسی کو اپنا ایمان سمجھوں۔ چنانچہ میں ہمیشہ اپنے ملک کے ساتھ وفادار رہا۔ جب میں تمھارے برطانوی اسکول میں داخل ہوا تو میں ہمیشہ اپنے دل میں جرمن رہا۔ دوسرے لڑکے کہتے تھے کہ میں بہت سی باتوں میں انگریزوں کے برعکس ہوں"۔

جج:"وہ سچ کہتے تھے"۔

واٹر مین نے بے پروائی سے اپنے شانے ہلا دیئے۔

جج:"کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تم انگلستان میں پیدا ہوئے۔ انگلستان ہی میں تعلیم و تربیت پائی اور باوجود اس کے کہ تم نے ہمارے ملک سے ہر طرح کا فائدہ حاصل کیا۔ لیکن دل میں ہمیشہ جرمن رہے اور جرمنی کو فائدہ پہونچانے کی تاک میں لگے رہے"۔

واٹر مین:"یقیناً"۔

جج۔ اور تم نے کبھی یہ محسوس نہیں کیا کہ تم ایک کمینہ فعل کا ارتکاب اور کفرانِ نعمت کر رہے ہو"؟

واٹر مین:"مجھے تو صرف اپنے ملک کی بہبود کا خیال تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ جنگ ہونے والی ہے اور مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ اس موقع پر میں اپنے ملک کی خدمت باحسن وجوہ انجام دے سکوں گا۔ ایسی حالت میں کہ ایک انگریز بنا رہوں۔ اور انگریزی فوج میں داخل ہو جاؤں"۔

جج۔ لیکن تم نے یہ نہ سوچا کہ تمھاری یہ حرکت تم کو سزائے موت دلوانے کا باعث ہوگی"۔

واٹر مین۔ (متحیرانہ) ذلت! ہرگز نہیں یہ اعزاز و امتیاز ہے۔ موت کوئی خوفناک چیز نہیں میرے ملک کی فتحمندی کے مقابلہ میں میری کیا حقیقت رہ سکتی ہے"۔

جج:"تو گویا تمھیں اپنی کرتوت پر کچھ پشیمانی نہیں؟"

واٹرمین:- "شرم! (ہنسنے لگا) یعنی اس بات پر شرم کہ میں نے اپنی مادر وطن کی خدمت کی ہے؟"

جج:- "آخر تمہارا کیا خیال ہے؟"

واٹرمین:- "میں یہ خیال کر رہا ہوں کہ تم سب کیسے بے وقوف تھے۔ اور کیسے بیوقوف ہو۔ خوب ہنس کر ہم لوگ ہمیشہ تم پر قہقہے لگائینگے کہ تم نے ہمارے ہاتھوں میں کیسا ناچ ناچا ہے۔ تمہارا ملک جرمنی کے دوستوں اور ہوا خواہوں سے بھرا ہوا ہے۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ ایک جرمن موت کے خوف سے جرمن نژاد ہونے سے انکار کر دیگا۔ اور کیا تم سمجھتے ہو کہ کوئی جرمن جہاں تک اس کے امکان میں ہے اپنے ملک کو فائدہ پہونچانے سے باز رہیگا۔ آج تمہاری فوج میں صدہا جرمن موجود ہیں تمہارے افسروں کے گھروں میں جرمن مرد اور عورتیں جاسوسی کی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ بیشک تم مجھکو قتل کر سکتے ہو لیکن اس سے ہمارا یہ جذبہ دور نہیں ہو سکتا کہ ہم تمہارے ملک کو فتح کر لیں اور تمہارے آقا بن جائیں۔"

واٹرمین اس وقت سیدھا کھڑا ہوا تھا اور اس کے چہرہ سے آثار حقارت نمایاں تھے اسکو دیکھکر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ ایک ملزم ہے بلکہ اس کے ہر انداز سے ایک مدعی کی حیثیت نظر آتی تھی۔

جج:- "بہر نوع تم کو اپنی کرتوت کا انجام معلوم ہونا چاہئیے۔"

واٹرمین:- "میں نے بخوبی اندازہ کر لیا ہے اور قیمت ادا کرنے کو تیار ہوں۔"

جب واٹرمین کو کمرہ سے باہر نکالا گیا تو چند سکنڈ کے لئے کمرہ میں خاموشی طاری رہی۔ بہرکیف اس نے اپنے انصاف کرنے والوں پر یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ ایک جری اور بہادر شخص ہے اور اس کی نظر میں اپنی زندگی سے اپنے ملک کی فتح یابی زیادہ قیمتی تھی اور اس نے اپنی ہر طرح کی آرام و آسائش کو اپنے ملک کے لیے پامال کر دیا تھا۔ ان حقیقتوں کو ہر شخص نے تسلیم کیا۔

انگریز ہمیشہ سے جرأت و بہادری کے دلدادہ ہیں خواہ وہ کسی صورت میں نمایاں ہو۔ اور اس میں ذرا بھی شبہہ نہیں کرنا چاہیے کہ واٹرمین ایک جری اور بہادر شخص تھا۔

جنرل:- "کوئی تعجب کی بات نہیں کہ جرمن ایسے توانا دشمن ہیں۔"

اس موقع پر کسی نے ایک لفظ بھی اپنے منہ سے نہیں نکالا لیکن ہر شخص کو معلوم تھا کہ

اس وقت دوسرے کے دماغ میں کیا ہے۔

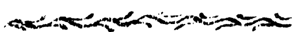
غرض یہ کہ جرم کے متعلق تو کسی شخص کے دل میں ذرا بھی شبہہ باقی نہ تھا۔ واٹرمین ایک بدترین جرم کا مجرم تھا۔ اور اگر لنکا شائر کا ایک نوجوان اپنی جان پر نہ کھیل جاتا تو خدا جانے وہ کب تک اپنے ملک کو اسی طرح فائدہ پہونچاتا رہتا جس کاغذ کو واٹرمین نے جرمن خط حرب کی طرف پھینکا تھا۔ اُس میں آیندہ حملہ کی پوری تفصیلات مندرج تھیں۔ اور اُن کو معلوم کر لینے کے بعد جرمن اُسی نقل و حرکت پر پوری قدرت رکھ سکتے تھے جو برطانویوں کی شدید تباہی کا باعث ہوتی۔

اس موقع پر جنرل نے کہا کہ ٹام پولارڈ ایک نہایت نیک مگر ہوشیار نوجوان ہے اور اُس نے ایک شاندار کارنامہ دکھایا ہے اور اُس نے جس شان و عظمت اور بہادری و جوانمردی کا ثبوت دیا ہے اُس سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی۔ جنرل کے اس مقولہ سے ہر شخص کو اتفاق تھا۔ اور عام رائے تھی کہ ٹام کی مناسب ترقی کے لیے فوراً سفارش کی جائے۔

دوسرے دن صبح کے وقت واٹرمین کو ایک دیوار کے پاس لایا گیا۔ جو کہ عدالت سے کچھ زیادہ فاصلہ پر نہ تھی۔ واٹرمین پوری تیزی اور بڑے فخر کے ساتھ چل رہا تھا۔ اور اپنی قتل گاہ کے پاس پہونچکر بڑی پامردی کے ساتھ تن کر کھڑا ہو گیا۔ جس وقت اُس کو نشانہ بنانے کے لئے بندوقیں چھتیائی جا رہی تھیں وہ بڑی شان سے کھڑا ہوا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر تبسم آنکھوں میں ہمت کی چمک اور چہرہ پر سنجیدگی کے آثار نمایاں تھے

"فیر کرو"

اس آواز کی فضا میں گونجنے کے ساتھ بہت سی بندوقیں ایک ساتھ بول اُٹھیں اور واٹرمین کی نعش خاک و خون میں آغشتہ پڑی ہوئی تھی۔



دسواں باب

باب اسبق میں جن واقعات کا ذکر کیا گیا ہے وہ چند روز کے بعد مختلف انگریزی اخبارات میں شایع ہوئے۔ دو تین اخبارات کو تو واقعات کی پوری تفصیل معلوم ہوگئی تھی عرصہ تک تمام انگلستان میں بڑے چرچے رہے کیونکہ "لنکا شائر کے ایک نوجوان کی بہادری" کے عنوان سے تقریبًا ہر اخبار میں کچھ نہ کچھ نظر آتا تھا۔ واٹر مین کے متعلق تو اخبارات نے کوئی تفصیلی بحث نہیں چھیڑی لیکن ٹام کی جانبازی اور جوانمردی کو شرح وبسط کے ساتھ قلمبند کیا گیا تھا۔ اسکا یہ اثر ہوا کہ ٹام کے والدین کے پاس درجنوں خطوط پہنچے جن میں ٹام کے فوٹو طلب کیے گئے تھے۔

جب لنکا شائر کے اخبارات نے بھی ٹام کی بہادری اور جوانمردی کا افسانہ نقل کیا تو برن فورڈ میں جابجا فخریہ تذکرے ہونے لگے اور اب ٹام کے والدین کو بھی حالات کی اطلاع ہوئی۔ ٹام کی ماں نے جب یہ خبر سنی تو جذبات مادری سے بے اختیار ہو کر اپنے خیالات کو ایک ہمسایہ عورت سے اس طرح ظاہر کیے۔

ٹام کی ماں "یہ او ہو، ہمارا ٹام تو ایک ہیرو نکلا۔ میں نے تو ایسا کبھی نہیں خیال کیا۔ میں سمجھتی تھی کہ وہ بہت سست کم ہمت اور بزدل ثابت ہوگا۔ میں خیال کرتی ہوں کہ سپاہیوں میں بھرتی ہو کر اس میں یہ انقلاب پیدا ہو گیا۔ سپاہیوں کی وردی میں بھی کوئی جادو ہے کہ جہاں اسکو پہنا کہ بس آدمی کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے یہ سب کچھ تو ہوا مگر ٹام سے بہت بے وقوف یعنی ابتک ایلین کے ساتھ تعلقات رکھتا ہے اور اس کو وفادار سمجھ رہا ہے حالانکہ میں نے ایک خط میں جتا بھی دیا تھا کہ اس کے جانے کے بعد وہ متعدد نوجوانوں کے ساتھ یکے بعد دیگرے ہوا خوری کو جاتی رہی مگر میں جانتی ہوں کہ اب تک اسنے ایلین کا خیال ترک نہیں کیا۔ افسوس کہ ایلس لسٹر کیسی اچھی لڑکی تھی اس بے وقوف نے اسے کیسا ہاتھ سے کھو دیا۔

ہمسائی:" لیکن میں خیال کرتی ہوں کہ اب ٹام ایلین سے قطع تعلق کر لیگا۔"

ٹام کی ماں:" نہیں صاحب، ٹام بہت بے وقوف ہے۔ اگر وہ ایسا بے وقوف نہ ہوتا تو ایلیس لسٹر کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیتا۔ اب تو سنا ہے کہ وہ ہیری برابر فیلڈ کو منسوب ہونے والی ہے۔"

ہمسائی:" میں نے سنا ہے کہ اب ٹام کو ایک تمغہ ملنے والا ہے۔"

ٹام کی ماں:" اُس کی نسبت میں کچھ کہہ نہیں سکتی۔ تمغہ تو کیا ملیگا شاید کچھ انعام مل جائے۔"

ہمسائی:" نہیں تمغہ ضرور ملیگا اور ٹام اب گھر کو بھی آئیگا۔"

ٹام:" مجھے تو امید نہیں کہ گھر آنے کے لئے وہ اپنا ایسا ضروری کام چھوڑ دے۔ اگر وہ گھر آئیگا تو اسکی تنخواہ ضرور کٹ جائیگی۔ ٹام اتنی بے وقوفی تو شاید نہ کرے کہ خواہ مخواہ گھر آنے کے لئے اپنی تنخواہ کا نقصان کرے۔"

بہرکیف مسنر پولارڈ (ٹام کی ماں) بہت خوش تھیں، اُنکو معلوم تھا کہ آج سارے قصبہ میں ٹام کی بہادری کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ اور برن فورڈ کے اخبارات میں اس واقعہ کے متعلق خصوصیت کے ساتھ مضامین نکل رہے تھے۔

مسٹر ازیکل پولارڈ (ٹام کا باپ) "اب ٹام گھر کو ضرور آئیگا۔ کیونکہ جب کسی سپاہی سے کوئی نمایاں کام انجام پاتا ہے تو اُسے آرام لینے کے لئے کچھ وقت دیا جاتا ہے۔"

مسنر پولارڈ:" خدا کرے ایسا ہو۔ ٹام یہ سمجھ کے کہ چلو شراب پینے کا اچھا موقع ہاتھ آئیگا۔ ممکن ہے کہ چلا آئے ورنہ یوں تو مجھے امید نہیں کہ وہ خود آنے کا ارادہ کرے۔ ٹام کو آنے دو پھر تم دیکھنا کہ وہ کس بدمستی کی شراب پیے گا۔ کیونکہ برن فورڈ کا ہر نوجوان اُسکی ہمراہی کو فخر سمجھے گا اور اُسے خوب شراب پلائیگا۔"

ازیکل:" تمھیں معلوم نہیں، ٹام نے یہ سب باتیں چھوڑ دیں۔ اب وہ شراب بالکل نہیں پیتا۔"

مسنر پولارڈ:" تمھیں کیسے معلوم ہوا۔"

ازیکل:" تم کو اسقدر بتا دینا کافی ہے کہ میں جانتا ہوں۔"

ازیکل کے پاس ٹام کا ایک خط آیا تھا جسے اُس نے ابتک اپنی بیوی کو نہیں دکھایا تھا۔

اِس خط میں ٹام نے اپنے عادات کی تبدیلی تفصیل کے ساتھ لکھی تھی۔"

ازیکل "ٹام نے ایک خط میں لکھا کہ میں اپنے جذبات کا صحیح اندازہ نہیں کر سکا جب مجھسے کہا گیا کہ تم کو ڈی۔سی۔ایم۔ (تمغہ ملٹری کراس) دیا جائیگا۔ ٹام نے اُس کے جواب میں کہا کہ میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں مگر میں اس قابل نہیں ہوں۔ کرنیل بلونٹ ٹام کی اس سادہ لوحی پر ہنسے اور کہا کہ تم نے ایک نمایاں خدمت انجام دی ہے اور اُس کے صلہ میں تم کو یہ تمغہ ضرور دیا جائیگا۔ اور اِس معاملہ کا فیصلہ ہم تم سے بہتر کر سکتے ہیں۔"

ماہ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں ٹام برن فورڈ پہنچا۔ اُس نے جمعہ کا دن لندن میں بسر کیا۔ اور دس بجے کی گاڑی پر سوار ہو کر کنگ کراس اسٹیشن سے برن فورڈ روانہ ہوا جس دن ٹام لندن میں تھا تو شاید ہی کوئی اُس سے زیادہ قابل فخر نوجوان لندن میں ہو۔ لندن آکر اُسے معلوم ہوا کہ اُس کے متعلق اخبارات میں کس طرح چرچے رہے۔ اور اُسے یہ بھی اطلاع ملی کہ برن فورڈ میں اُس کے متعلق لوگوں کے خیالات کیا ہیں۔

برن فورڈ پہونچکر اُس کو اِن باتوں کا صحیح اندازہ ہو سکا جب اُس نے سڑکوں پر دیکھا کہ لوگ اُسے بڑی محبت اور عظمت کے ساتھ سلام کر رہے ہیں۔ اُس کو محسوس ہو رہا تھا کہ اب اُسکا گھر آنا بڑی شان کا آنا ہے اور اِس خیال نے اُس کے دل کو طرح طرح کی مسرتوں سے لبریز کر دیا تھا۔

ٹام کو برن فورڈ چھوڑے ہوئے کئی ماہ گزر گئے تھے۔ اور وہ اُن تبدیلیوں کا احساس کیے بغیر نہیں رہ سکتا تھا جو اُس میں پیدا ہو گئی تھیں۔ وہ ابتک ایک معمولی سپاہی کی وردی پہنے ہوئے تھا۔ اور مورچوں کی خاک ہنوز اُسکے کپڑوں پر موجود تھی۔ لیکن ٹام جو کبھی حرفتی درسگاہ میں کام سیکھتا تھا اب وہ ٹام نہ تھا۔ اُس کو صدہا حیرت انگیز واقعات پیش آچکے تھے۔ اور نہایت تجارب ہو چکے تھے اُس کی زندگی میں بہت سے تغیرات رونما ہو چکے تھے۔ ایک سال قبل جن خیالات سے وہ بالکل ناواقف تھا اب اُس کے دماغ میں موجزن تھے۔ وہ طاقتیں جن کا اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔ اس وقت اُس کی ہستی میں اپنا کام کر رہی تھیں۔

ٹام ان کیفیات کو الفاظ کے ذریعہ سے ادا نہیں کر سکتا تھا۔ بلکہ وہ ان کو اچھی طرح سمجھ بھی نہیں سکتا تھا۔ مگر ہاں اس قدر اس کو یقین تھا کہ اب وہ پہلے سے بہت مختلف ہو گیا ہے۔

وہ ایک جاں بلبی کا عالم چونکہ دیکھ چکا تھا اس لیے زندگی کی نیرنگیاں اُس کو نہایت حیرت انگیز معلوم ہوتی تھیں۔ ٹام نے یہ بات کبھی محسوس نہیں کی کہ وہ ایک ہیرو ہے۔ ور وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ اس چند ماہ کے عرصہ میں اُس سے جو کام انجام کو پہونچے اُس کی وجہ صرف اس قدر تھی کہ اُس کی انجام دہی کی قوت اُس کی ذات میں قدرتاً موجود تھی جس طرح دھات آگ میں جلکر صاف ہو جاتی ہے اُسی طرح ٹام کو اُس آگ نے جس میں اُسنے اتنا زمانہ لبسر کیا تھا بالکل صاف کر دیا تھا۔ اب اس کا دل روحانیت کے لازوال خزانہ سے مالا مال تھا اور وہ یہ سوچ رہا تھا کہ ایک ایسی زندگی لبسر کرنی چاہیے جو انسانیت کا بہترین نمونہ ہو۔

ٹام کو اپنی ماں کے خط سے معلوم ہو چکا تھا کہ آلیس لسٹر ہیری برابر فیلڈ کے ساتھ مشغول ہے۔ اور اس خیال سے اُس کے دل کو شدید قلق محسوس ہوتا تھا۔ افسوس ایکسال پہلے جب اُس نے آلیس لسٹر کا ساتھ چھوڑ کر ایلین کی ہمراہی ہواخوری کے لیے بے اختیار کی تھی تو اُس وقت وہ ایک منٹ کے لیے بھی یہ بات نہ سمجھ سکا کہ اُسکا یہ انتخاب آگے چلکر کیا ثابت ہو گا۔ اس وقت اُس کو اپنے دل میں آلیس کی محبت بدستور محسوس ہو رہی تھی اور وہ حیران تھا کہ اس کا باعث کیا ہے وہ دیر تک اسی قسم کے خیالات میں مصروف رہا اور آخر کار اُس نے فیصلہ کیا کہ اگر الیس لسٹر نے کسی دوسرے شخص سے شادی کر لی اور وہ اس سے محروم رہا تو اسکا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ دیوانہ ہو جائیگا۔

جب سے ٹام کو اس کی ماں نے ایلین کے حالات لکھے تھے اور اُسے معلوم تھا کہ وہ اُس کے ساتھ عہد شکنی کر کے دوسرے نوجوانوں سے تعلقات پیدا کر رہی ہے تو اُسکی نظر میں ایلین کی وقعت جاتی رہی تھی اور اب وہ اُسے ایک گنوار بھدی اور بدمذاق عورت سمجھ رہا تھا اور جانتا تھا کہ وہ اُس کی صورت و سیرت حیوانی جذبات کو اشتعال دلانے کے سوا اُسکے دل میں کوئی

روحانی اور اخلاقی کیفیت نہیں پیدا کر سکتی۔ اور اس موقع پر یہ سوچکر اُسکا دل سخت بےچین ہو رہا تھا کہ ایسی گنوار اور بدسلیقہ لڑکی کے لئے اُس نے آلیس جیسی پیاری محبوبہ کو ہاتھ سے کھو دیا۔

ٹام کی مسرتوں میں اس وقت کوئی بات خلل انداز تھی تو صرف یہی خیال تھا۔ اُسے اپنے کارناموں پر فخر تھا اور اپنے ہمچشموں میں وہ کافی عزت حاصل کر چکا تھا۔ اُسکی روح مین بالیدگی پیدا ہوتی تھی جب وہ خیال تھا کہ کرنیل نے اُس سے کیا گفتگو کی اور اُس کے متعلق کیا کچھ تحریر کیا۔

اُس کو وہ تالیوں کا شور اور نعرہائے مسرت کی بلند آہنگی اچھی طرح یاد تھی جبکو اُس نے مراجعت کے وقت اپنی بٹالین میں معائنہ کیا تھا۔ وہ اپنے دل سے یہ باتیں کر رہا تھا کہ کاش میں نے اتنی بے وقوفی نہ کی ہوتی۔ اگر میں آلیس کے ساتھ بدستور وفادار رہا ہوتا تو اُسکے مراجعت میں کتنی مزید مسرتیں شامل ہوتیں۔ اس وقت ٹام کو آلیس کی وہ محبت آفرین نگاہیں وہ ولولہ انگیز تبسم یاد آ رہا تھا جسکا وہ سال بھر پہلے خوگر تھا۔ مگر اب یہ باتیں کوسوں دور تھیں یہ اپنا انتخاب کر چکا تھا۔ اور وہ اپنا انتخاب کر چکی تھی۔ اور اس بنا پر اُسکی مراجعت وطن حقیقۃً نصف مسرت رکھتی تھی۔ وہ سوچتا تھا کہ اب اگر مجھے آلیس نظر بھی آئیگی تو ہیری برابر فیلڈ اُس کے ہمراہ ہوگا۔ برابر فیلڈ ہمیشہ مجھ پر رشک کرتا رہا ہے۔ مگر اب کیا ہو سکتا ہے۔ خود کردہ را چہ علاج۔ مجھکو یہ سب تکلیفیں اُٹھانے کے لیے تیار رہنا چاہیئے۔

ٹام نے اپنی ماں کو ایک تار اپنی آمد برن نورڈ کے متعلق روانہ کیا اور جب گاڑی اسٹیشن پر پہونچی تو اُس نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ کھڑکی کے باہر منھ نکال کر دیکھا۔ اُسے نظر آیا کہ اُسکے والدین اسکا انتظار کر رہے ہیں۔ لیکن اُن دونوں کے علاوہ اسٹیشن کا ایک بڑا مجمع بھی تھا جسکا مطلب سمجھنے سے وہ قاصر تھا۔

ٹام نے جیسے ہی پلیٹ فارم پر قدم رکھا کہ چاروں طرف سے تالیوں کا شور بلند ہوا "ٹام پولارڈ" "ٹام پولارڈ" کہہ کر چیخنے لگے۔ ہُرّے ہُرّے کی آوازیں ہر طرف سے آنے لگیں۔ ٹام اِن تالیوں کے شور اور نعروں کی آوازیں سیدھا اپنے والدین کے پاس پہونچا۔ پہلے تو مسز پولارڈ بالکل

خاموشی کے ساتھ ٹام کو سر سے پاؤں تک دیکھتی رہیں کیونکہ ہجوم مسرت نے اُن کی زبان بند کردی تھیں پھر کئی منٹ کے بعد ٹام سے کہا۔

مسز پولارڈ "ٹام، میں تمھیں دیکھکر کیسی خوش ہوئی ہوں۔"

ٹام "اور والدہ۔ آپ کو دیکھکر میں بھی بے حد مسرور ہوں۔ (باپ سے) والد آپکی قدمبوسی سے مجھے بڑی مسرت حاصل ہوئی ہے۔"

مسٹر پولارڈ۔ "ٹام مجکو تم پر بہت فخر ہے۔" (آواز بھر آگئی اور بیٹے سے بڑی گرمجوشی کیساتھ مصافحہ کیا)

مسز پولارڈ "لیکن ٹام تمھارے کپڑے بہت میلے ہیں، مجھے تو گھنٹے چاہیے کہ اُن کی گرد جھاڑ دوں۔"

ٹام کو خیر مقدم کہنے کے لیے جو لوگ آئے تھے انھوں نے اس فقرہ پر فرمائشی قہقہہ لگایا۔

مسز پولارڈ "اور معلوم ہوتا ہے تم نے ہفتوں سے غسل نہیں کیا۔ میں نے تو سنا تھا کہ سپاہی بہت صاف ستھرے رہتے ہیں۔"

ٹام "(مسکرا کر) والدہ، میں جب گھر پہونچ لونگا تو اچھی طرح نہا لونگا۔"

اتنے میں ایلین بھیڑ کو چیرتی ہوئی ٹام کے پاس آئی۔

ایلین "او ہو، ٹام، تمھیں دیکھکر میں بہت خوش ہوں۔"

ٹام۔ "تمھارا شکریہ، کہو ایلین، اپنے ساتھ اپنے نوجوانوں میں سے بھی کسی کو لائی ہو"

ایلین "نہیں میں تو کوئی نوجوان نہیں رکھتی۔"

حاضرین نے اس سوال وجواب پر پھر ایک قہقہہ لگایا۔ اور کچھ ریمارک بھی کیے گئے

لیکن ایلین نے دانستہ ان باتوں سے چشم پوشی کرکے ٹام سے کہا۔

ایلین "کہو ٹام، تم تھارن تھیسل چل رہے ہو نا، والد اور والدہ تمھارے منتظر ہونگے۔"

ٹام "تمھارا شکریہ، مگر میں اپنے والدین کے ساتھ اپنے گھر جا رہا ہوں۔ علاوہ بریں مجھے اب گزشتہ لہو ولعب سے دلچسپی بھی نہیں رہی۔"

اس موقع پر پھر تالیوں کا شور بلند ہوا۔ یہ واضح تھا کہ ایلین ٹام کے بہادرانہ کارناموں سے

متاثر ہوئی اور چاہتی تھی کہ اپنے جدید دوست کو چھوڑ کر ٹام کو اپنے ہاں مدعو کرے اور اسطرح اُس کی شہرت و عزت میں حصہ دار بنے۔ لیکن اب ٹام اُس کے قابو میں نہ تھا۔

ایک اور۔ "نہیں ٹام، تم ر وزکرون چلو۔"

ٹام۔ "نہیں نہیں۔ میں وہاں نہیں جاسکتا۔"

وہی۔ "معلوم ہوتا ہے تم بالکل مذہبی آدمی بن گئے ہو۔"

ٹام۔ "ہاں یہ بات صحیح ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں بادشاہ کی تقلید کررہا ہوں۔

اِس بات سے ایلین کو نہایت شرمندگی ہوئی۔ گھر کو جاتے ہوئے ایک بڑا جلوس ٹام کے ہمراہ روانہ ہوا۔ ہر قدم پر لوگ اُس کو سلام کرتے تھے اور چیرز دیتے تھے۔ برن فورڈ سے اکثر سپاہی میدانِ جنگ کو گئے تھے اور واپس آئے بعض زخمی بھی ہوئے تھے لیکن کسی کی واپسی پر یہ بات برن فورڈ میں نظر نہیں آئی جو ٹام کو میسر ہوئی۔ اسوقت لوگ ٹام کا ایک جرمن جاسوس کو جس سے یہ برن فورڈ کے اکثر لوگ واقف تھے معلوم کرنا۔ ملک و وطن کے فائدہ کے لیے اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنا اور اسطرح ایک ہیرو بن جانا۔ آپس میں بیان کررہے تھے۔

شاید دنیا میں مشکل سے کوئی ایسا شہر ہوگا جو جوانمردی اور ناموری کی قدر دانی میں لنکا شائر کے خولہ سے بڑھکر ہو اور پھر ٹام تو اُنکا ہموطن تھا اس لیئے باشندگان برن فورڈ اُسکا خیر مقدم بڑی شان و عظمت کے ساتھ کیا۔

مسٹر پولارڈ کی خوشی کا اندازہ محال ہے جب اُن کو یہ معلوم ہوا کہ ٹام اُن کے ساتھ سیدھا گھر کو جائیگا۔ مسٹر پولارڈ نے کہا کہ ٹام میں نے تمھارے لئے بہترین کھانیکا انتظام کیا ہے لیکن مجھے اندیشہ تھا کہ شاید تم میرے ساتھ سیدھے گھر کو نہ چلو اس خوشی میں کہ تم میرے ساتھ چل رہے ہو میں ایک دفعہ اور تمھاری پیشانی کو بوسہ دونگی۔

مسٹر پولارڈ۔ "ٹام، مجکو اور تمھارے باپ کو اس بات سے بہت خوشی ہوئی ہے۔"

ٹام۔ "ہاں۔ آج تو گھر کے سوا اور کوئی جگہ مجکو اچھی نہیں معلوم ہوتی۔"

جس وقت سے ٹام نے گھر میں قدم رکھا اُس وقت سے آدھی رات تک ازنکل کا گھر مہمانوں سے بھرا رہا شاید ہی قصبہ میں کوئی ایسا آدمی ہوگا جو ٹام سے ملنے نہ آیا ہو یا نہ تار

کہ وہ باتیں کرتے کرتے تھک گیا۔ اس موقع پر ٹام نے اپنے بہت سے ایسے رشتہ داروں کو دیکھا جن کو اُس نے کئی برس سے نہیں دیکھا تھا۔ یہ سماں دیکھکر ٹام نے خوش ہو کر کہا "خدا کا شکر ہے کہ آج گھر پھر گھر ہوا۔"

ٹام کا باپ جب بہت مہمانوں کو رخصت کر چکا تو اُس نے کہا مجھے امید نہیں تھی کہ ٹام ایک دن ایسا سعادت مند ثابت ہوگا۔

ازیکل "ٹام تم تو تھک گئے ہوگے"

ٹام "ہاں کسی قدر۔ بات یہ ہے کہ میں رات بالکل نہیں سویا اور راستہ بھر خیالات کا ہجوم رہا"

ٹام کی ماں "ٹام، تم بالکل بے وقوف ہو لیکن خدا کا شکر ہے کہ اتنے بے وقوف ثابت نہیں ہوئے جس قدر مجھے اندیشہ تھا۔ اور تم نے بڑا کارنمایاں انجام دیا"

ٹام "والد کبھی آپ نے میرے لیے دعا بھی کی"

ازیکل "میں نے برسوں سے نماز نہیں پڑھی تھی لیکن جب سے تم میدانِ جنگ گئے ہر روز رات کو خدا سے تمہارے لیئے دعا مانگا کرتا تھا۔ میں نے اپنے لیے کوئی التجا نہیں کی لیکن تمہارے لئے برابر دعا مانگی"

ٹام کی ماں "میں نے کسی سے اس کا ذکر نہیں کیا لیکن میں رات دن میں بیس مرتبہ ٹام تمہارے لیے خدا سے دعا مانگتی تھی۔

ٹام "اچھا تو پھر ہم سب کو چاہیے کہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر خدا کی اس مہربانی کا شکریہ ادا کریں"

تینوں آدمیوں نے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر بڑے خضوع و خشوع کے ساتھ خدا کی جناب میں شکریہ ادا کیا۔

گیارھواں باب

دوپہر کو ٹام سو کر اُٹھا۔ گرجا گھر کی گھڑی بارہ بجا چکی تھی۔ ٹام نے اٹھکر جب دھوئیں سے بھری ہوئی فضا کو دیکھا تو اپنے دوبارہ صحیح سالم وطن میں آنے پر خدا کا شکریہ ادا کیا۔ ٹام کی ماں نے ٹام کو بیدار دیکھکر کہا "کہو ٹام، تم اُٹھ بیٹھے۔ اچھا کھانا تیار ہے"۔

ٹام "بہتر ہے لیکن میں آج گرجا جاؤنگا"۔

ٹام کی ماں "گرجا جاؤ گے؟ میں تو جانتی تھی کہ یہ باتیں مدت ہوئی تم ترک کر چکے"۔

ٹام "جو کچھ بھی ہو۔ آج میں گرجا ضرور جاؤں گا۔ اور بہت اچھا ہو کہ تم اور والد بھی آج میرے ساتھ گرجا چلیں"۔ اس کے جواب میں ازیکل نے کہا کہ بہتر ہے ہم سب چلیں گے"۔

چنانچہ آج رات کو ٹام اپنے والدین کے ساتھ گرجا پہونچا۔ گویا برسوں کے بعد آج ٹام کو گرجا کی حاضری کا اتفاق ہوا تھا۔ صدہا آنکھیں ٹام کے متعلق ذرا بھی یہ امید نہ تھی کہ وہ ایک دیندار ہو گیا ہے۔ اور اس قدر جلد گرجا میں بھی شریک ہوگا۔ کیونکہ اکثر لوگ اس طریق عمل کو ابھی تک فراموش نہ کر سکے تھے جو ٹام نے جنگ میں شریک ہونے سے قبل کن فورڈ میں اختیار کر رکھا تھا۔ ٹام نے گرجا پہونچکر بتیابانہ اُس نظارہ کی جستجو کی اور چاروں طرف نظر اُٹھا اُٹھا کر دیکھا لیکن اُسے کیسی مایوسی ہوئی جب وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکا جب سے ٹام اپنے گھر پر آیا تھا اُس نے الیس لسٹر کی نسبت کوئی سوال نہیں کیا تھا۔ اور نہ اُسکے والدین نے اُس سے معاملہ کے متعلق کچھ کہا تھا۔ ٹام نے اس وقت بھی ایک آہ بھری اور اپنے دل سے کہا افسوس میں بھی کس قدر بے وقوف تھا کہ الیس جیسی پیاری نازنین کو میں نے اپنے ہاتھ سے کھو دیا۔ وہ مقدس گیت کس خوبی آواز اور کس شیریں انداز کے ساتھ گاتی تھی۔ اس کے بعد اُس کو میدانِ جنگ کے نظاروں کا تصور بندھا۔ اور اُس نے اپنے دل سے کہا، او ہو ایک ہفتہ پہلے میں اپیرہ میں تھا اور گرجا کے گھنٹے کی جگہ توپوں کی دنادن سنائی دیتی تھی۔ اور ان مقدس گیتوں کی سریلی آواز کی جگہ شل کے گولے بارسماعت تھے

گھر کے نظاروں اور اِن محبوب ہستیوں کی بجائے ایک قدیم قصبہ کے تاراج شدہ مکانات پیش نظر تھے جسکو بڑی بے رحمی سے تباہ کیا گیا تھا۔ٹام کو کیسی آرزو تھی کہ کسی طرح جنگ ختم ہوجائے۔ اُسے میدان جنگ کو دوبارہ جانے کا خیال کیسی اذیت دے رہا تھا۔ اُس کو معلوم تھا کہ اُسے دوبارہ جانا پڑیگا۔ اُس کو اور اسکی طرح دوسرے ہزاروں اشخاص کو جنگ کرنی پڑے گی۔ اور اُس وقت تک — جب تک وہ لوگ بالکل بے قابو نہ ہوجائیں جنھوں نے اس جنگ کو برپا کیا۔

تھوڑی دیر کے بعد گرجا کی نماز و پرستش ختم ہوگئی اور ٹام عمارت سے نکلکر صحن میں جا کھڑا ہوا۔ صدہا ہاتھ اُس کی جانب مصافحہ کے لئے بڑھے اور صدہا زبانیں اُس کے سلام و شکریہ میں مصروف ہوئیں۔ اُسے انتیاز و بہادری پر بہت سی مبارکبادیں دی گئیں اسکے بعد ٹام کو یکایک ایسا معلوم ہوا کہ اُسکے دل کی حرکت بند ہوگئی ہے کیونکہ اُسنے دیکھا کہ آلیس لسٹر اُس کے روبرو کھڑی ہوئی ہے۔ٹام کو محسوس ہو رہا تھا کہ اُسکی زبان تالو سے لگ گئی ہے۔ اور اُسکی قوت گویائی بالکل سلب ہوگئی ہے۔ اُس نے بیتابانہ اِدھر اُدھر دیکھا کیونکہ اُسے یقین تھا کہ آلیس کے ہمراہ ہیری برابر فیلڈ بھی ہوگا۔لیکن وہ کہیں نظر نہ آیا۔ٹام کو اس سے سخت حیرت ہوئی۔ اب اُسکا دل آلیس سے گفتگو کرنے کے لئے بےچین تھا۔ اور ایک طاقت جو اُس کے ارادوں کی مالک تھی۔ اُسے بولنے کے لیے مجبور کر رہی تھی۔ آخرکار اُسنے آلیس کی طرف ہاتھ بڑھایا اور کہا۔

ٹام ”آلیس، تمھارا امزاج تو اچھا ہے“

آلیس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ تو بڑھا دیا۔لیکن اس سوال کا کوئی جواب نہیں دیا مگر ہاں اُس کی نازک انگلیاں ٹام کے ہاتھ میں لرز رہی تھیں۔

ہزاروں امیدیں۔خیالات اور اخطرات برقی لہروں کی طرح ٹام کے دل و دماغ میں یکایک دوڑ گئے۔ ذرا دیر کے بعد آلیس نے اپنی شرمگیں نگاہ سے ٹام کو دیکھا۔

ٹام ”آلیس، کیا میں تمھارے ساتھ گھر تک چل سکتا ہوں“

آلیس ”ہاں اگر تمھاری خواہش ہو،“

ٹام اور آلیس پہلو بہ پہلو گھر کو روانہ ہوئے۔ لیورپول روڈ کا سلسلہ جب تک باقی رہا ٹام اور آلیس دونو بالکل خاموش رہے۔ سڑک کے دونوں طرف تماشائیوں کا ہجوم تھا۔ بہت ٹام کا حافظہ الفاظ سے بھرا ہوا تھا۔ اور اُس کا دماغ صدہا خیالات کا گنجینہ بنا ہوا تھا۔ آخر کار ٹام اور آلیس دوسری سڑک کی طرف مڑے جہاں اُن کو بظاہر تنہائی کا موقع ملا تو ٹام نے کہا۔

ٹام "آلیس، میں نہایت پشیماں ہوں۔"

آلیس "ہرگز نہیں، تم ایک ہیرو ہو، اور تم نے حیرت انگیز خدمات انجام دی ہیں۔"

ٹام "مگر افسوس وہ کچھ بھی نہیں ہیں، آلیس واقعی میں بہت پشیمان ہوں افسوس میں نے سخت بیوقوفی کی۔"

آلیس نے اب کچھ جواب نہیں دیا۔ یا تو وہ ٹام کے اعتراف ندامت سے خوش تھی یا چاہتی تھی کہ ٹام اس سے زیادہ اظہار افسوس و پشیمانی کر کے اُسکی نخوت حسن و جمال میں اضافہ کرے۔

ٹام "میری والدہ نے جو کچھ مجھ سے بیان کیا کیا یہ سچ ہے؟"

آلیس "انھوں نے کیا کہا؟"

ٹام "یہ کہ تم میری برابر فیلڈ کے ساتھ مشغول ہو۔"

آلیس "نہ اب ہوں اور نہ پہلے کبھی ایسا اتفاق ہوا۔"

ٹام "پھر کسی اور شخص کے ساتھ؟"

آلیس "نہیں ٹام، ایسی جھوٹی باتیں تم سے کس نے کہدی ہیں۔"

اب خوشی کے مارے ٹام کی یہ حالت تھی کہ قدم اٹھانا دشوار تھا۔ اور اب ہجوم مسرت نے اُس کے لبوں کو بند کر دیا تھا۔ چند منٹ کی خاموشی کے بعد بمشکل اُس کی زبان کھلی۔

ٹام "اگر سچ پوچھو تو میں کبھی دل سے آلیس کا فریفتہ نہیں تھا حتی کہ اس وقت بھی۔"

آلیس "ٹام میں اس بات سے واقف ہوں۔ مجھے ہمیشہ سے اس بات کا یقین رہا کہ تم دل سے اُس پہ فریفتہ نہیں ہو اور تم ایک دن پھر میرے پاس واپس آؤ گے۔ اس کی وجہ یہ تھی۔"

ٹام۔ (مشتاقانہ) "کیا وجہ تھی؟"

آلیس۔ (مسکرا کر) کیونکہ میرے دل میں تمھارے سوا کسی کا خیال نہ تھا۔"

ٹام۔ "آلیس یہی بات ہے؟ کیا تم بالکل سچ کہہ رہی ہو؟ کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو؟ مدت ہوئی کہ میں ایلین سے قطع تعلق کر چکا۔ اور اسکا ثبوت اُسے کل بھی مل چکا جب میں اسٹیشن پر اُترا تھا وہ مجھے اسٹیشن پر ملی تھی۔ افسوس میں نے کیسی بے وقوفی کی میں یقیناً دیوانہ ہو گیا تھا۔"

آلیس۔ میں یہ سب کچھ سن چکی ہوں۔ لیکن یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اب تم دوبارہ میرے پاس واپس آئے ہو۔"

ٹام۔ "کیا کہوں، آلیس، مجھے سخت ندامت ہو رہی ہے۔ افسوس میں کوئی تحفہ تم کو نہیں دے سکتا میں اب تک ایک غریب شخص ہوں۔ لیکن کیا آلیس تم میرے لئے انتظار کی زحمت گوارا کرو گی۔ یعنی اس جنگ کو ختم ہو لینے دو۔ اگر خدا نے میری زندگی بچا لی تو میں تمھارے رات دن کام کرونگا اور میں تمھیں ایسا ہی اچھا ایک گھر دونگا جیسا کہ بران فورڈ میں کہیں ہو سکتا ہے۔"

آلیس "نہیں میں انتظار نہیں کر سکتی۔"

ٹام "انتظار نہیں کر سکتیں! کیوں آلیس؟"

آلیس "کیونکہ ———— اوہ تم تو جانتے ہو۔"

شاید راستہ میں ایک گھنٹہ کا عرصہ صرف ہوا ہوگا جسکے بعد ٹام اور آلیس مسٹر جارج لسٹر کے مکان پر پہونچے۔ اس اثنا میں ٹام نے آلیس کو اپنے زمانہ قیام جنگ کے تمام واقعات کہہ سنائے۔ بران فورڈ سے رخصت ہونا۔ کیمپ کی زندگی۔ سری کیمپ میں پہنچنا۔ پھر ایپرہ کے خرطوم میں مامور ہونا۔ واٹرمیں کی جاسوسی کا دریافت کرنا۔ اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنا۔ زخمی ہونا۔ اور پھر صحت پانا غرض تمام سوانح بیان کیے درمیان میں آلیس کی دلچسپ جرح بھی ہوتی جاتی تھی۔ اس موقع پر ٹام نے اپنی مذہبی زندگی میں انقلاب واقع ہونیکا حال بھی ظاہر کیا۔ اور اپنے پہلے خیالات پر نہایت پشیمانی و افسوس کا اظہار کیا کیونکہ صرف یہی ایک بات تھی جسکی وجہ سے اُس نے آلیس سے قطع تعلق کر لیا تھا۔ جب ٹام چلا گیا تو مسٹر جارج لسٹر اور اُن کی بیوی میں حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

جارج "ہماری آلیس بھی کیسی بے وقوف ہے۔"

مسٹر جارج:- "ہاں وہ اکثر بے وقوفی کی باتیں کرتی ہے لیکن ٹام تو اب ایک بڑا شخص ہے یقیناً بڑا شخص"

جارج:- "ممکن ہے کہ وہ ایک بڑا شخص ہو۔ میں اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ اس نے کارنمایاں انجام دیئے ہیں لیکن سوال تو یہ ہے کہ وہ ایک بیوی بھی رکھ سکتا ہے؟ اور ہماری آلیس کو وہ کیسا گھر دے سکتا ہے؟"

مسٹر جارج:- "کوئی نوجوان اپنے آپ کو اتنا ہی قابل تعریف ثابت کر سکتا ہے جتنا ٹام نے اپنے آپکو ثابت کیا ہے۔ اگر خدا نے اس کی زندگی بچالی اور جنگ ختم ہونے کے بعد وہ واپس آیا تو بہت کچھ کر سکے گا اور اسوقت تو واقعی وہ ایک معمولی سپاہی ہے۔ اگر تم ٹام کا رشتہ منظور کر لو تو اسکی وجہ سے تم کو کسی موقع پر شرمندہ نہیں ہونا پڑیگا۔ کیونکہ اب وہ کافی عزت و شہرت رکھتا ہے۔ اسوقت تو وہ اپنے بادشاہ اور ملک کی خدمت میں مصروف ہے ذرا جنگ ختم ہو لینے دو پھر وہ تمھیں بتائیگا کہ میں کون ہوں۔"

جارج:- "میں اس سے تو انکار نہیں کرتا وہ ایک ذہین اور کام کا آدمی ہے۔ اور یہ محسوس کرنا دشوار نہیں کہ آلیس بُری طرح اُس پر فریفتہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ دوسرے نوجوانوں سے مطلقاً تعلق پیدا کرنے پر آمادہ نہیں ہوتی۔ چنانچہ میری برابر فنایڈ جیسے شخص سے بھی وہ مانوس نہ ہو سکی۔ اچھی بات ہے میں بھی چاہتا ہوں کہ آلیس خوش رہے محبت کے بغیر شادی فضول ہے۔ غیر بہتر ہے۔ دولت کی کچھ کمی نہیں۔ جنگ ختم ہونے کے بعد میں ٹام کو ایسے راستے پر لگا دونگا کہ وہ بہت کچھ کمائیگا۔ اس میں شک نہیں کہ جیسا تم کہتی ہو وہ ایک بڑا شخص ہو گیا ہے۔ اور جرمن جاسوس کا واقعہ اُسکی اولوالعزمی اور بلند حوصلگی کی کافی شہادت ہے۔"

اتنی باتیں کرکے ٹام نے اپنے پائپ میں تمباکو بھری اور اُسکی نگاہوں سے اسکا غرور نمایاں ہو رہا تھا۔

آج شب کو جب آلیس اپنی خوابگاہ میں گئی تو بے اختیار اسکا دل پکارا "شکر کر خدا کا وہ صبح پھر آنے والا ہے۔"

ٹام۔ (گھر پہونچکر) "والدہ میں نے آلیس لسٹر سے پھر تعلقات قائم کر لیے"

ٹام کی ماں:- "سچ سچ، بہت اچھا کیا، ایلین تو کسی طرح تمھارے جوڑ کی نہ تھی۔ آلیس لسٹر کا کیا کہنا، بڑی پیاری لڑکی ہے۔"

ازبیکل:۔ تو کیا ٹام وہ تمھارے لئے اختتام جنگ تک انتظار کرنے کو تیار رہی؟

ٹام خوشی سے ہنسنے لگا۔

ٹام کی ماں:۔ شاید ٹام تم کو افسر بنا دیا جائے۔"

ٹام:۔ نہیں۔ میں ایک افسر تو نہیں ہو سکتا کیونکہ میری ذاتی اور خاندانی حالت اس قابل نہیں ہے ہاں یہ ممکن ہے کہ میں آگے چلکر سارجنٹ بنا دیا جاؤں۔ خیر جو کچھ بھی ہو مجھے تو اپنا فرض ادا کرنا ہے۔

جب ٹام کی رخصت ختم ہوگئی تو جارج لسٹر نے کہا کہ مجھے لندن میں کچھ کام ہے۔ چنانچہ آلیس اُسکے ساتھ روانہ ہوئی۔ سچ یہ ہے کہ جارج کو کام بھی نہ تھا بلکہ اُس نے یہ محسوس کیا تھا کہ آلیس اپنے عاشق کے ساتھ جہاں تک ممکن ہو جانا چاہتی تھی۔ اس لئے اُس نے خواہ مخواہ لندن میں ایک کام نکال لیا تھا۔ وہ سماں دیکھنے والے کے دل سے کبھی فراموش نہیں ہو سکتا کہ جب ٹام نے روانگی کے لیے پلیٹ فارم پر قدم رکھا اور آلیس لسٹر اُس کے پہلو میں تھی۔ اسوقت محبت اور فرض دونوں کی کشمکش ٹام کے دل میں ہو رہی تھی اُس نے آلیس سے کہا۔

ٹام:۔ آلیس گھبراؤ نہیں، پھر میں واپس آؤنگا۔"

آلیس:۔ ٹام، دیکھو تم اپنی جان سے ہوشیار رہنا ــــــ"

آلیس کی آواز بھرا گئی اگرچہ وہ اپنے دل کو قابو میں رکھنے کی بڑی کوشش کر رہی تھی۔

ٹام:۔ ہاں ہاں آلیس"

پلیٹ فارم سپاہیوں سے بھرا ہوا تھا اور پھر اُن کے احباب واعزہ نے تو قدم رکھنے کی جگہ باقی نہیں چھوڑی تھی۔ اکثر نوجوان تالیاں بجا رہے تھے اور چلا رہے تھے۔ اُنکے ہجوم کی وجہ سے عام مسافروں کی نقل و حرکت دشوار تھی۔

آلیس۔ (سپاہیوں کی نسبت) "اِن کی شان شوکت کا کیا کہنا لیکن ان میں سے بعض تو بالکل گنوار ہیں"

ٹام:۔ آلیس ٹھیک کہتی ہو۔ مگر اپنی جگہ وہ بھی قابل الزام نہیں۔ اِن میں سے بعض کو جو بالکل گنوار اور کم سمجھ معلوم ہوتے ہیں عنقریب خطرات کا سامنا کرنا پڑیگا اور انہی میں سے لوگ ہیرو بنینگے۔ سچ یہ ہے کہ اس جنگ نے عجیب جوہر پیدا کیے ہیں"۔

آلیس اور ٹام میں یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ یکایک گارڈ نے سیٹی بجائی اور لوگ اپنی اپنی نشستوں پر جانے لگے۔

ٹام نے کہا "آلیس، خدا حافظ" اور اُسے سینے سے لگایا پھر کہا "خدا کرے جنگ جلد ختم ہو اور میں پھر واپس آؤں۔

آلیس:- "ہاں، ہاں ٹام، یقین کرو کہ میں ہر وقت تم کو یاد کرتی رہونگی اور تمھارے لئے خدا سے دعائیں مانگوں گی۔"

ٹام:- "ہاں آلیس مجھے اسکا یقین ہے۔ تم اپنے دل کو سنبھالو۔"

آلیس نے کہا ہاں۔ ٹام۔ (وہ اپنے آپکو مستقل مزاج ظاہر کرنا چاہتی تھی لیکن اُسکی آواز بھرائی ہوئی تھی) اور ٹام۔ (ایک آہ بھر کر) تمھاری محبت ہمیشہ میرے دل میں رہیگی ---- ہمیشہ ----"

گاڑی آہستہ آہستہ اسٹیشن سے روانہ ہوئی۔ صدہا آدمی کھڑکیوں سے منھ نکالے ہوئے اپنے احباب و اعزہ کو دیکھ رہے تھے اُنکے ہاتھوں کو جنبش تھی اور رخصتی کلمات اُن کی زبان پر تھے۔ یہ پھر میدانِ جنگ کے مورچوں کو واپس جا رہے تھے پھر وہ خطرات کا اُن کو سامنا تھا لیکن اُنکے دلوں میں ہمت تھی اُن کی آنکھوں میں عزم وجرأت کا نور۔ انہی میں ٹام بھی تھا۔ وہ اپنے دل سے کہہ رہا تھا "خدایا میری مدد کرنا تاکہ میں اپنا فرض انجام دوں اور پھر واپس آکر آلیس سے ملوں" اسکے بعد ٹام دعائیں مانگنے لگا۔

ختم شد

جدید ناولوں کی فہرست مفت

خاص رعایت

ہمارے یہاں سے دوسرے یا تیسرے مہینہ میں ایک ایسی فہرست ناول و تاریخ قصوں کی جو کہ عام پسند ہوتے ہیں اور جسمیں لاہور آگرہ دہلی لکھنؤ بنارس کے ناول ہوتے ہیں شائع ہوتی ہے۔ اس فہرست میں نرخ ایسا ارزاں لکھا جاتا ہے کہ آپکو دوسرا تاجر ہرگز نہ دے سکیگا۔ آپکو ایک دفعہ دوسرے تاجروں کی فہرست منگوا کر مقابلہ کرنا چاہئے جس سے آپکو بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ ہم سے سستی کتابیں ہندوستان بھر میں کوئی نہیں بہم پہونچا سکتا۔ اگر آپکو کتب بینی کا شوق ہے تو آپ ہمارے یہاں سے فہرست مفت ضرور طلب کیجئے

ورما کا منجن

جس کی تصدیق کیمیا دی ترکیب کی مشہور و معروف ڈاکٹر ڈبلو آر رسٹن کیپر آف سی ایس آئی آر ایس ایم فیلو آف دی رائل انسٹیٹیوشن کیمسٹری لندن نے کی۔ اس کے استعمال سے دانتوں میں سردی کے سبب سے کیسا ہی ورم ہو فوراً کافور ہو جاتا ہے مسوڑوں کا گوشت جم جاتا ہے۔ گرم بیماریوں کو نافع ہے دانت میں کسی قسم کا درد ہو فوراً دور ہو جاتا ہے۔ زبان کی لکنت کو فائدہ کرتا ہے۔ قیمت ۱۰ محصول ۴

امراؤ جان ادا لکھنؤ کی ایک تعلیم یافتہ خواندہ طوائف کی سوانح عمری اسی کی زبانی جس میں لکھنؤ کے طرز معاشرت کی ہو بہو تصویریں [illegible] واقعات اور اصلی مقامات کے بعینہ نقشے شخص اور حالت کے مناسب اور حال اعلی درجہ کا [illegible] اق ۲۶۰

بچھڑوں کا ملاپ ۔ ایک طفل شیر خوار کا بچھڑ جانا عجیب غریب طریقہ سے ملنا۔

مہادیو پرشاد تاجر کتب لکھنؤ

۳۳۸

معرکۂ فرانس

	9-7-55 C/134
- 8 JAN 1961	Siraj Mahmood 20-11-65